281

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ19-جون2014

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سرکاری کارروائی

"سالانہ بجٹ برائے سال15-2014پر عام بحث"

283

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا نواں اجلاس

جمعرات،19۔جون2014
(یوم الخمیس،20۔شعبان المعظم1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر15منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ
تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ
وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾
نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾

سُوۡرَۃُ حٰمٓ السجدۃ آیات30 تا32

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے ان پر فرشتے اُتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ (30) ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمھارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمھارے رفیق ہیں) اور وہاں جس (نعمت) کو تمھارا جی چاہے گا تم کو (ملے گی) اور جو چیز طلب کرو گے تمھارے لئے (موجود ہو گی) (31) (یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے (32)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے، محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے، محمدؐ نام ایسا ہے
انہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے بھی ملاتا ہے، محمدؐ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں ان کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے، محمدؐ نام ایسا ہے
مدد حاصل ہے مجھ کو ہر گھڑی شاہ مدینہ کی
مری بگڑی بناتا ہے، محمدؐ نام ایسا ہے

سرکاری کارروائی

بجٹ

سالانہ بجٹ بابت سال 15-2014 پر عام بحث

(--- جاری)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ معزز ممبران! میں آپ کی اطلاع کے لئے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج 15-2014 کے بجٹ کا آخری دن ہے اور آخر میں وزیر خزانہ اس کو win up کریں گے۔ اب تک 73 معزز ممبران نے اس بجٹ بحث میں حصہ لیا ہے اور آج کی لسٹ پر 78 ممبران کا نام ہے۔ اب آپ خود ہی دیکھ لیں کہ آج میں تمام معزز ممبران کو کس طرح سے موقع دوں؟ میرے خیال میں پانچ منٹ کا وقت بہتر رہے گا۔

معزز ممبران: یہ بہت کم وقت ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ issue اتنا ضروری ہے۔

جناب سپیکر: جو چند ممبر رہ جائیں گے اُن کو ضمنی بجٹ میں ایک دن موقع ملے گا اُس وقت وہ بات کر لیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! بجٹ کے اوپر بات کرنا اتنا ضروری ہے کیونکہ سب معزز ممبران اپنے حلقوں کے issues پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ میرے خیال میں اگر اس بحث کو ایک دن کے لئے extend کر دیا جائے تو کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہو گا۔ اگر ایک دن extend کر دیں گے تو سب ممبران اپنے issues discuss کر لیں گے۔ میں اپوزیشن کے لئے نہیں کہہ رہا بلکہ حکومتی بنچوں کے لئے بھی کہہ رہا ہوں کہ دونوں بنچوں پر بیٹھے ممبران کے لئے اگر ایک دن extend کر دیں گے تو کیا حرج ہو گا کیونکہ اتنے لوگ بولنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں جن کو کم از کم سات منٹ جو پہلے طے کئے ہوئے تھے وہ تو ملیں گے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے پہلے سات منٹ ہی طے کئے تھے جس کے تحت اب تک 73 ممبران بات کر سکے ہیں جبکہ آج 78 ممبران کی لسٹ ہے۔ ?What I should do then

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آدھے آج بات کر لیں اور آدھے کل بات کر لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، کل اس پر بات نہیں ہو سکے گی کیونکہ آج یہ wind up ہو گی اور اس کا آج آخری دن ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اگر اس کو آپ ایک دن کے لئے extend کر دیں تو کیا حرج ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، دن extend نہیں ہو سکتے۔ یہ آپ کے Rules کے مطابق ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ Rules change کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔

MR SPEAKER: I think five minutes are sufficient.

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کیا یہ ہو سکتا ہے کہ اگر ہم میں سے کوئی ممبر نہیں بول رہا تو دوسرا ممبر اس کا ٹائم لے سکتا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: اگر وہ ممبر بیٹھے ہوں اور اپنا ٹائم دے دیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر موجود نہیں ہیں تو وہ غیر حاضر ہیں لیکن ان کا ٹائم نہیں مل سکتا۔ اگر کوئی ممبر یہ کہے کہ میں voluntarily کہہ رہا ہوں کہ میرا ٹائم ان صاحب کو دے دیا جائے تو مجھے اعتراض نہیں ہے، پھر ٹھیک ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اگر آپ حکومتی اور اپوزیشن بنچوں کو بھی equal time دے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا equal سے کیا مطلب ہے؟ میں ممبر کی بات کر رہا ہوں اور میرے لئے تمام معزز ممبران برابر ہیں چاہے وہ حکومتی یا اپوزیشن بنچوں سے ہوں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں اور بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: مجھے کوئی ratio بنانی پڑے گی۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں یہ بات کر رہا تھا کہ آپ کے لئے دونوں ایک ہیں، چاہے حکومتی ہے اور چاہے اپوزیشن ہے۔ آپ نے میری بات کو سمجھا نہیں ہے یا میں سمجھا نہیں سکا۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ اگر دو یا تین گھنٹے اجلاس ہوتا ہے تو ڈیڑھ گھنٹہ اپوزیشن کو مل جائے اور ڈیڑھ گھنٹہ حکومتی بنچوں کو مل جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، اس طرح نہیں ہو گا۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میری ایک submission ہے جس کو اگر آپ قبولیت بخشتے ہیں تو آپ کی مرضی ہے۔

MR SPEAKER: Justice should be done.

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! ہمیشہ اپوزیشن کو بجٹ پر grievances ہوتے ہیں اور بجٹ میں غلطیاں یا deficiencies کو اپوزیشن ہی point out کرتی ہے۔ میں اس ایوان اور آپ کے سامنے ایک request کر رہا ہوں کہ آپ برابر ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: میں تمام ممبران کو برابر ٹائم دینا چاہتا ہوں مگر آپ اس میں bifurcate کیوں کر رہے ہیں؟ میری بات سنیں۔ آج حکومتی بنچوں کی طرف سے 57 ممبران کی لسٹ آئی ہے اور آپ کی غالباً 30 کی ہے۔ میرے خیال میں سب کے لئے پانچ منٹ ہی کافی ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: میری عرض تو سنیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اتنا ٹائم تو ہم نے اسی بحث میں ہی گزار دیا ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے اپنی بات کہنی ہوتی ہے اور اپنے حلقے کی بات کرنی ہوتی ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں request کروں گا کہ جیسے ہمارے اپوزیشن کے ممبران فرما رہے ہیں اور سارے ایوان کا ایک نقطہ نظر ہے کہ سب لوگ بولیں تو اس میں پھر ایک ہی طریقہ ہے کہ آپ سات منٹ کی بجائے پانچ منٹ کا وقت مقرر کر لیں۔ ممکن ہو سکے تو اسمبلی کے اجلاس کا ٹائم بڑھا دیں تو اس سے میرے خیال میں کافی لوگ satisfy ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، میں accommodate کرنے کی کوشش کروں گا بلکہ پانچ منٹ کی بجائے میں چھ منٹ مقرر کر دیتا ہوں۔ سب کے لئے چھ منٹ ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

پہلے رئیس ابراہیم خلیل احمد صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ان کے بعد مخدوم سید علی اکبر محمود صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ان کے بعد اعجاز خان صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد عارف عباسی صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد صدیق خان صاحب!

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! ہمارے grievances ہیں اور مہربانی کر کے ہمیں گفتگو کرنے دیں۔

جناب سپیکر: میں معزز ممبران سے گزارش کروں گا کہ کسی کو interrupt نہ کیا جائے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ ایک تو آپ نے ہماری اس درخواست کو قبولیت بخشی کہ آپ ہمیں زیادہ وقت بجٹ پر گفتگو کرنے کے لئے دیں گے۔ دوسری بات یہ کہ اس بجٹ پر منسٹر صاحب سے آپ کی وساطت سے درخواست کروں گا کہ وہ میرے کچھ پوائنٹس لکھ لیں اور انہیں اپنی wind up تقریر میں incorporate کریں۔ میری صرف یہ درخواست ہو گی جیسا کہ ہمارے وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر میں بالخصوص جنوبی پنجاب کی ترقی کے لئے جو گفتگو کی، جو بلند و بانگ نعرے لگائے، جنوبی پنجاب، پنجاب کا حصہ ہے مگر وہ neglected area ہے جہاں پر وہ ڈویلپمنٹ نہیں ہے جو وسطی پنجاب اور نادرن پنجاب میں ہوئی ہے۔ ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے لیکن میں دوسری طرف یہ درخواست کروں گا اور ان سے پوچھوں گا کہ پچھلے سالانہ بجٹ 14-2013 میں جو allocation جنوبی پنجاب کی تعمیر و ترقی کے لئے کی گئی تھی اس میں جنوبی پنجاب کی کتنی utilization کی گئی؟ جہاں تک میرے پاس ڈیٹا موجود ہے۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ آپ کو کیا کہہ رہے ہیں؟ ان کی بات سنیں کیونکہ آپ نے ان کی بات کا جواب بھی دینا ہے۔ جی، صدیق خان صاحب!

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں 9۔ مئی 2014 کے اخبار روزنامہ "ڈان" اور "ٹریبون" کے حوالے سے انتہائی ذمہ داری کے ساتھ بات کر رہا ہوں کہ اس اخبار میں بلکہ میرے پاس پاکستان کے مختلف مایہ ناز اکانومسٹ کے حوالے سے جو experts opinions آئی ہیں کہ پنجاب کا totally بجٹ 39 فیصد utilize ہو سکا ہے۔ اس کی وجہ کیا تھی کہ receipts کے targets میں 70 بلین روپے کی کمی آئی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہی وجہ تھی کہ جس وقت receipts کے ٹارگٹ حکومت اور regime meet نہیں کر سکی تو پھر کس طرح بجٹ allocation من و عن utilize ہو سکتی ہے۔ اس حوالے سے میرے نقطہ نظر سے پنجاب کے بجٹ میں جتنا A.D.P پروگرام تھا اس میں سے 39 فیصد utilization ہوئی ہے تو میں درخواست کروں گا کہ یہ جو بجٹ میں juggling of words کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ لفظ 14-2013 یا 15-2014 کے بجٹ پر صادق آتا ہے کیونکہ انہوں نے پنجاب کی عوام کے ساتھ غلط facts & figure دے کر ایک دھوکا کیا ہے۔ وہ allocation جو یہ 14-2013 کے بجٹ میں سامنے لائے تھے اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ اس کے بعد میں یہ بھی عرض کروں گا کہ میری ایک بہن نے اپنی بجٹ تقریر میں پنجاب اور خیبر پختونخوا کا موازنہ کیا تو میرے

پاس دونوں صوبوں کے بجٹ کا موازنہ موجود ہے اور میری درخواست ہو گی کہ اگر اس حوالے سے منسٹر صاحب موازنہ نوٹ کر لیں تو مجھے بہت خوشی ہو گی۔ وہ اپنی wind up تقریر میں جواب دیں جیسا کہ 1998 کی مردم شماری کے مطابق صوبہ خیبر پختونخوا کی آبادی 35 ملین اور صوبہ پنجاب کی آبادی تقریباً 8 کروڑ ہے۔ پنجاب کا موجودہ بجٹ 10 ٹریلین 33 بلین روپے کا ہے اور اس کے مقابلے میں خیبر پختونخوا کا بجٹ 4.4 ٹریلین کا ہے جس میں 111 بلین ایجوکیشن سیکٹر کے لئے allocated ہے اور اس کے مقابلے میں جو پنجاب کا بجٹ ہے وہ 279 بلین روپے allocate ہے لیکن میرا خیال ہے کہ تعلیم کے سیکٹر کے لئے تو 344 بلین روپے ہونا چاہئے۔ آپ دیکھیں کہ ویلفیئر کے دو سیکٹر ہیں بالخصوص Education as well as Health تو یہ 444 کے مقابلے میں 279 بلین روپے allocate ہو رہا ہے اور اس کے مقابلے میں خیبر پختونخوا میں 111 بلین روپے خرچ کیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پنجاب کے ملازمین ایک ملین کے figure پر مشتمل ہیں اور چار لاکھ 37 ہزار پنشنرز ہیں جنہیں اس میں یہ لائے ہی نہیں جس طرح کہ فیڈرل بجٹ کا سروے ہے کہ ایک فیصد inflation اس مالی سال میں ہوئی ہے مگر اس مہنگائی کے مطابق ان کی تنخواہیں نہیں بڑھائی گئیں اور اس کے مقابلے میں آپ دیکھیں کہ 10 فیصد ملازمین کی تنخواہیں بڑھائی ہیں جبکہ خیبر پختونخوا کی جو بجٹ proposal ہے وہ 15 فیصد اضافہ ہے۔

جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ پنجاب کے ملازمین کی اسامیاں پیدا کرنے کے لئے اس ایوان نے اور اس حکومت نے اپنا کوئی کردار کیا اور نہ ہی اس صوبے کے پنشنرز کے figure point out کئے ہیں کہ 4 لاکھ 37 ہزار اور ان کی بھلائی کے لئے بھی اس بجٹ میں کوئی provision نہیں رکھی گئی ہے۔ میری درخواست ہو گی کہ آپ پنجاب کے لوگوں کو mislead مت کریں، انہیں حقائق سے آگاہ کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ جو G.S.T provincial کی proposal ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ G.S.T impose کر دی گئی تو مہنگائی میں اتنا اضافہ ہو گا کہ ایک عام آدمی کی زندگی اجیرن ہو جائے گی۔ بس یہی میری تجاویز ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: بڑی مہربانی اور بہت شکریہ۔ محترمہ مہوش سلطانہ صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں اپنے وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے اتنا pro common man بجٹ پیش کیا ہے۔ اس بجٹ کو میں common man اس لئے کہوں گی

کہ اس میں service delivery کی طرف بہت زیادہ زور دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اس چیز پر بھی زور دیا ہے کہ ہمارے existing system کو مضبوط کیا جائے اور اس میں نئی innovations لائی جائیں۔ میں اس کے ساتھ ساتھ میاں محمد شہباز شریف کو بھی خراج تحسین پیش کروں گی جنہوں نے Millennium Development Goal کا concept دیا جس کے تحت تمام محکموں نے اپنے road maps تیار کئے جن کے مطابق یہ بجٹ allocate ہوا۔

جناب سپیکر! چونکہ میرا تعلق ایجوکیشن سے رہا ہے اس لئے میں بالخصوص تعلیم کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی کہ پنجاب کا literacy rate 62 percent ہے جو کہ پاکستان کے دیگر تمام صوبوں سے زیادہ ہے لیکن اس کے باوجود حکومت پنجاب نے صوبائی اور ضلعی سطح پر تعلیم کے لئے 273۔ارب روپے مختص کئے ہیں جو کہ تعلیم کے شعبہ میں خرچ کئے جائیں گے جس میں صوبائی حکومت کا حصہ 65۔ارب سے بڑھا کر 92۔ارب 65 کروڑ روپے ہو گیا ہے جو کہ 42 فیصد اضافہ ہے۔ سب سے پہلے میں سکولز ایجوکیشن کے حوالے سے بات کروں گی جس کے لئے 28۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ سکولز ایجوکیشن کے روڈ میپ میں missing facilities, I.T. Labs, بچوں کا سکولوں میں داخلہ، ٹیچرز کی بھرتیاں اور دانش سکول وغیرہ شامل ہیں۔ missing facility جو کہ ایک بہت اہم سیکٹر تھا جس کے لئے اس بجٹ میں 8۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں پچھلے سال بھی گرلز سکولوں میں جتنی بھی missing facilities تھیں انہیں پورا کیا گیا اور آئندہ اس آنے والے سال میں missing facilities جن سکولوں میں رہ گئی ہیں انہیں پورا کیا جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ گرلز سکولوں میں ان تمام سہولیات کو مہیا کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! دانش سکولوں کے لئے 2۔ارب روپے رکھے گئے ہیں جو ظاہر ہے کہ ان تمام بچوں کے لئے ایک بہت اچھا اور اہم پراجیکٹ ہے۔ جن بچوں کے لئے سکول جانے کا سوچنا بھی محال تھا انہیں ایک اعلیٰ کوالٹی کی ایجوکیشن مہیا کی جائے گی۔ اس کے علاوہ حکومت پنجاب کا ایک Internationally renowned project ہے جو کہ پنجاب انڈوومنٹ فنڈ جس کے لئے 11۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں اور اس میں ان تمام بچوں کو وظائف دیئے جاتے ہیں جس کے تحت وہ بیرون ملک بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ہائر ایجوکیشن کے متعلق بات کرنا چاہوں گی کہ جس کے لئے 14-ارب 5کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں نئے کالجز کی تعمیر شامل ہے۔ پہلے کالجوں میں missing facilitiesکو پورا کرنے کے لئے ایک ارب36کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! دیکھ کر پڑھنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: ماشاء اللہ وہ بہت سمجھدار ہیں۔ جی، محترمہ carry onاپنا وقت ضائع نہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی طرف گورنمنٹ کا focus ہے۔ خواجہ فریدالدین یونیورسٹی کے لئے 179کروڑ روپے رکھے ہیں۔ گورنمنٹ کا ایک اور upcoming project نالج پارک کے حوالے سے ہے۔ نالج پارک انشاء اللہ تعالیٰ جب مکمل ہوگا تو یہ پنجاب کے لوگوں کے لئے حکومت پنجاب کا ایک بہت بڑا تحفہ ہوگا جس کے لئے اس بجٹ میں funds allocateکر دیئے گئے ہیں اور اس کے لئے کئی international universitiesکے ساتھ MOUs signہوئے ہیں جن میں Lancaster and Seattle Universitiesبھی شامل ہیں اور یہ تمام وہ upcomingمنصوبے ہیں جو کہ حکومت پنجاب کا road mapہیں۔ یہ ہمارا اس road mapکا پہلا سال ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جب ہمارے چار سال مکمل ہو جائیں گے تو ایک مثبت اور positive resultکے ساتھ ہم یہاں آپ کے سامنے موجود ہوں گے اور جو حکومت نے road mapکا conceptدیا ہے اس سے انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب کی ترقی میں بہت زیادہ اضافہ بھی ہوگا اور اس سے بہتر نتائج بھی حاصل ہوں گے۔

میں آخر میں اپنی speechکو wind upکرتی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: اُن کی بات کا بھی جواب دے دیں کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ محترمہ دیکھ کر پڑھ رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں نے تو صرف digits پڑھے ہیں۔ میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام مثبت کاموں میں کامیابی عطا کرے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

جناب سپیکر: شاباش۔ زندہ باد، nextمحترمہ بُشریٰ انجم بٹ صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔next احسان الحق باجوہ صاحب!

جناب احسان الحق باجوہ: شکریہ

جناب سپیکر: پہلے اپنی سیٹ پر پہنچیں۔

جناب احسان الحق باجوہ: جناب سپیکر! میری سیٹ یہی ہے۔

MR SPEAKER: No.

جناب احسان الحق باجوہ: جناب سپیکر! معزز ممبران اسمبلی اور تمام دوستوں کو السلام و علیکم، سب سے پہلے میں وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور اُن کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے فخر عالم اسلام قائد محترم میاں محمد نواز شریف کے عین وژن کے مطابق غریب پرور اور جنوبی پنجاب دوست بجٹ پیش کیا جس پر میں اُن کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! موجودہ ملکی حالات کے باوجود ایک ہزار ارب روپے کا جو بجٹ پیش کیا گیا ہے یہ پنجاب کا سب سے بڑا بجٹ ہے جس میں تعلیم کے فروغ کے لئے، زراعت کے لئے، صحت کے لئے اور لاء اینڈ آرڈر کے لئے مثبت اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔اس بجٹ میں جنوبی پنجاب کو خصوصی طور پر focus کیا گیا ہے اور 36 فیصد حصہ ٹوٹل بجٹ کا جنوبی پنجاب کو دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! گزشتہ دنوں میرے ایک فاضل دوست نے دانش سکول کو تنقید کا نشانہ بنایا، دانش سکول وہ سکول ہے کہ ہم سمجھتے ہیں جہاں pure غریبوں کے بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے گھر کھانے کے لئے روٹی نہیں ہے، چولہا نہیں جلتا ہے اور وہ Aitchison School کے برابر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہم غریب بچوں کو معیاری تعلیم دلانے کے لئے دانش سکول کا انشاء اللہ سلسلہ جاری رکھیں گے۔ موجودہ بجٹ میں میرے فاضل دوستوں کو کیوں نہیں نظر آرہا کہ تعلیم کے لئے 273۔ارب روپے رکھے گئے ہیں جس میں ہائر ایجوکیشن کے لئے 14۔ارب روپے اور سکولوں کے لئے 28۔ارب روپے اور کالجز کے لئے 3۔ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ میرا تعلق جنوبی پنجاب کے پسماندہ ضلع بہاولنگر سے ہے۔ میرے قائد میاں محمد شہباز شریف نے 119۔ارب روپے کا بجٹ جنوبی پنجاب کے لئے رکھا ہے جبکہ سابقہ جو کام ہیں وہ 263۔ارب روپے سے چل رہے ہیں جن میں بہاولنگر قائداعظم میڈیکل کالج کا قیام، بہاولپور وکٹوریا ہسپتال میں heart surgery کا قیام، ملتان میں صوبہ بھر کی طویل ترین میٹرو بس کا قیام، اسلامیہ یونیورسٹی میں سولر پاور پراجیکٹ اور قائداعظم سولر پاور پارک کا قیام، بہاولپور سے dual road حاصل پور تک بنائی جارہی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن جو موجود نہیں ہیں، اُن کو ایک request کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح بہاولپور سے حاصل پور تک dual road بنائی گئی ہے، ہمارا بہاولنگر ضلع بہت پسماندہ ہے ایک dual road حاصل پور سے لے کر براستہ چشتیاں بہاولنگر تک بنائی جائے اور جو میرے دوست صادق آباد سے سفر کرتے ہیں لاہور کے لئے ان کے لئے نہ صرف 70 کلو میٹر کا سفر کم ہو گا بلکہ دو گھنٹے وقت کی بچت بھی ہو گی اور مزید یہ کہ جی ٹی روڈ پر ٹریفک بھی کم ہو جائے گی۔ میری خصوصی درخواست ہے کہ اسی بجٹ میں ہمارا یہ منصوبہ شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر! ایک دوسری درخواست کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارے ڈسٹرکٹ بہاولنگر کے ہیڈ سلیمانکی کی renovation کے لئے ایک ارب کروڑ روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اسی ہیڈ سلیمانکی سے ہماری دو نہریں نکلتی ہیں نہر صادقیہ اور نہر فورڈ واہ تو اگر اُن کی lining اور renovation ہو جائے تو ہمارے ضلع کے پانی کا مسئلہ ختم ہو جائے گا، کسان خوشحال ہو جائیں گے اور فصل زیادہ ہو سکے گی۔ میری یہ درخواست آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن سے بھی ہے کہ اس کو اسی بجٹ کا حصہ بنایا جائے۔ ایک اور ضروری گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج جو احتجاج کی سیاست ہو رہی ہے اس کے لئے میں کہنا چاہتا ہوں میاں محمد شہباز شریف اور میاں محمد نواز شریف تندی باد مخالف سے گھبرائے بغیر خلوص نیت سے محفوظ خوشحال اور روشن پاکستان بنانے کے لئے مسلسل جدوجہد کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ آنے والے سالوں میں ہمارا ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائے گا اور انشاء اللہ ہمارا ملک دنیا کے اچھے ملکوں میں شمار ہو گا۔

جناب سپیکر! ہماری قیادت آنے والے سالوں میں پاکستان کو درست سمت کی طرف لے کر جا رہی ہے اور ملک کو اندھیروں سے نکال رہی ہے۔ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت بجلی کے 19 منصوبوں پر کام ہو رہا ہے اور انشاء اللہ آنے والے سالوں میں یہ منصوبے مکمل ہو جائیں گے اور یہ اندھیرے ہمارے ملک سے ختم ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! آخر میں، میں معزز ممبران سے صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ اُن کا ایجنڈا یہ ہے "اگر کچھ نہ کر سکے تو ڈبو دیں گے سفینے کو" احتجاج کرنے والے دوستوں سے جیسے پنجابی میں کہتے ہیں کہ نہ کھیڈاں گے، نہ کھیڈن دیاں گے لیکن ہماری قیادت کا وژن ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی،آپ کا ٹائم ختم ہو گیا مہربانی تشریف رکھیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر!اس طرح کی budget speeches آپ نے کروانا تھیں اپوزیشن پر بلاوجہ تنقید کر رہے ہیں۔

MR SPEAKER: Order please, order in the House.

جی، میاں مرغوب احمد صاحب!

میاں مرغوب احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر تقریر کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ان حالات کے اندر ایک ہزار 33۔ارب کا ایک متوازن اور ویلفیئر بجٹ پیش کیا۔ مجھے اپنی بات کے آغاز پر یہ کہنا ہے کہ جنوبی وزیرستان میں جو آپریشن شروع کیا گیا ہے میں میاں محمد نواز شریف کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہوں گا کہ انہوں نے بالآخر امن و سلامتی کے لئے یہ ناگزیر قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس آپریشن کو کامیاب کرے اور پاکستان میں امن و سکون بحال ہو۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میں سانحہ لاہور کے حوالے سے بھی یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ انتہائی ناخوشگوار واقعہ ہوا ہے لیکن ہمیں آگے بڑھنا ہے اور تعمیری سوچ کے ساتھ جس جگہ پر بھی highhandedness ہوئی ہے یا negligence ہوئی ہے اس کے لئے ایک کمیشن appoint ہو چکا ہے۔ ہمیں اس کی investigation میں شامل ہونا چاہئے اور جو بھی نتیجہ ہو اسے قبول کرنا چاہئے تاکہ آئندہ اس قسم کے واقعات پنجاب اور لاہور میں نہ دہرائے جائیں۔ مجھے یہ بات بھی کہنی ہے کہ آج ملک میں انرجی کرائسز کے اوپر ہماری قیادت نے جس طرح اس ایک سال کے اندر دن رات ایک کئے ہیں اور ان کرائسز کو ختم کرنے کے لئے مختلف منصوبے چاہے وہ ہائیڈل کے ہیں، چاہے وہ سولر کے ہیں، چاہے وہ wind کے ہیں، چاہے وہ Biomass کے ہیں اور 19 سے زائد منصوبے پائپ لائن میں ہیں۔انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں امید ہے کہ یہ شبانہ روز محنت رنگ لائے گی۔ عوام جس اذیت کا شکار ہے انشاء اللہ تعالیٰ العزیز ہماری قیادت ان اندھیروں سے اس ملک کو نکالے گی۔اس ملک میں ترقی اور خوشحالی کے لئے جو کام شروع کئے گئے ہیں بالخصوص آج پنجاب کے اندر یہ جو بجٹ پیش کیا گیا ہے اس میں ہیلتھ اور ایجوکیشن کے شعبے میں پچھلے بجٹ سے زیادہ 42 فیصد اور 37 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ ہو، دانش سکول ہوں، خواتین کی یونیورسٹیاں ہوں، سکولوں کی missing facilities ہوں ان تمام شعبوں میں مجھے

یہ کہنا ہے کہ آج ان کی improvement کے لئے کام ہو رہا ہے۔ ایجوکیشن کی improvement کے لئے ایک لاکھ لیکچرارز کی بھرتیاں میرٹ پر ہوئی ہیں، پرائمری کا جو ٹارگٹ تھا اس کو achieve کرنے کے لئے اس شہر میں ایک knowledge city کا قیام کیا گیا۔ مجھے یہ بات کہنی ہے کہ ان تمام تر کاوشوں کے باوجود جب تک ہم پرائیویٹ سکول اور کالج جو اس وقت ایک مافیا بن چکے ہیں، جن کی فیسیں آسمان سے باتیں کرتی ہیں اور یہ لوگوں کی جیبوں پر ڈاکا ڈالتے ہیں ان کو لگام نہیں دیں گے، جب تک ان کو ہم discipline کے اندر نہیں لے کر آئیں گے اس وقت تک ایجوکیشن کی field کے اندر جو steps ہم نے اٹھائے ہیں ان کے ثمرات قوم کو نہیں مل سکیں گے۔

جناب سپیکر! اسی طرح ہیلتھ کے شعبے کے اندر آج بہت بڑی ڈویلپمنٹ ہونے جا رہی ہے۔ Health Insurance Card کی سکیم کا آغاز کیا گیا اور کینسر ہسپتال کے قیام کا اعلان کیا گیا۔ آج جو ڈاکٹرز پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں، یہ پرائیویٹ ہسپتال جب تک discipline کے اندر نہیں آئیں گے اس وقت تک اس ملک کے اندر، اس صوبے اور شہر کے اندر ہیلتھ کی جو facilities ہیں ان کے ثمرات عوام تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس کے اوپر بھی ہمیں بہت پیشرفت کرنے کی ضرورت ہے۔ مجھے یہ بات کہتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ Land Record Computerization کا عمل مکمل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ آج پہلی بار پاکستان کی تاریخ میں معدنیات کے حوالے سے پنجاب میں جو ڈویلپمنٹ ہوئی ہے، چنیوٹ میں لوہے کے ذخائر جو چھ سو ملین ٹن سے زائد ہیں ان کی feasibility study کی گئی ہے۔ آج کالا باغ ڈیم پر جو لوہے کے ذخائر ہیں ان کی feasibility study کروائی گئی ہے۔ پنجاب بھر میں کوئلے کے ذخائر ہیں ان کی feasibility study کے بعد اب ہم اس کی production کی طرف آگے بڑھ رہے ہیں اس سے یقیناً اس صوبے کے اندر خوشحالی آئے گی۔ اس ملک میں فنی تعلیم کے حوالے سے جو steps اٹھائے جا رہے ہیں اس سے بے روزگاری کا خاتمہ ہوگا۔ آج لیبر کے لئے جو سستے گھر بنانے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے اس سے بھی یقیناً بہت بڑی پیشرفت ہونے کو ملے گی۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ بات کہوں گا کہ یہ ملک زرعی ملک ہے اور ہماری عوام کا بیشتر حصہ زراعت سے وابستہ ہے اور یقیناً DAP کے حوالے سے 5،5۔ ارب روپے کی سبسڈی دینا بہت بڑا اقدام ہے۔ کھالوں کی پختگی، ڈرپ اریگیشن یا لیزر لیولنگ ہو اس حوالے سے بھی ہم آگے بڑھ رہے ہیں لیکن آج کاشتکار کے پاس بیج کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ اس کے پاس ڈیزل اور بجلی کے بلوں کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ ٹیوب ویلوں کو بائیو گیس پر منتقل کرنے کا ہنگامی بنیادوں پر منصوبہ بنایا ہے۔ جب تک ہم یہ

ٹارگٹ نہ بنالیں کہ ہم نے اس سال 20ہزار ٹیوب ویلوں کو بائیو گیس پر شفٹ کرنا ہے تو اس وقت تک یہ بوجھ زمیندار پر کم نہیں ہو سکتا۔اس بوجھ کو کم کرنے کے لئے یقیناً ہمیں ایک initiative لینا ہے۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔

میاں مرغوب احمد: جناب سپیکر! آج tunnel technology ہے اس کے اوپر مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ ہم سبزی اور پھلوں میں بہتری لاسکیں۔اس کے ساتھ دودھ اور گوشت کی growth پر لائیوسٹاک پر توجہ دینے کی ضرورت ہے---

جناب سپیکر: بہت مہربانی، بہت مہربانی۔

میاں مرغوب احمد: جناب سپیکر! آج ہماری قیادت اس ملک اور صوبے کے لئے جو کچھ کر رہی ہے تو اس کے لئے میں یہ کہوں گا کہ:

تُندیِ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ملک تیمور مسعود صاحب!---نہیں ہیں۔سید اعجاز حسین بخاری صاحب!---تشریف نہیں رکھتے۔ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!---نہیں ہیں۔جی، جناب محمد سبطین خان صاحب!

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں ٹائم ضائع کئے بغیر اپنی گفتگو فوراً یہاں سے شروع کروں گا کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پچھلے سال کی نسبت اس سال بہت بڑا بجٹ دیا ہے لیکن پچھلی دفعہ بھی میں نے ایک بات کی تھی اور آج پھر یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمارا main اور core issue وہ census ہے جس کی طرف کوئی توجہ نہیں کر رہا ہے۔1998 کے بعد آج تک ہمارے ملک میں census نہیں ہو رہا ہے۔تقریباً 16 سال اس بات کو گزر گئے ہیں۔جب آپ اپنی population کو determine نہیں کریں گے، آپ کو پتا ہی نہیں ہے کہ ہمارے پنجاب کی population کیا ہے، بلوچستان کی کیا ہے اور پاکستان کی کیا ہے تو پھر آپ اس پر آنکھیں بند کر کے ہی بجٹ بنائیں گے کیونکہ budget shall reflect as mirror to the society and their needs اس بجٹ میں ہمیں نظر اس وجہ سے نہیں آ رہا ہے کہ ہمارے census نہیں ہیں۔اسی اسمبلی میں سولہ کروڑ، سترہ کروڑ، اٹھارہ کروڑ اور اِنشاء اللہ تعالیٰ آنے والے چند دنوں میں اسی اسمبلی کے یہی ایم پی ایز کہنا شروع کر دیں گے کہ پاکستان کی

آبادی بیس کروڑ ہو گئی ہے۔ پھر ہم اس بیس کروڑ کو چیک جائیں گے اور ہمیں کوئی پتا نہیں ہو گا کہ ہماری actual آبادی کتنی ہے۔ اسی وجہ سے بجٹ میں یہ problems آتی ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ priorities not according to need ہمیں stress تو کرنا چاہئے ایجوکیشن، ہیلتھ، انرجی، لاء اینڈ آرڈر، جسٹس اور زراعت پر لیکن اس بجٹ میں ان چیزوں پر مجھے توجہ نظر نہیں آ رہی ہے۔

جناب سپیکر! آپ ایجوکیشن پر آ جائیں کہ literacy rate کے بارے میں ہماری حکومت کا یہ مؤقف ہے کہ پاکستان کا literacy rate 57 percent ہے اور United Nations کے جو consensus ہیں انہوں نے کہا ہے کہ literacy rate 26 percent ہے۔ ہم literacy rate 57 percent کو اس طرح سمجھتے ہیں کہ جو بندہ صرف اپنا نام لکھ لے مثال کے طور پر میرا نام محمد سبطین خان ہے اور اگر میں محمد سبطین خان لکھ لوں تو میں پڑھے لکھے بندوں میں آ جاتا ہوں whereas یہ بات یوں نہیں ہے اور United Nations کے consensus کے مطابق literacy rate 26 percent ہے۔

جناب سپیکر! اب میں missing facilities کی بات کرتا ہوں اور missing facilities پچھلے آٹھ سال یعنی 2002 سے چل رہی ہیں جب چودھری پرویز الٰہی وزیراعلیٰ پنجاب ہوا کرتے تھے۔ آپ ریکارڈ چیک کرائیں کہ 2002 سے 2014 آ گیا ہے لیکن missing facilities پوری ہونے کو ہی نہیں آ رہیں that means کہ حکومت پیسے رکھ رہی ہے اور حکومت ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں missing facilities کے لئے پیسے رکھتی ہے but at the grass roots level, at the lower level اس کی proper implementation نہیں ہو رہی ورنہ یہ ماننے والی بات ہے کہ 2002 سے لے کر 2014 تک اربوں روپے missing facilities کے نام پر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں رکھے جا رہے ہیں لیکن آج تک missing facilities جوں کی توں ہیں، کہیں لائٹ نہیں ہے، کہیں toilets نہیں ہیں اور کہیں چار دیواری نہیں ہے۔ یہ ساری خرابی مردم شماری کی وجہ سے ہے کہ ایک چھوٹا سا دیہات ہے جب اس کی آبادی کا پتا نہیں لیکن political pressure میں آ کر وہاں سکول تو بن گیا جب سکول بن گیا تو وہاں بچیوں کی تعداد نہیں ہے، وہاں ٹیچر نہیں ہیں اور وہاں male and female teachers نہیں ہیں۔ یہ خرابی پچھلے دس سال سے missing facilities

کے نام پر چل رہی ہے، پتا نہیں کیا ہو رہا ہے اور یہ اگلے چار سال مزید missing facilities چلتی رہیں گی۔

جناب سپیکر! اب میں ہیلتھ پر بات کرتا ہوں۔ ہمارے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پر پریشر دیکھیں، بڑے شہروں پر پریشر دیکھیں، آپ Punjab Institute of Cardiology میں چلے جائیں، سروسز ہسپتال میں چلے جائیں اور جناح ہسپتال میں چلے جائیں تو بڑے شہروں میں اتنا پریشر ہے کہ جب تک آپ کی کوئی پولیٹیکل سفارش نہ ہو یقین کریں کہ آپ کو بیڈ ملنا ہی مشکل ہے، وہاں چیک اپ بھی نہیں ہوتا اور میڈیسن نہیں ملتی۔ میری یہ ذاتی رائے ہے کہ حکومت نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں پیسے رکھے ہیں اور اس پر اختلاف کوئی نہیں ہے لیکن they should make sure کہ اس کی proper utilization ہو۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں infrastructure پر آتا ہوں۔ ہم نے infrastructure کے لئے ایک ارب 48 کروڑ روپیہ رکھا ہے۔ اب بات یہ ہے کہ infrastructure تو بنتا ہے انڈسٹری اور ایگریکلچر سے، farm to market roads ہوتی ہیں اور جہاں انڈسٹری چل رہی ہے اس کی سڑکیں ہوتی ہیں جب ہمارے پاس گیس اور بجلی نہ ہے، آپ نے انرجی سیکٹر کے لئے ٹوٹل 13۔ارب روپیہ رکھا ہے، infrastructure کے لئے ایک ارب 48 کروڑ روپیہ رکھا ہے، اب 13۔ارب روپے کی ہماری ایگریکلچر پالیسی ہے، وہ ہماری پالیسی ہے نہ ہی farmer کو اس کا کوئی فائدہ ہے۔

جناب سپیکر! اب 27 کلومیٹر کی میٹرو بس پر مجھے اختلاف نہیں ہے بالکل اچھی بات ہے ملک میں ترقی ہونی چاہئے لیکن 30۔ارب روپے میں 27 کلومیٹر پر میٹرو بس اور 13۔ارب روپے پورے پنجاب کے ایگریکلچر کے لئے رکھا ہے جہاں 70 سے 80 فیصد۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی، آپ کا ٹائم ختم ہو گیا۔ بہت شکریہ

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں آخر پر یہ کہوں گا اگر آپ مجھے ایک منٹ دے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں! پھر یہ کیسے ہو گا، کیا دوسرے کا حق ماریں؟

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال07-2006پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب جناب محمد ثاقب خورشید صاحب پبلک اکاؤنٹ کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹ پیش کریں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میں

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال07-2006پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹ کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

سالانہ بجٹ بابت سال15-2014پر عام بحث

(---جاری)

جناب سپیکر: جناب شوکت علی لا لیکا صاحب تشریف رکھتے ہیں؟

جناب شوکت علی لا لیکا: جناب سپیکر! میں ایک وضاحت کے بعد اپنی تجاویز پر آؤں گا۔ اپوزیشن کی طرف سے میرے کچھ دوست پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بات کر گئے تھے اور نندی پور منصوبے کے حوالے سے صرف یہ بات کی کہ اس کو درست کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کے الفاظ صحیح نہیں ہیں۔ کاش کتنا اچھا ہوتا اور یہ مطالبہ کیا جاتا کہ اس قوم کو اربوں روپے کا جس نے ٹیکہ لگایا ہے جن کی کرپشن اور نااہلی کی وجہ سے---

جناب سپیکر: آپ اس کو درست کر لیں، آپ کدھر جا رہے ہیں؟

جناب شوکت علی لا لیکا: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا جانا چاہئے تھا۔ ایک طرف تو یہ بات کرتے ہیں کہ پاکستان میں جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ مقروض ہے اور اس مقروض پاکستان کو اربوں روپے جس حکومت اور جن لوگوں نے یہ ٹیکہ لگایا ہے ان کے خلاف کارروائی کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: میرے دوست آپ بجٹ پر آئیں۔

جناب شوکت علی لا لیکا: جناب سپیکر! میں بجٹ پر آتا ہوں آپ پریشان نہ ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

جناب شوکت علی لا لیکا: جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے حوالے سے بات ہوئی، جب growth rate 2007-08 میں 7.5 فیصد تھا تو اس وقت جب جنوبی پنجاب کو فنڈز دیا گیا تو وہ بھی ملاحظہ کر لیں کہ وہ صرف 22۔ارب روپے تھا اور development budget کا صرف 15 فیصد تھا۔ اگر آج 119۔ارب روپے جنوبی پنجاب کو دیئے گئے ہیں جو کہ ترقیاتی بجٹ کا 36 فیصد ہے، اپوزیشن کے دوستوں نے صحیح بات کی کہ میاں محمد شہباز شریف نے کوئی احسان نہیں کیا، ہاں ٹھیک ہے کوئی احسان نہیں کیا اور یہ ان کا حق تھا لیکن انہوں نے جنوبی پنجاب کے لیڈر ہونے کا حق ضرور ادا کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! زراعت کے حوالے سے اس بجٹ میں اس دفعہ کافی پیسہ رکھا گیا ہے اور توجہ دی گئی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ توجہ کم ہے اور یہ فنڈز بڑھائے جائیں۔ میں ایک وضاحت کرتا چلوں کہ پچھلے بجٹ میں بھی میں نے گزارش کی تھی کہ زراعت چلے گی تو انڈسٹری چلے گی، زراعت ہو گی تو بے روزگاری ختم ہو گی اور زراعت ہو گی تو یہ جو بڑے شہروں کی بے ہنگم طریقے سے آبادی بڑھ رہی ہے اس پر کنٹرول ہو گا۔

جناب سپیکر! میری تجاویز ہیں کہ زرعی انقلاب لانے کے لئے خاص طور پر بجلی کے ٹیوب ویل پر سبسڈی دی جائے، ٹریکٹر پر ڈیوٹی ختم کی جائے، ان لوگوں پر ڈیوٹی لگائی جائے جو مرسیڈیز میں بیٹھتے ہیں، جو لینڈ کروزر میں بیٹھتے ہیں اور جو ہنڈا میں بیٹھتے ہیں ان پر ڈیوٹی ڈبل کی جائے۔ یہ واحد مشینری ہے جو زراعت کے بغیر اور زمین کے بغیر نہیں چلتی۔ (قطع کلامی)

مراد راس صاحب kindly interrupt نہ کریں تو بہتر ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ ادھر مخاطب ہو کر بات نہ کریں، آپ مجھ سے بات کریں۔

جناب شوکت علی لا لیکا: جناب سپیکر! خاص طور پر جو کسانوں کو مشکلات ہیں، جیسے کھاد اور زرعی ادویات میں ملاوٹ ہے ان کا سدباب کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اس میں میری تجویز ہے کہ ہر تحصیل ہیڈکوارٹر پر ایک لیبارٹری ہونی چاہئے، ایک لٹر ایک کاشتکار لیتا ہے تو وہ دو میل دور جا کر اس کا ٹیسٹ نہیں کروا سکتا۔ اس دفعہ میں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ پانی کے لئے پچھلے بجٹ کے مقابلے میں 60 فیصد زیادہ فنڈز رکھے گئے ہیں۔ 50۔ ارب سے زیادہ کے فنڈز رکھے گئے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی کم ہیں۔ اسے ہنگامی بنیادوں پر لینا چاہئے ہم water stressed countries میں داخل ہو رہے ہیں اور دس سال کے بعد کا سوچتے ہیں تو خوف آتا ہے۔ چھوٹے ڈیمز، نہروں کی لائننگ، water courses ان سب کے لئے فنڈز زیادہ رکھے جائیں۔ اس کے علاوہ اس وقت پانی چوری کا جو بڑا مسئلہ ہے، مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی کہ اس سلسلے میں ترمیم کیوں نہیں کی جا رہی، اس میں ترمیم ہونی چاہئے۔ اس کے بعد میں عرض کروں گا کہ ہمارا جو دریا کا پانی ہے، بہاولنگر، بہاولپور میں دریائے ستلج میں جو پانی جا رہا ہے، قصور کی فیکٹریوں کا زہر آلود پانی treat کئے بغیر چھوڑا جاتا ہے، اسے treat کرنا چاہئے، فیکٹری مالکان کو پابند کریں یا پھر گورنمنٹ خود اس پانی کو treat کرے جو کہ انتہائی ضروری ہے۔

جناب سپیکر: آپ اپنی تقریر کو wind up کریں، اب ٹائم نہیں ہے۔

جناب شوکت علی لا لیکا: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں۔ جنوبی پنجاب میں جس طریقے سے ریونیو بورڈ کے ممبران کو بھیجا گیا ہے، وہاں پر ان کے sub offices بھی ہونے چاہئیں۔ رحیم یار خان سے جو بندہ لاہور آتا ہے وہ چوبیس گھنٹے drive کر کے آتا ہے کیونکہ بارہ گھنٹے آنے کے اور بارہ گھنٹے جانے کے لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح جو چیف انجینئر ساؤتھ ہے اس کا کام تو جنوبی پنجاب میں ہے لیکن دفتر اس کا لاہور میں ہے لہذا میری یہ گزارش ہے کہ اس کا دفتر بھی وہیں ہونا چاہئے۔ وزیر موصوف اگر میری بات پر توجہ دیں تو میں عرض کروں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ان کی بات سن لیں، کیا کر رہے ہیں آپ؟ مجھے افسوس ہے کہ آپ اپنی گپ شپ میں مصروف ہو جاتے ہیں، اتنی important بات ہو رہی ہے آپ اپنی گپوں میں لگے ہوئے ہیں۔ وزیر صاحب کے پاس جو معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں وہ اپنی سیٹوں پر چلے جائیں۔ مہربانی۔

جناب شوکت علی لالیکا: جناب سپیکر! جب کسانوں کی بات ہوتی ہے تو یہ گپ شپ میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ بہاولنگر میں بہاولپور یونیورسٹی کا سب کیمپس ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ wind up کریں ٹائم تھوڑا رہ گیا ہے۔

جناب شوکت علی لالیکا: جناب سپیکر! میں آدھ منٹ میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب اپنی بات ختم کریں جو بات رہ گئی ہے وہ منسٹر صاحب سے کر لیں، اب آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ مہربانی، آپ تشریف رکھیں، باقی وزیر موصوف کو لکھ کر دے دیں۔ رمیش سنگھ اروڑا صاحب!

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک balanced budget پیش کیا ہے اور یہ الفاظ میرے نہیں ہیں، میرے right side پر بیٹھے ہوئے اپوزیشن کے دوستوں نے بھی لفظ decent budget استعمال کیا ہے اور اس سلسلے میں میرے پاس proof بھی موجود ہے لہذا یہ ایک decent غریب پرور اور balanced budget ہے۔ میں یہ بات ریکارڈ پر بھی لانا چاہوں گا کہ ہم نے جو یہ بجٹ پیش کیا ہے، یہ جو بجٹ کی دستاویز ہے یہ صرف ایک سال کا بجٹ نہیں ہے بلکہ ہم نے آئندہ چار سال کا پلان بھی دیا ہے کہ ہم نے اگلے چار سالوں میں پنجاب میں غریبوں پر کیسے پیسا خرچ کرنا ہے؟ یہ جو ہمارا چار سال کا پلان ہے یہ اس کو supplement کر رہا ہے جو overall پاکستان کا Vision 2025 ہے، اس کو یہ contribute کر رہا ہے۔ اگلے چار سال کا medium term development کا جو framework ہم نے بنایا ہے، ہمارے اس vision کو supplement کر رہا ہے لہذا ایسا نہیں ہے کہ ہم نے isolation میں بیٹھ کر بجٹ بنایا ہے بلکہ ہم نے overall اپنے ملک کی پالیسی دیکھی اور اسی پالیسی کو ہم نے اپنے چار سالہ بجٹ میں reflect کیا ہے۔ میں بات کرنا چاہوں گا کہ اس سال جو ہم نے budget allocation کی ہے particularly ہماری DFID کی skilled development پر جو donor funding ہے اس کو مدنظر رکھ کر کیا ہے۔ ہمارا focus یہ ہے کہ اگلے چار سالوں میں سات ملین لوگوں کو out of poverty لے کر آنا ہے اور یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے۔ ہم نے ایک لائن دے دی ہے کہ کس طریقے سے ہماری کون کون سی intervention ہوگی، جس کی basis پر ہم نے سات ملین لوگوں کو اگلے چار سال میں out of poverty لے کر جانا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے لوگوں کو trained کرنا ہے، ان کو employment کی طرف لے کر جانا ہے۔ میں وزیر خزانہ

کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جس طریقے سے ان کی ٹیم نے پورا ایک سال محنت کی اور اس ایک سال کے بعد آپ نے ہمیں ایک پلان دیا، اس پر میں آپ کو اور آپ کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ DFID کا جو اس وقت ہمارا budget approve ہوا ہے جس کو ہم چار اضلاع سے بڑھا کر چودہ اضلاع تک لے گئے ہیں جس میں 2 ہزار 8 سو 60 ملین اس سال میں خرچ کئے جائیں گے اور یہ skilled development پر خرچ کئے جائیں گے۔ اس سلسلے میں ہم کافی زیادہ لوگوں کو ٹریننگ کی facility دیں گے۔ اس کے ساتھ جو IFAD کا ہمیں پراجیکٹ ملا ہے جس میں ہم as such transfer کی بات کر رہے ہیں، لائیو سٹاک اور اس کے ساتھ ایگریکلچر میں ہم کس طریقے سے extension workers کو accommodate کریں گے۔ جب ہم extension کی بات کر رہے ہیں تو اس میں اس دفعہ ہم نے جو budget allocation کی ہے وہ ایک ہزار 546 ملین روپے کی ہے اور اس میں جنوبی پنجاب کے چار اضلاع کو focus کیا گیا ہے جہاں پر ایگریکلچر اور لائیو سٹاک پر ہم اپنے یہ پیسے خرچ کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایجوکیشن کی بات ہوئی، ایجوکیشن ہمارا ہمیشہ priority area رہا ہے جہاں تک ہم سکول enrolment کی بات کرتے ہیں، missing facilities کی بات کرتے ہیں، ہم اُجالا سکیم کی بات کرتے ہیں، اُجالا پروگرام کی بات کرتے ہیں تو اس پر میں تھوڑی سی روشنی ڈالنا چاہوں گا کہ اس دفعہ کی جو budget allocation ہے اس پر 2 ہزار ملین ہم دانش سکولوں پر خرچ کریں گے، دانش سکول ایک ایسا پروگرام ہے جہاں پر ہم quality education کی بات کر رہے ہیں، جہاں پر ہم غریب کے بچے کی equality کی بات کرتے ہیں، اگر ایک امیر کا بچہ بیکن ہاؤس میں پڑھ رہا ہے جہاں پر امیر کا بچہ ایچی سن میں پڑھ رہا ہے تو غریب کے بچے کو دانش سکولوں میں بھی اسی طریقے کی facilities دے رہے ہیں اور اس کے لئے ہم نے 2 ہزار ملین allocate کئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس وقت ہمارے بہت سے ایسے بچے ہیں جو کسی نہ کسی طریقہ سے پرائیویٹ سکولوں میں پڑھ رہے ہیں لیکن ان کے پاس اتنی financial capacity نہیں ہے کہ وہ ان سکولوں کی فیسیں برداشت کر سکیں اس کے لئے ہم نے 7 ہزار 5 سو ملین کا budget allocate کیا ہے جو کہ ووچر سکیم کے ذریعے ایسے غریب اور نادار بچوں کو financial support دی جائے گی تاکہ وہ بھی quality education کی طرف جا سکیں، کوالٹی کی تعلیم حاصل کر سکیں اور اس معاشرے میں اپنا ایک key role play کر سکیں۔ اسی طرح ہمارا جو سکالرشپ کا پروگرام ہے جس کا نام Punjab Education Endowment Fund ہے، پچھلے سال یہ پروگرام بہت اچھا چلا، اس دفعہ ہم نے اس

کے لئے 2ہزار ملین allocate کیا ہے تاکہ وہ غریب بچے جو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے جانا چاہتے ہیں اور وہ اچھا perform کر رہے ہیں ان کو ہم یہ facility دیں گے۔

جناب سپیکر! اسی طرح ہمارا اجُالا پروگرام ہے آپ کو تو پتا ہے کہ جس طریقے سے پچھلے پانچ سال سے ہماری پنجاب گورنمنٹ اس پر کام کر رہی ہے، اس دفعہ ہماری پاکستان گورنمنٹ بھی اس پر کام کر رہی ہے اور اس وقت ہمارے بجلی کے 19 پروگرام چل رہے ہیں، اس دفعہ ہم 78ہزار solar solution دے رہے ہیں، ان غریب اور نادار بچوں کو دے رہے ہیں تاکہ ہم ان کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کر سکیں۔

جناب سپیکر: پلیز آپ اپنی تقریر کو wind up کریں۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! مجھے دو منٹ اور چاہئیں تاکہ میں اپنی بات کو مکمل کر سکوں۔

جناب سپیکر: دو منٹ نہیں، ایک منٹ ملے گا۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! ایک انتہائی اہم بات جو میں discuss کرنا چاہوں گا وہ ہماری ہیلتھ انشورنس سکیم ہے کیونکہ اس وقت آپ کو پتا ہے کہ جس طریقے سے صحت کے معاملے میں ہم کام کر رہے ہیں، 4ہزار ملین ہم نے اس کے لئے allocate کیا ہے تاکہ ان غریب لوگوں کو بھی access دے سکیں۔

جناب سپیکر! آخر میں عرض کروں گا کہ محترم وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس دفعہ ایک سپیشل پیکج جنوبی پنجاب کے لئے announce کیا ہے، ان کو بجٹ کا 36 فیصد allocate کیا ہے۔ اسی طریقے سے minority کے لئے بجٹ جو پہلے 200 ملین تھا اب اس کو بڑھا کر 5 سو ملین کر دیا ہے تاکہ minority کے جو ایم پی ایز ہیں ہماری جو minority community ہے وہ اپنے آپ کو ہمیشہ neglected نہ سمجھے ان کے لئے 5 سو ملین allocate کیا گیا ہے۔ میں اس پر بھی وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور چیز جو بہت important ہے جس طرح پچھلی دفعہ میگا پراجیکٹس کے لئے 130 ملین فنڈز رکھے گئے، اس میں صرف پانچ ڈسٹرکٹ رکھے گئے تھے، میری اب ان سے گزارش ہو گی کہ اس دفعہ جب یہ funds allocate کریں تو۔۔۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی، بہت بہت شکریہ۔ دیکھیں میں پانچ منٹ پر پہلی گھنٹی دیتا ہوں اور چھٹے منٹ کے آخر میں دو گھنٹیاں ہوں گی۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جی، مہربانی

پوائنٹ آف آرڈر

تحریک منہاج القرآن کے سیکرٹریٹ پر پولیس کے دھاوے کے نتیجے میں ہونے والی ہلاکتوں پر بحث کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ جو لاہور میں واقعہ ہوا ہے دیگر صوبوں کی اسمبلیوں میں اس پر بحث ہو رہی ہے۔ آج سندھ اسمبلی میں بھی لاہور کے اس واقعہ پر بحث ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: آپ تو ایک دن پہلے اس پر بحث کر چکے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم نے توجہ دلاؤ نوٹس دیا تھا لیکن اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: وہ رولز کے مطابق ہی ہوگا، رولز کے مطابق دیتے ہیں، اگر رولز میں provided ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ آپ کی مہربانی

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): اس کا جواب نہیں آیا۔ کل رانا ثناء اللہ خان نے بات کی اور انہوں نے کہا کہ ہم نے جوڈیشل کمیشن بنا دیا ہے وہ تحقیقات کر رہا ہے۔ ایک طرف جوڈیشل کمیشن کی بات ہو رہی ہے اور دوسری طرف تین ہزار افراد اور طاہر القادری کے بیٹے پر دہشت گردی اور قتل کی دفعات لگا کر مقدمہ درج کر لیا گیا ہے، اس کے بعد آج صبح اس کا نام پرچے سے نکال دیا گیا ہے۔ اگر یہ بات صرف پولیس کی طرف سے ہی ہوئی ہے کسی اور نے اس کا حکم نہیں دیا اگر آپ سمجھتے ہیں کہ وہاں پر مدرسے کے لوگوں کی طرف سے زیادتی ہوئی ہے تو پھر پولیس افسران کو OSD لگانے کا کیا جواز ہے۔ اگر آپ نے CCPO، ڈی آئی جی آپریشن اور دوسرے آفیسرز کو OSD لگا دیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میرے بھائی! قانون اور قاعدہ بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ میں کیا کروں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ ان کی طرف سے توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آنا چاہئے تھا لیکن وہ جواب نہیں آیا آج لاء منسٹر خود یہاں موجود نہیں ہیں۔ یہ اتنا اہم معاملہ ہے،

گیارہ لوگ مر گئے ہیں مزید تین چار لوگوں کی حالت تشویشناک ہے لیکن ہم یہاں پر اسمبلی کی routine کی کارروائی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): پورے صوبے کے اندر لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے۔۔۔

جناب سپیکر: اس کی اجازت نہیں ہے۔ توجہ دلاؤ نوٹس آئے گا تو ہم اسے دیکھیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): آپ اسے کب دیکھیں گے؟

جناب سپیکر: اگر آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس رولز کے مطابق ہوگا تو اسے دیکھ لیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ ہمارا right بنتا ہے اور جو حالات ہیں ہمیں ان کے مطابق بات کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے، آپ کی بات irrelevant ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سندھ اور خیبر پختونخوا میں اس پر بات ہو رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ ان کے قائد حزب اختلاف بول رہے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: آپ انہیں بولنے دیں گے تو وہ بولیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): آپ سیٹ تبدیل کر لیں۔

جناب سپیکر: ہم منسٹر صاحب کی بات بھی سن لیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو قائد حزب اختلاف نے جو بات کی ہے میں اس کا مختصر سا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، رولز کے مطابق کچھ نہیں ہو سکتا چونکہ بجٹ پر بحث ہے اس دوران کوئی اور بات نہیں ہو سکے گی۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! وہ بات کر رہے ہیں اگر آپ اجازت دیں تو میں مختصر سی بات کر لوں تاکہ تھوڑا سا پتا چل جائے کہ حکومت کیا کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ بتانا چاہتے ہیں تو بتا دیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اصل بات یہ ہے کہ جیسے قائد حزب اختلاف نے بات کی اور ان کے تمام ساتھیوں نے اس بات کو محسوس کیا ہے میں بتانا چاہتا ہوں کہ جو احساسات ان کے ہیں یہی احساسات پورے ایوان کے ہیں، ہر شخص اس کو بڑا seriously دیکھ رہا ہے اور بڑے اچھے طریقے سے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ کل جب لاء منسٹر صاحب نے بیان دیا اس سے پہلے یہ کارروائی ہو چکی تھی، میں یہ بتانا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ کل اس بات کو بڑی شدت سے محسوس کرتے ہوئے کابینہ کا ہنگامی اجلاس بلایا گیا جس میں تقریباً تین گھنٹے اس پر سیر حاصل بحث ہوئی وہاں پر جو جو واقعات رونما ہوئے ان کو دیکھا گیا اور بہت سے لوگوں کی جو نااہلی سامنے آئی اس پر وزیر اعلیٰ صاحب نے فوری طور پر پوری کابینہ کو اس پر apprise کیا کہ ان کے خلاف مکمل کارروائی کی جائے گی اور جوڈیشل انکوائری میں جو جو چیزیں آئیں گی اس کے مطابق کارروائی کریں گے لیکن انتظامی طور پر جو چیزیں سامنے آ رہی ہیں اور ہر دن ایک نئی چیز سامنے آ رہی ہے اس پر فوری طور پر کارروائی کی جائے گی۔ یہ کوئی ایسا واقعہ نہیں ہے جس کو دبا دیا جائے یا اسے neglect کر دیا جائے۔ قائد حزب اختلاف نے فرمایا کہ یہاں پر لاء منسٹر صاحب نہیں ہیں میں اس سلسلے میں بتانا چاہتا ہوں کہ وزیر اعظم صاحب نے ایک high level کی میٹنگ بلائی ہے اس لئے ان کو وہاں پر بلایا گیا ہے لہٰذا حکومت اسے seriously take up کر رہی ہے اور میں یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ اس کا اچھا رزلٹ نکلے گا اور جن لوگوں نے جو جو کوتاہی کی ہے جو negligence's ہوئی ہیں اس پر مکمل کارروائی کی جائے گی اور تمام ایوان کو اعتماد میں لیا جائے گا۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ان پر جو مزید مقدمات درج کئے جا رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! منہاج القرآن کے لوگوں پر جو مزید مقدمات درج کئے جا رہے ہیں یہ تو حالات کو مزید خراب کرنے کا طریق کار ہے۔

جناب سپیکر: دونوں طرف سے اس میں بہتری کی بات کرنی چاہیے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! تین ہزار لوگوں پر دہشت گردی کا پرچہ درج کروا دیا گیا ہے اور ساتھ کہتے ہیں کہ ہم نے تعزیت کے لئے جانا ہے۔ وہ بات صحیح ہے یا یہ بات صحیح ہے۔ اظہار افسوس کریں، ندامت کا اظہار کریں اور پھر تین ہزار افراد پر دہشت گردی کا پرچہ درج کرا دیا۔

جناب سپیکر: مجھے نہیں پتا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر وہ دہشت گرد ہیں تو پھر پولیس والوں کو کیوں معطل کیا، پولیس والوں کو OSD کیوں بنایا؟ آپ پولیس والوں کو معطل کرنا چاہتے تھے لیکن انہوں نے کہا کہ ہم جوڈیشل کمیشن میں جا کر صحیح بات بتائیں گے کہ آپ نے کہا کہ مولوی کو سبق سکھانا ہے۔ جب وہ سیدھے ہو گئے تو آپ نے انہیں OSD کر دیا۔ اب آپ کہتے ہیں کہ ہم ندامت کے اظہار کے لئے جانا چاہتے ہیں۔ یہ بات اس حکومت کا نکتہ زوال ثابت ہو گی، نہتے شہریوں پر گولیاں چلانا، عورتوں پر گولیاں چلانا اور پھر اس پر اترانا۔ رانا صاحب نے دو دفعہ اس بات پر insist کیا کہ میں نے کل جو بات کی تھی آج بھی وہی بات کرتا ہوں کہ اندر اسلحہ جمع تھا، اندر غیر قانونی سرگرمیاں ہو رہی تھیں۔ وہاں سے کوئی اسلحہ برآمد نہیں ہوا، اب تین ہزار افراد پر دہشت گردی کی دفعات لگا دی ہیں اور ساتھ کہا ہے کہ جوڈیشل کمیشن بنا ہوا ہے۔ یہ تو پھر وہی بات ہے کہ:

وہی قاتل، وہی شاہد، وہی منصف ٹھہرے
اقرباء میرے خون کا دعویٰ کریں کس پر

جناب سپیکر! آپ سب کچھ خود ہی کر رہے ہیں اور آپ نے جوڈیشل کمیشن بنا دیا، قوم کو جوڈیشل کمیشن پر اعتبار نہیں ہے۔ پہلے جو جوڈیشل کمیشن بنے ان کی رپورٹوں کا کیا بنا؟ یہاں پر 2008 میں سیلاب آیا اس پر جوڈیشل کمیشن بنا بتائیں اس کا کیا ہوا؟ پی آئی سی میں جوڈیشل کمیشن بنا، گوجرہ کے سانحہ پر جوڈیشل کمیشن بنا، جوزف کے سانحہ پر جوڈیشل کمیشن بنا، راولپنڈی کے سانحہ پر جوڈیشل کمیشن بنا لیکن کسی کی رپورٹ پر کچھ نہیں ہوا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ فوری طور پر وزیر اعلیٰ اور وزیر قانون کو مستعفیٰ ہونا چاہئے اور اس کے بعد proceedings چلنی چاہئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ استعفیٰ مانگ رہے ہیں یا کارروائی مانگ رہے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ جو نیا مقدمہ درج کیا گیا ہے اس سے حالات مزید خراب ہوں گے۔۔۔

جناب سپیکر: اگر جوڈیشل کمیشن بن چکا ہے تو یہ ویسے بھی contempt لگتی ہے اور ہم کسی contempt میں نہیں آنا چاہتے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ اس پر ایوان میں بحث کے لئے ٹائم مقرر کریں اور آج ہی اس پر بحث ہو، ایوان کی رائے لی جائے اور اس کے نتیجے میں کوئی لائحہ عمل طے کرنے کی ضرورت ہے۔ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ جو یہ کام چل رہا ہے یہ جمہوریت کی بقا کے لئے خطرناک ہو جائے گا اس لئے یہ serious معاملہ ہے ہم بھی concerned ہیں، یہ سارے concerned میں پورے پنجاب اور پاکستان کی عوام concerned ہے اور اس کی طرف دیکھ رہی ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں آپ تمام نے یہاں بیٹھ کر ان کے لئے دعائے مغفرت کی اور تمام ایوان نے اس پر افسوس ظاہر کیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کیا آپ مجھے بولنے نہیں دیں گے؟

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ اسے criticize کرنا چاہتے ہیں۔ کوئی طریقہ بنائیں یہ تو اچھی بات نہیں ہے۔ جس دن آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس آئے گا تو پھر میں دیکھوں گا لیکن یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ اب بجٹ پر بحث ہے اگر اس پر بحث کرنی ہے تو بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ اسے out of turn لے لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم پنجاب اسمبلی میں اس واقعے پر بات کیوں نہیں کر سکتے اور وزیر اعلیٰ صاحب پچھلے تین دن سے ایوان میں کیوں نہیں آ رہے؟ ان کو ایوان میں بلائیں۔

جناب سپیکر: کیا سپیکر کسی معزز ممبر کو زبردستی کہہ سکتا ہے کہ آپ ایوان میں ضرور آئیں۔ وہ اور آپ سب independent ہیں۔ آپ صبح سے کدھر تھے؟ آپ کی یہاں پر غیر حاضری موجود ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ ہمیں بولنے کی اجازت کیوں نہیں دے رہے۔ سندھ اسمبلی اور خیبر پختونخوا میں اس حوالے سے بات ہوئی ہے تو پنجاب اسمبلی میں کیوں نہیں ہو سکتی؟

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ ایسا نہ کیا کریں۔ وزیر اعلیٰ ان کے ساتھ آپ سے زیادہ ہمدردی رکھتے ہیں۔ میں نے ٹیلیویژن پر دیکھا اور اخبارات میں پڑھا ہے۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے اور
"لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی" کی نعرے بازی کرنے لگے)

دیکھیں، میں آپ کی توجہ Rule-42 کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ اس کے مطابق بجٹ پر discussion کے علاوہ کوئی اور business take up نہیں کیا جا سکتا۔ آپ اس rule کو پڑھ لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ تو dictatorship ہے۔ آپ rules suspend کر لیں۔

جناب سپیکر: اس طرح rules suspend نہیں ہو سکتے اس کا ایک طریق کار ہے۔ آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ دیکھیں، میری بات سُنیں۔ آپ وزیر قانون کو آنے دیں۔ صبح وزیر قانون آ جائیں گے تو ہم اُن کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں گے۔ قائد حزب اختلاف، میں اور آپ مل بیٹھ کر اس بارے میں وزیر قانون کے ساتھ بات کر لیں گے۔ اگر آپ آنا چاہیں تو آ جائیں اور نہ آنا چاہیں تو آپ کی مرضی ہے البتہ میں آپ کو کل ضرور call کروں گا۔ ہم مل بیٹھ کر اس معاملے کو settle کرنے کی کوشش کریں گے۔ آپ کی جو جو تجاویز ہیں وہ ان تک پہنچائیں گے۔ یہ بات آپ کے فائدے میں ہے۔ میرا اس میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میں آپ کو موقع دے رہا ہوں، میں آپ کو بجٹ پر بحث کے لئے دعوت دے رہا ہوں اور اگر آپ بات نہیں کرنا چاہتے تو پھر آپ کی مرضی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید) جناب سپیکر! یہ بجٹ سے زیادہ اہم مسئلہ ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ یہ قواعد کی معطلی کا نوٹس دیں اور اس کے اُوپر رائے شماری کروالی جائے۔ ہم نے قانون اور قواعد و ضوابط کے مطابق چلنا ہے۔

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید صاحب! آپ کے بنائے ہوئے rules کے مطابق ہی میں چل رہا ہوں۔ آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ میں نے آپ کو suggest کیا ہے لہذا اس کے مطابق چلیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر سندھ اسمبلی میں اس واقعہ پر بات ہو سکتی ہے تو پھر یہاں پنجاب اسمبلی میں کیوں نہیں ہو سکتی؟

جناب سپیکر: آپ تو بات سُننے کی ہمت نہیں رکھتے۔ آپ کے روّیہ پر مجھے بڑا افسوس ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے صرف یہ بتا دیں کہ کس کے کہنے پر پولیس نے فائرنگ کی تھی، وہاں پر مجسٹریٹ تو موجود نہیں تھا تو پھر کس کے حکم سے گولی چلائی گئی؟

جناب سپیکر: آپ کی یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ اب میں مخدوم ہاشم جواں بخت کو floor دے رہا ہوں کہ وہ بجٹ پر بحث کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہمارے ساتھ discrimination ہو رہی ہے۔ مجبوراً ہمیں walkout کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر: مہربانی کر کے ایسا نہ کریں۔ میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ صبح وزیر قانون کی موجودگی میں اس پر بات ہو جائے گی۔ اس وقت آپ بجٹ پر بحث کریں۔ آپ کے بنائے ہوئے rules بجٹ کے علاوہ کسی اور موضوع پر بات کرنے کی اجازت نہیں دیتے لہذا آپ ان rules کے مطابق چلیں۔ آپ مہربانی کر کے ماحول کو خراب نہ کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم ماحول کو خراب نہیں کرنا چاہتے لیکن آپ ہماری بات تو سُنیں۔ ہمیں بات کرنے کا موقع تو دیں۔ ہماری زبان بندی کیوں کی جا رہی ہے؟

جناب سپیکر: میں کہتا ہوں کہ صبح وزیر قانون سے آپ کی بات کا جواب لیں گے۔ آج وہ یہاں موجود نہیں ہیں۔ ہمیں ان کے ساتھ ہمدردی ہے اور جس کے ساتھ بھی زیادتی ہو گی ہماری ہمدردی اس کے ساتھ ہو گی۔ آپ مہربانی فرمائیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ہم نے جو توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے اس پر کل کا time fix کر دیں۔

جناب سپیکر: میں rules کے مطابق دیکھوں گا اور اگر rules اجازت دیں گے تو پھر میں آپ کو بات کرنے کی اجازت دوں گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کل یہاں ایوان میں شُہداء کا مذاق اُڑایا گیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم حکومت کے اس روّیہ کے خلاف احتجاجاً ایوان سے پانچ منٹ کے لئے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: معزز ممبران! آپ واپس تشریف لے آئیں۔ جی، مخدوم صاحب!

مخدوم ہاشم جواں بخت: جناب سپیکر! اس مالی سال کے بجٹ کی انفرادی نوعیت کے لحاظ سے میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ اس کو A step in stone سمجھا جائے۔۔۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ حسب روایت آپ کسی منسٹر یا معزز ممبر کو بھیج دیں تاکہ وہ حزب اختلاف کے معزز ممبران کو واپس ایوان میں لے آئیں۔ آج winding up speech بھی ہے لہذا مناسب یہی ہے کہ حزب اختلاف کے ساتھیوں کو واپس بُلایا جائے۔

جناب سپیکر: میں جناب خلیل طاہر سندھو، ملک محمد اقبال چنڑ، چودھری محمد شفیق اور میاں یاور زمان سے کہوں گا کہ وہ جاکر حزب اختلاف کو ایوان میں واپس لائیں۔ جی، مخدوم ہاشم جواں بخت صاحب!

مخدوم ہاشم جواں بخت: جناب سپیکر! اگر House decorum میں ہو گا تو پھر ہی میں تقریر کر سکوں گا۔

جناب سپیکر: خاموشی اختیار کریں۔

Order please. Order in the House.

سالانہ بجٹ بابت سال 15-2014 پر عام بحث

(---جاری)

مخدوم ہاشم جواں بخت: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے کہ مجھے بجٹ پر بات کرنے کے لئے وقت دیا۔ میں اس بجٹ کی انفرادی نوعیت کے بارے میں یہ بات کر رہا تھا کہ اس میں اگلے چار سالوں کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ ہمیں Medium Term Development Framework یہ بتاتا ہے کہ 2018 تک ہم نے اپنے صوبے کی جی ڈی پی کو آٹھ فیصد پر لے کر جانا ہے۔ ہم نے اپنے لوگوں کو ہر سال پانچ لاکھ نوکریاں دینی ہیں اور ان کو اپنے vocationally trained workforce کے اندر لے کر آنا ہے۔ یہاں پر youth کا بڑا ذکر کیا جاتا ہے۔ یہاں پر youth bulge and youth dividend کی بات ہو رہی ہے۔

MR SPEAKER: Order in the House.

چودھری صاحب! اپنی سیٹ پر جائیں۔ جی، مخدوم صاحب!

مخدوم ہاشم جواں بخت: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہم جس youth کی بات کرتے ہیں اُس کو باقی ممالک میں golden era کہتے ہیں جس کے ذریعے قومیں اپنی تقدیر کو بدلتی ہیں۔ میں youth کی میٹنگز میں شریک ہو کر اور آج کے بجٹ کو دیکھتے ہوئے یہ کہوں گا کہ حکومت میں ایک

cognizance ہے کہ ہم نے اس youth کو ایک workforce کا حصہ بنانا ہے۔ اگر ہم اپنی youth کو workforce کے اندر لے آئے تو یقیناً یہ ملک ترقی کی طرف ضرور گامزن ہو گا۔ صرف 8 percent GDP Growth, achieve کرنے کے لئے ہمیں وسائل بھی چاہئیں۔ اگر ہم اپنے revenue کو دیکھیں تو on the federal grant ہماری ایک بڑی significant reliance ہے لیکن ایک cognizance ہے کہ ہم نے پنجاب کے اندر اپنی receipts کو بڑھانا ہے اس لئے پنجاب حکومت، محکمہ خزانہ اور خاص طور پر PRA ایک بڑا ہی اہم ادارہ بن سکتا ہے، یہ Provincial FBR ضرور بن سکتا ہے۔ محکمہ خزانہ سے میرا ایک سوال ضرور ہے کہ اس کو مزید مثبت، مزید طاقت ور اور مزید بہتر کرنے کے لئے ہم کیا اقدامات لے رہے ہیں؟ کیا capacity building کر رہے ہیں؟ ہمارے لئے یہ ایک بڑا ضروری پہلو ہے جس کے ذریعے ہم خود اپنے generate financial revenues کر سکیں گے۔

جناب سپیکر! اگر آپ اس بجٹ کو دیکھیں تو جہاں broadening of the tax base پر focus کیا گیا ہے وہاں پر اُس کو towards luxury tax, pro poor budget کیا گیا ہے تاکہ

People who can afford should contribute more. That is very interesting and a positive aspect of this budget.

جناب سپیکر! میں اپنی تقریر کے آخر میں تھوڑا سا جنوبی پنجاب کے حوالہ سے بات کرنا چاہوں گا۔ اس بجٹ میں ذکر ہو رہا ہے کہ اس سال جنوبی پنجاب کو پچھلے سال کی نسبت آبادی کے حساب سے 4 فیصد زیادہ حصہ ملا ہے۔

This is very important to brisk to regional disparity which exists between the various regions of the Punjab. This is very very positive development.

جناب سپیکر! ہم نے اس بجٹ کو missing facilities and education کے لحاظ سے بھی دیکھا ہے۔ رحیم یار خان میں آئی ٹی یونیورسٹی آ رہی ہے، کالجز آ رہے ہیں، missing facilities میں South Punjab کو زیادہ فنڈز disproportionately دیئے گئے ہیں۔ اگر آپ وہاں پر financial utilization دیکھیں گے تو اس بار وہ بھی انتہائی اچھی آئی ہے اور انشاء اللہ Finance Department اور Education Department, Planning & Development

سے بھی میری یہ گزارش ہوگی کہ یہ سال جو upgradations کا سال رکھا جا رہا ہے، اس سال missing facilities کی مد میں دوبارہ پیسے دیئے جا رہے ہیں تو اس میں ہمیں South Punjab پر ضرور focus رکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک بار دوبارہ اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم نے اس بجٹ کو اس مالی سال کے لئے سوچنا ہے تو یہ اس بجٹ کی اصلی ترجمانی نہیں ہے، یہ ایک foundation ہے جس کو ہم انشاء اللہ 2018 میں 8 percent GDP growth تک لے کر جائیں گے اور ہم اس target کو ضرور achieve کریں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شاباش۔ جی، ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ بجٹ 15-2014 ان نامساعد حالات میں بھی پنجاب کی تاریخ کا بہترین بجٹ ہے جو اندھیروں کو دُور کرنے کا بجٹ ہے، یہ نویدِ سحر کا بجٹ ہے اور یہ کشکول کو توڑ دینے کا بجٹ ہے۔ بہترین بجٹ وہ ہوتا ہے جس میں اخراجات کے ساتھ ساتھ آمدنی کو بڑھانے کے لئے وسائل کو بھی بروئے کار لایا جائے۔ اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے visionary وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن نے affordable لوگوں پر ٹیکس لگایا ہے تاکہ revenue generate ہو اور اُس سے آمدن میں اضافہ ہو تاکہ ہم وہ رقم اپنی غریب عوام پر صرف کر سکیں۔

جناب سپیکر! پاکستان کی معیشت میں زراعت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کاشتکاروں کو سہولیات فراہم کرنے کے لئے 14۔ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ کسان بھائیوں کو اعلیٰ قسم کی کھاد ارزاں نرخوں پر مہیا کرنے کے لئے 5۔ارب روپیہ کی سبسڈی دی گئی ہے تاکہ پنجاب میں زیادہ سے زیادہ فصلیں کاشت کی جا سکیں اور کسان کے فائدہ کے ساتھ ساتھ عوام کو ارزاں نرخوں پر وہ چیزیں مہیا ہو سکیں گی۔

جناب سپیکر! سب سے زیادہ توجہ کی بات یہ ہے کہ دنیا کا سب سے بڑا نہری نظام پنجاب میں ہے۔ اس میں rivers and link canals ہیں اور زمینوں کو سیراب کرنے کے لئے نہریں ہیں۔ موجودہ حکومت نے نہروں کی بحالی اور مرمت کے لئے اس بجٹ میں 50۔ارب 80 کروڑ روپیہ کا بجٹ مختص کر کے تنقید کرنے والوں کو حیرت زدہ کر دیا ہے۔ آج تک کسی سابقہ حکومت نے نہری پانی پر غور ہی نہیں کیا اور ہمارے وزیراعلیٰ کا یہ وژن ہے کہ اگر پانی ہی نہیں ہوگا تو فصلیں کیسے اگائی جائیں گی؟ پنجاب

سب سے بڑا صوبہ ہے جو تمام صوبوں کو زرعی اجناس فراہم کرتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے ڈیموں کی تعمیر کے لئے خطیر رقم مختص کی گئی ہے اس سے نہ صرف بجلی کا مسئلہ حل ہو گا بلکہ وافر مقدار میں پانی بھی مہیا ہو گا کیونکہ ان ڈیموں سے 12 مہینے فصلوں کو پانی فراہم کیا جا سکتا ہے پانی کی اس وافر فراہمی سے ہماری معیشت مضبوط ہو گی اور مضبوط پنجاب مضبوط پاکستان کی ضمانت ہے۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت کی ترجیح یہ ہے کہ خواتین کو empowerment دی جائے اس لئے خواتین کو آئندہ internship میں لانے کے لئے ایک ارب 84 کروڑ روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ مائیکرو فنانس کے ذریعے دیہاتی علاقوں اور شہری خواتین جو medium enterprises کے طور پر کام کرنا چاہیں انہیں بلاسود قرضے جاری کئے جا رہے ہیں تاکہ cottage industry develop ہو اور ہماری export زیادہ سے زیادہ ہو سکے۔

جناب سپیکر! حکومت نے 121۔ارب 80 کروڑ روپیہ کا بجٹ صحت کے لئے مختص کیا ہے کیونکہ ہمارے وزیر اعلیٰ کا یہ mission ہے کہ ہر شہری کو doorstep پر health care facility provide کی جائے۔ Teaching Hospitals میں latest equipments کی فراہمی، DHQ Hospitals کو upgrade کرنا اور وہاں پر latest equipments کی فراہمی ہماری اوّلین ترجیح ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ research کو develop کیا جا رہا ہے اور Transplant Liver and Kidney Centres بنائے جا رہے ہیں۔ آپ کو معلوم ہو گا کہ diabetes اور hypertension کی وجہ سے گردے اور جگر کے failure مریض بہت زیادہ تعداد میں بڑھ رہے ہیں۔ جب پنجاب میں Transplant Centre قائم ہو گا تو لوگ باہر جانے کی بجائے یہیں سے اپنا علاج معالجہ کرائیں گے۔ ہمارے لوگ انڈیا میں جا کر ایک ایک کروڑ روپیہ خرچ کرتے ہیں یہاں پر اب کم پیسوں میں اُن کا علاج ہو گا اور سعودی عرب وغیرہ کے لوگ اس مرض کے علاج کے لئے باہر کے ممالک میں جاتے ہیں تو وہ لوگ بھی پنجاب میں آ کر اپنا علاج معالجہ کرائیں گے تو ہمارا revenue بھی بڑھے گا۔

جناب سپیکر! ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف کا عزم اس ملک سے اندھیروں کو دُور کر کے اس ملک کو دنیا کی صف اوّل میں لانا ہے جس کے لئے میں وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کی کاوشوں کو سلام پیش کرتی ہوں۔ میں آخر میں ایک شعر وزیر اعظم کی نذر کرتی ہوں:

دھرتی سے ایک وعدہ کیا اور ہستی بھول گیا
ارضِ وطن کی کھوج میں ایسے نکلا دل کی بستی بھول گیا

اس بُھول پر سارے خزانے جیسے اپنے وطن پر نچھاور کر دیئے
اے ارضِ پاک تُو سلامت رہے

پاکستان زندہ باد!

جناب سپیکر: مہربانی شکریہ۔ حاجی ملک محمد وحید صاحب!

حاجی ملک محمد وحید: نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔اما بعد فاعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آج سب سے پہلے سانحہ ماڈل ٹاؤن جس میں جانی نقصان ہوا ہے تو ہم ان کے لواحقین کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں۔ اگر ان کے لواحقین کو انصاف کی توقع ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں بھی امید ہے کہ میاں محمد شہباز شریف کسی سے ناانصافی نہیں کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس واقعہ پر جوڈیشل کمیشن تشکیل دیا گیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اللہ کے فضل و کرم سے مسلم لیگ(ن) کا کبھی وتیرہ رہا ہے، کبھی گولی لاٹھی کی سرکار بنے ہیں اور نہ بنیں گے۔ جنہوں نے اس واقعہ میں نااہلی اور کوتاہی برتی ہے انشاء اللہ وہ سزا کے ضرور مستحق ہوں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ ختم کرکے ایوان واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ کو بعد میں وقت دیتے ہیں۔ ہم اپوزیشن کو welcome کہتے ہیں اور پہلے چودھری محمد شفیق صاحب کی بات سنتے ہیں۔ جی، چودھری صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! آپ کی ہدایت پر ہم قائد حزب اختلاف اور ممبران حزب اختلاف کے پاس گئے تھے۔ ان کی بڑی مہربانی ہے کہ وہ تشریف لائے ہیں۔ ہم ان کو welcome کہتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کا بھی شکریہ اور ان کا بھی تشریف آوری پر بہت شکریہ۔

وزیر امداد باہمی(ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ہم سب نے مل کر قائد حزب اختلاف اور سردار صاحب کو request کی تھی۔ قائد حزب اختلاف اور ممبران حزب اختلاف ایوان میں آ گئے ہیں۔ ان کی مہربانی ہے۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کا شکریہ۔ میں معزز ممبران جو اِدھر بیٹھے ہیں یا اُدھر بیٹھے ہیں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے ہمیں بھیجا۔ میاں محمودالرشید صاحب اور باقی دوستوں سے Call regarding Attention Notice پر بات ہوئی ہے تو آپ نے جو فیصلہ فرمایا ہے کہ کل لاء منسٹر صاحب آ جائیں گے تو پھر اس معاملہ کو قانون کے مطابق دیکھ کر take up کریں گے۔

جناب سپیکر: اس کے لئے آپ کو rules suspend کرنا پڑیں گے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! وہ کل کی بات کر رہے ہیں۔ لاء منسٹر صاحب کل آ جائیں گے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ حاجی ملک محمد وحید صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا تھا کہ انشاء اللہ انصاف ملے گا اور ضرور ملے گا۔ اب میں بجٹ پر آتا ہوں کہ ایک ہزار ارب روپے کا بجٹ ایک تاریخ ساز بجٹ ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے میں میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اس دور میں جب دہشت گردی اور بدامنی جس کے نتیجے میں میرے قائد میاں محمد نواز شریف نے جو اہم فیصلہ کیا اور شمالی وزیرستان میں آپریشن کا آغاز کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ماضی کی یاد کو تازہ کرتے ہوئے جب پاکستان کو میاں محمد نواز شریف نے ایٹمی قوت کا حامل پاکستان بنایا تھا اور مرد آہن کی طرح شمالی وزیرستان کا فیصلہ کر کے انہوں نے ایک تاریخ رقم کی ہے اللہ کے فضل و کرم سے اسی طرح پنجاب میں ایک ہزار ارب روپے کا بجٹ پیش کر کے ان سیاسی پنڈتوں اور ان سیاسی بہروپیوں اور ان لوگوں کو جو پرویز مشرف کی گود میں بیٹھ کر بنی پتنگیں لوٹتے رہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! بجٹ پر آئیں۔

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! اب ان کی نیندیں حرام ہو گئی ہیں اور ان کو یہ بجٹ ناگوار گزرا ہے جس پر یہ بار بار ایوان سے اٹھ کر جانا اور بار بار ایوان کی تذلیل کرنا۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order please, order in the House.

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! ان کو میاں محمد شہباز شریف کیونکر اچھا لگے گا جس نے اندھیروں کو ختم کرنے کی بنیاد رکھی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ذرا صبر اور برداشت کریں ابھی تو نندی پور کا بٹن دبایا ہے اور 95 میگاواٹ بجلی سسٹم میں شامل ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح بہاولپور میں قائداعظم سولر پارک پراجیکٹ کا افتتاح کیا گیا ہے۔ یہ ان کو ناگوار گزرا ہے۔ اسی طرح فیصل آباد اور ساہیوال میں 1620 میگاواٹ کے جو پراجیکٹ شروع ہوئے ہیں وہ ان کو ناگوار گزرے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! آگے بات کروں گا کہ ان کے لئے دانش سکول سسٹم بھی ایک ڈراؤنا خواب ہے۔ ان کو تعلیم پر دیا گیا بجٹ ناگوار گزرا ہے کیونکہ جب قوم ترقی کرے گی اور اللہ کے فضل و کرم سے ان غریبوں کے لئے جب میاں محمد شہباز شریف کام کریں گے تو ان کو وہ کام کیوں اچھے لگیں گے، وہ ان کو اچھے نہیں لگیں گے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ آپ ایسی بات نہ کریں۔

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! فنی تعلیم کے پروگرام سے 20 لاکھ افراد فائدہ اٹھائیں گے۔ اس کے علاوہ missing facilities پر جو کام ہو رہا ہے۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن پر کام ہو رہا ہے اور اسی طرح ایک لاکھ اساتذہ کو جو میرٹ پر نوکریاں ملیں گی وہ ان کو ناگوار گزرے گا لیکن میاں محمد شہباز شریف یہ کام ضرور کریں گے اور کر کے دکھائیں گے۔

جناب سپیکر! اب میں صحت پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! time is over آپ کی مہربانی اب تشریف رکھیں۔ جناب عبدالرؤف مغل صاحب!

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! شکریہ

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! مجھے تھوڑا سا وقت دے دیں، میں نے ابھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب عبدالرؤف مغل صاحب! اب میں نے floor اُن کو دے دیا ہے لہذا اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر خیالات کے اظہار کا موقع دیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ لاہور میں جو واقعہ ہوا ہے وہ قابل مذمت ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: اگر یہ بھی اس واقعہ کے اوپر بات کریں گے تو ہم بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ کیسے کسی کو روک سکتے ہیں؟ جی، آپ بات کریں۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! میں اپنے اپوزیشن کے ممبران سے گزارش کروں گا کہ جونہی یہ بجٹ یہاں وزیر خزانہ کی طرف سے پیش کیا گیا تو ایک strategy کے طور پر انہوں نے پہلے ہی طے کر لیا تھا کہ ہم نے بجٹ سننا ہے اور نہ اسے پڑھنا ہے۔

جناب سپیکر: مغل صاحب! آپ اپنی بات کریں۔ اس چیز کو چھوڑیں۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! میں اپنی بات کروں گا کہ بجٹ جس کے mobilization سے لے کر expenditure تک ایک ایک چیز پر بیسیوں meetings منعقد ہوئیں اور انتہائی غور و خوض کے ساتھ اس کو تیار کیا گیا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ وہ طبقہ جو پنشن یافتہ ہے جن کی کوئی organization یا association نہیں ہے جن کی آواز سننے والا کوئی نہیں ہے اُن کی پنشن میں سو فیصد اضافہ کیا گیا ہے اور اُن کی آواز کو سنا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس دفعہ GDP میں اضافے کا جو target حکومت پنجاب نے دیا ہے جو حالیہ 4.8 فیصد ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ سال کے اختتام پر یہ بڑھ کر 5.5 فیصد ہو جائے گا جس سے پنجاب کے سسٹم میں، پنجاب کے لوگوں کی سہولیات اور روزگار میں اضافہ ہوگا۔ پنجاب کی تیز رفتار ترقی کے لئے میاں صاحب نے جس طرح electricity کے power projects پر ہر روز بے بہا کام کرتے ہوئے کوشش کی ہے اور سات مہینے کے اندر اندر ایک نشان کے طور پر 95 میگاواٹ کا پہلا پراجیکٹ چالو ہو گیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ باقی projects بھی توقع کے مطابق اور کوششوں کے ساتھ جلد از جلد تیار ہوں گے۔ مسائل بہت ہیں۔ 11۔ اکتوبر 1947 کو سول، نیول اور ائر فورس کے افسران کو بانی پاکستان قائداعظمؒ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ کیا ہم بھاری ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اور مشکلات پر قابو پانے کے لئے تیار ہیں کیونکہ ہمارے دشمنوں نے ہماری مشکلات بڑھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ یہ ہماری بقاء کے لئے ایک چیلنج ہے اگر ہمیں بطور ایک قوم کے زندہ رہنا ہے تو ہمیں اپنے عزم اور توانائیوں کو بھرپور طریقے سے کام میں لانا ہوگا۔ اس باوقار ایوان میں ہم دس کروڑ عوام کے نمائندے نیک نیتی کے ساتھ یہ عہد کریں کہ ہم پنجاب کو آگے لے جانے کے لئے صمیم قلب سے کوشش کریں گے۔ یاد رکھئے کہ:

ایسی کوئی دنیا نہیں افلاک کے نیچے
بے معرکہ ہاتھ آئے جہاں تختِ جم و کے

جناب سپیکر! جس زبردست کوشش اور تگ و دو کے ساتھ چیف منسٹر پنجاب اور ان کی ٹیم کوشش کر رہی ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری بد قسمتی ہے کہ ہمارے ساتھی جو اپنے آپ کو اس وقت اپوزیشن کا کردار نبھانے کی ذمہ داری سے ہٹ کر اس کو سبوتاژ کرنے اور رکاوٹ بننے میں لگے ہوئے ہیں اور کوئی دن ایسا نہیں جاتا جس دن یہاں پر بائیکاٹ یا protest نہ ہو۔ باخدا ہمیں منفی روّیے چھوڑ کر مثبت روّیے اپنانے چاہئیں۔ آپ اچھی تجاویز دیں جن کو اس بجٹ میں شامل کیا جائے تاکہ کوئی کمی بیشی رہ گئی ہے تو اس کو پورا کیا جائے۔ میں خلوصِ نیت کے ساتھ اپنی حکومت سے کہوں گا کہ اس میں اگرچہ اپوزیشن بھی یہی کہتی ہے لیکن میں نیک نیتی کے ساتھ یہ کہوں گا کہ میرٹ پر سی پی او، ڈی پی او، ایجوکیشن سے متعلقہ ڈائریکٹر کالجز، ڈی پی آئی پنجاب اور ڈی او ہیلتھ وغیرہ سب کی میرٹ پر تعیناتی کی جائے تاکہ وہ result دیں۔ ایجوکیٹرز بھرتی کرنے میں کوئی سفارش نہ ہو۔ میں جاتے جاتے وزیر خزانہ کی توجہ کے لئے ایک بات ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ جو 10۔ارب روپے ڈی اے پی کھاد پر subsidy دی گئی ہے اور 14۔ارب روپے فاسفیٹ کھادوں اور پوٹاش پر دی گئی ہے، خدارا کوشش کریں کہ درمیان میں وہ ضائع نہ ہو جائے۔ وہ subsidy غریب کسان تک پہنچے اور اس کے ہاتھوں تک جائے۔۔۔

جناب سپیکر: مغل صاحب! ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ پلیز تشریف رکھیں۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ کھادوں پر subsidy دینے کے بعد جو اس کی price نکلی ہے اس کو bags پر پرنٹ کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ محمد عارف سندھیلہ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں۔ شیخ صاحب! آپ کی بڑی مہربانی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آج آپ پوائنٹ آف آرڈر دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ ملک محمد احمد خان صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے بہت ضروری بات کرنی ہے۔ میں نے آپ کو آپ کا وعدہ یاد دلانا ہے۔

جناب سپیکر: میرے ساتھ آپ علیحدہ مل لیں میں آپ کو ٹائم دے دوں گا لیکن ایوان کا ٹائم ضائع نہ کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وہ ایوان میں آپ کا وعدہ تھا۔

جناب سپیکر: چلیں، ملک احمد خان صاحب کی تقریر کے بعد دیکھتے ہیں کیونکہ میں نے اب اُن کو floor دے دیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کے لئے موقع دیا۔ بلاشبہ وزیر خزانہ، ان کی ٹیم اور چیف منسٹر کا جو vision ہے یہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اس بجٹ میں پہلی بار ایک نئی روایت قائم کی گئی ہے کہ اگلے چار سال کی منصوبہ بندی کے طور پر بھی اسے لیا جائے گا۔ میری گزارش یہ ہوگی کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد کم و بیش اٹھارہ وہ محکمے جو وفاق کے پاس تھے وہ اٹھارہویں ترمیم کے consequence میں صوبے کے پاس آ گئے۔ ہم پنجاب اسمبلی میں دیکھ رہے ہیں کہ آج تک ان اٹھارہ محکموں کی سٹینڈنگ کمیٹیوں کے Rules at power with National Assembly نہیں ہو سکے۔ Parliamentary oversight کا وہ concept جو قومی اسمبلی میں available تھا آپ کے پاس صوبہ پنجاب کی اس اسمبلی میں آج available نہیں ہے جس کا direct نقصان یہ ہوگا کہ آج بجٹ کے process میں جو آپ نے اپنی تمام سمتیں مقرر کیں آپ کی Parliamentary oversight اس کے اندر missing رہے گی۔ وزیر موصوف تو یہاں نہیں ہیں جبکہ پارلیمانی سیکرٹری بیٹھے ہیں تو this is very important کہ اس اسمبلی کے floor پر کھڑے ہو کر کوئی بات غیر آئینی اور Rules سے ہٹ کر نہیں کر سکتے۔ اٹھارہویں ترمیم کا یہ تقاضا ہے کہ فی الفور جتنی جلدی ہو سکے at power with National Assembly ان سٹینڈنگ کمیٹیوں کے Rules کے اندر ترمیم کی جائے اور وہ اختیارات ان کمیٹیوں کو دیئے جائیں تاکہ جو بجٹ کے اندر اس کی اصل روح ہے وہ پوری ہو سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری دوسری آپ سے یہ گزارش ہوگی کہ اگر ہم comparative study بھی کریں جیسے اُس دن عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ نے بھی بڑا اچھا اور خوبصورت تقابلی جائزہ آپ کے سامنے رکھا۔ Millennium Development Goals کی achievement آپ کی حکومت پر ایک فرض ہے اور حکومت پنجاب اس کی signatory ہے۔ Millennium Development Goals کی achievement کے لئے ہم نے کچھ sign کئے ہیں۔ بجٹ کے اندر poverty alleviation and school enrolment کے لئے ایک خطیر رقم رکھی گئی۔ اس کے اندر ہم ہیلتھ کے issues یعنی child mother mortality rate کو دیکھیں گے جس کے لئے بھی ایک خطیر رقم رکھ دی

گئی۔ آپ نے total Millennium Development Goals بھی achieve کرنے ہیں مگر وہ بھی Parliamentary oversight کے بغیر نہیں ہو سکیں گے۔ اس کے لئے بھی ضروری ہے کہ پارلیمنٹ کے role کا تقاضا جو یہ بجٹ کرتا ہے آپ اس کے لئے پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ کو حکم فرمائیں کہ وہ مہربانی کر کے اس پر important note لیں۔ میری آپ سے دوسری درخواست یہ ہو گی کہ میں نے ان دو باتوں کی نشاندہی اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے کی ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کا vision، ان کی انتھک محنت، ان کی دن رات کی کاوش اور صوبہ پنجاب کے غریب عوام کی حالت بدلنے کے لئے اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے کی محنت بھی ہے لیکن جب تک یہ forum in line نہیں ہو گا تب تک اس میں achievements لینی مشکل ہوتی رہیں گی اور آپ کو ان چیلنجز کو قبول کرنے کے لئے stuck of کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ درخواست ہو گی کہ Millennium Development Goals پر آج میں چیئر مین پلاننگ ڈویلپمنٹ اور وزیر خزانہ کو اس بات پر مبارکباد دیتا ہوں کہ بجٹ تقریر میں انہوں نے اس کو address کیا، revolutionize کر رہے ہیں ٹرانسپورٹ کا سسٹم اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ پانچ بڑے شہروں کے اندر ٹرانسپورٹ کے نظام میں انقلابی تبدیلی آئے گی جس پر یہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ آج یہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کو، آپ کے سامنے دو روز قبل لاہور جیسے شہر کے اندر جو واقعہ پیش آیا جس کے آپ بھی گواہ ہیں اور میں بھی گواہ ہوں۔ ہوم سیکرٹری کے پاس وہ کنٹرول ہوتا جو آئین کا تقاضا ہے اور آپ نے لاء میں ترمیم کر دی ہے اس کو implementation کے لئے پھر پارلیمنٹری role چاہئے۔ آج پولیس آرڈر 2000 میں amendment ہو چکی ہے جس کے اوپر آپ کا finance control ثابت ہونا چاہئے، پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں پولیس کی reports واپس آنی چاہئیں کہ اربوں روپے کا جو بجٹ ہم انہیں دیتے ہیں اس کا مصرف کیا ہے؟ کیا وہ اس کے اوپر وہاں بیٹھ کر ایسی strategy نہیں بنا سکتے جس کے ساتھ پلاننگ clear ہو سکے اور ہر بات کا مورد الزام چیف منسٹر ایسے نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ یہ جو تین باتیں میں نے پانچ منٹ میں عرض کر دیں، اگر ہم ایک consistent policy کے ساتھ اگلے چار سالوں کے لئے بنائی گئی اس فاؤنڈیشن پر عمل پیرا ہو گئے تو انشاء اللہ تعالیٰ آنے والے چار سالوں تک جب ہم اپنی اس اسمبلی کے

tenureکا آخری بجٹ دے رہے ہوں گے تو جو چیف منسٹر پنجاب عندیہ دے رہے ہیں کہ جی ڈی پی edgeکو increaseکرے گا انشاء اللہ العزیز، ضرور increaseکرے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: حاجی وحید اصغر ڈوگر صاحب!

جناب وحید اصغر ڈوگر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو یہ بات عرض کرنا چاہوں گا کہ جو بات کی جا رہی ہے کہ اپوزیشن والوں نے بجٹ پڑھا ہی نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ گزشتہ سال کا بجٹ اور اس سال کا بجٹ Treasury Benchesسے کسی نے بھی نہیں پڑھا اور مجھے شک پڑتا ہے اور میں مثال سے ثابت کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پڑھ کر بیٹھے ہیں۔ آپ نے بھی پڑھا ہے اور انہوں نے بھی پڑھا ہے۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وائٹ پیپر میں زرعی انکم ٹیکس کا ذکر ہے کہ 25 ایکڑ پر returnجمع کروانا پڑے گی جبکہ A.I.T 2001 کے تحت شیڈول ایک میں 25 ایکڑ سے اوپر 50 ایکڑ تک sixth scheduleکے تحت زرعی انکم ٹیکس کاٹا جاتا ہے اور 50 ایکڑ سے زائد second schedule dealکرتا ہے جس کے تحت returnجمع کرانا پڑتی ہے۔ ان کے وائٹ پیپر کے صفحہ 8 پر 25 ایکڑ کا ذکر ہے جس سے اسسٹنٹ کمشنر یہ فائدہ اٹھاتے ہیں جو ان لوگوں سے رشوت لیتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ وہاں سے لے کر سیکرٹری خزانہ تک پہنچتی ہے۔ اگر انہوں نے پڑھا ہے تو اسے پچھلے سال ٹھیک کیوں نہیں کیا، اب یہ ٹھیک کر لیں، کیوں کرپشن کے لئے دروازے کھولتے ہیں؟ میرا خیال ہے کہ اس سوال کا جواب دینا بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ کہ کاروباری لوگوں کو تو N.T.Nنمبر جاری کیا جاتا ہے لیکن ہم زمیندار جو انکم ٹیکس دیتے ہیں تو ہمیں P.T.Nنمبر کیوں نہیں جاری کیا جاتا؟ ہمیں بھی یعنی پنجاب کے لوگوں کو بھی وہ سہولتیں ملنی چاہئیں۔ ہمارا انکم ٹیکس زبردستی کاٹا جاتا ہے، جب ہم اجناس فروخت کرتے ہیں تو اس وقت آڑھتی بھی کاٹتا ہے اور اس کے علاوہ مختلف جگہوں پر جیسے الیکٹریسٹی پر، موبائل پر بھی کاٹا جاتا ہے لیکن ہمیں جو ٹیکس دینا پڑتا ہے اس میں سے وہ منہا نہیں کیا جاتا۔ یہ پنجاب کے زمینداروں کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے اور پنجاب کے ساتھ بھی زیادتی ہے کہ وہ یہ claimکرے کہ یہ جو اربوں روپے کا ٹیکس ہے یہ وفاق سے واپس یہاں پر لایا جائے۔

جناب سپیکر! اب میں پچھلے بجٹ کا اس سال کے بجٹ کے ساتھ تقابل کروں گا۔ ریکارڈ پر موجود ہے کہ جو 7.5 بلین روپے انہوں نے سولر ٹیوب ویلوں کے لئے رکھا تھا، میں نے کہا تھا کہ

یہ infeasible ہے اور اب یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ ایک بھی سولر ٹیوب ویل نہیں لگا اور یہ سکیم انہوں نے ختم کر دی ہے۔ مزید ایک ارب 87 کروڑ روپے رکھا ہے جو ٹیوب ویلوں کے لئے بائیو منصوبہ بنایا ہے۔ میں اس ایوان میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ منصوبہ بھی not feasible ہے۔ کسی زمیندار کے پاس جو 12 ایکڑ سے کم ہے، 20/25 مویشی نہیں ہیں جو یہ ٹیوب ویل چلانے کے لئے ضروری ہیں تو میں انہیں یہی کہوں گا کہ یہ ایسے منصوبے نہ بنائیں جو feasible نہ ہوں اور پھر یہ پیسے میٹرو بس کے لئے لے کر جاتے ہیں اور زمینداروں کا پیسا شہروں میں لگایا جاتا ہے۔ میں یہی کہوں گا کہ اگر یہ پیسا صحیح جگہ پر نہیں لگا سکتے تھے تو واٹر فلٹریشن پلانٹس پر لگاتے۔ ان کے وزیر موصوف نے اپنی تقریر میں یہ admit کیا ہے کہ 60 فیصد بیماریاں گندے پانی کی وجہ سے لوگوں کو لگتی ہیں۔ انہوں نے پچھلی تقریر میں خود اپنے خطاب میں کہا ہے، یہ جو بنیادی ضرورت ہے یعنی صحت اور تعلیم بنیادی ضروریات ہیں۔ ٹرانسپورٹ ڈیڑھ لاکھ لوگوں کو آپ سہولت دے رہے ہیں اور اس پر اربوں روپے ضائع کر رہے ہیں۔

(اذانِ ظہر)

جناب سپیکر! میں ذکر کر رہا تھا کہ صرف راولپنڈی اور لاہور کی میٹرو بس کا پیسا واٹر فلٹریشن پلانٹس پر خرچ کرتے تو پنجاب کے دیہات میں جہاں 10 کروڑ آبادی میں سے 7 کروڑ کی آبادی ہے تو اگر وہاں پر واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے جاتے ہیں تو 33 ہزار دیہات میں سے ہر ایک دیہہ میں یہ واٹر فلٹریشن پلانٹ لگ جاتا۔ ہر دوسرا آدمی جو کہ ہیپاٹائٹس کا شکار ہے وہ اس سے بچ سکتا تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دس کروڑ لوگوں کو اس سے فائدہ ہونا تھا صرف ڈیڑھ لاکھ لوگوں کو فائدہ نہیں ہونا تھا لیکن ہمارے خادم اعلیٰ کو مغل بادشاہ کی طرح لال قلعہ اور تاج محل بنانے کی فکر ہے، عوام کی بہبود کے لئے، ان کی صحت کے لئے اور بنیادی ضرورت کے لئے انہیں کوئی فکر نہیں ہے۔ اگر یہ پیسا صحیح استعمال ہوتا تو صحت کا بجٹ بھی کم ہوتا کیونکہ جب لوگ کم بیمار ہوں گے تو صحت کے بجٹ کے لئے بھی کم پیسوں کی ضرورت پڑتی۔ میں یہ کہوں گا کہ اگر پاکستان کو بچانا ہے اور پنجاب کو بچانا ہے تو سب سے پہلے واٹر فلٹریشن پر توجہ دینی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں صرف پنجاب کے حوالے سے ایک بات کروں گا کہ وفاقی وزیر خزانہ نے پوسٹ بجٹ تقریر میں کہا ہے کہ ہم نے رینی کینال سندھ کے لئے پیسے رکھے ہیں، ہم نے کچھی کینال بلوچستان کے لئے پیسے رکھے ہیں اور پنجاب کے لئے کوئی پیسا نہیں رکھا اور انہوں نے یہ فخریہ انداز میں

کہا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ہم سب کے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ گریٹر تھل کینال کے لئے کوئی پیسے نہیں رکھے گئے۔ گریٹر تھل کینال سے پنجاب میں اور پاکستان میں جو انقلاب آنا تھا میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان میں کسی طور پر بھی زراعت کو پروان چڑھتے نہیں دیکھ سکتے۔ یہ سرمایہ دار پنجاب کے زمیندار کے حقوق کا استحصال کر رہے ہیں اور اس اسمبلی میں جو غیرت مند بیٹھا ہے اسے ضرور آواز اٹھانی چاہئے کہ وفاق کے وزیر خزانہ جب یہ فخریہ انداز میں کہیں کہ میں نے پنجاب کو کچھ نہیں دیا تو پنجاب کے عوام کے لئے یہ ڈوب مرنے کا مقام ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں پچھلے بجٹ کی بات کرتا ہوں، انہوں نے کہا کہ ہم نے 9 ڈیم شروع کئے ہیں جو سات ڈیم 30-06-2014 تک مکمل ہوں گے تو یہ مجھے کسی ایک کا نام بتادیں کہ انہوں نے کون سا ڈیم مکمل کیا ہے؟ شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو بٹھایا تو تھا لیکن آپ بار بار کھڑے ہو رہے ہیں۔ جی، فرمائیں۔ مہربانی کر کے کوئی ایسی بات نہ کریں۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔ میں کچھ نہیں کہتا۔

جناب سپیکر: پنجابی میں کہتے ہیں ناں کہ "سُر نہیں وگیا جی"۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ سے زیادہ کچھ نہیں کہتا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اسمبلی کا پچھلا پورا tenure بھی گزر گیا اور آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ پرائیویٹ چینلز کو کوریج کی اجازت دیں گے اور جب یہ tenure شروع ہوا تو آپ نے کہا اور پھر لاء منسٹر صاحب نے بھی کہا۔

(اس مرحلہ پر سیکرٹری اسمبلی کھڑے ہو کر جناب سپیکر کی طرف متوجہ ہوئے)

جناب سپیکر! ان کی باتوں میں نہ آئیں بلکہ آپ میری بات سنیں۔(قہقہہ)

جناب سپیکر: شیخ صاحب! اس حوالے سے میٹنگ رکھ رہے ہیں اور آپ بیٹھ جائیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ میری عرض سنیں کہ آپ خود اپنی کارروائی دیکھ لیں کہ یہ دس کروڑ عوام کے منتخب نمائندوں کا ایوان ہے اور جب ہماری پنجاب اسمبلی کی کارروائی چلتی ہے تو یقین کریں کہ ایسا لگتا ہے کہ جیسے تحریک پاکستان کی کوئی فلم چل رہی ہو۔ (قہقہے)

جناب سپیکر! ہماری representation اتنی weak ہے اور ہمارے مقابلے میں سندھ اسمبلی کی کارروائی دیکھ لیں یہ آپ کا ذمہ ہے جس طرح آپ ایک تاریخ رقم کر رہے ہیں آپ کا نام ایک عظیم سپیکر کے طور پر آنا چاہئے تو میری گزارش یہ ہے کہ پرائیویٹ چینل کو آنے دیں اور یہ اتنے لمبے funds کا مسئلہ نہیں ہے اگر آپ funds کی بات کریں گے تو میں آپ سے علیحدگی میں بیٹھ کر آج ہی settle کر دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، ہم آپس میں بیٹھ کر بات کر لیں گے بڑی مہربانی۔ next ہیں احمد علی خان دریشک صاحب!

جناب احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! میں درخواست کروں گا کہ میری speech کا وقت ایک گھنٹے کے بعد کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر ان کا وقت مجھے دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں ایسے نہیں ہوتا انہوں نے بولنا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے speech کرنی ہے۔ ملک محمد علی کھوکھر صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! سندھیلہ صاحب کا نام رہ گیا ہے، یہ ٹریفک میں پھنسے ہوئے تھے۔

جناب سپیکر: جی، وہ میں بول چکا ہوں، پہلے آپ نے سنا نہیں؟ یہ اُس وقت غیر حاضر تھے، اب یہ مکمل پیچھے جائیں گے۔ جی، ملک محمد علی کھوکھر صاحب!

ملک محمد علی کھوکھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں condemn کرتا ہوں لاہور واقعہ کی killing اور اس کے شر کے پیچھے جس کا بھی ہاتھ تھا اللہ کرے کہ ہم اُس کو کیفر کردار تک پہنچا سکیں۔ میں بہت مبارک دیتا ہوں وزیر خزانہ کو کہ انہوں نے اتنا بڑا development بجٹ پیش کیا اور سب سے زیادہ ہمارے لئے اطمینان کی بات یہ تھی کہ اُس میں 36 فیصد جنوبی پنجاب کے development کے لئے رکھا گیا ہے۔ اُس میں کیا پراجیکٹس ہیں اُن کی بحث تو چلتی رہے گی کہ پراجیکٹس کس نوعیت

کے ہیں، افادیت کیا ہے یہ تو وقت سے ہی پتا چلے گا لیکن جو اصل خوش آئند بات ہے کہ جنوبی پنجاب کی طرف focus آیا ہے یہ وسیب South Punjab کا اس کی اپنی کچھ values ہیں یہ جس کو ہم کہتے ہیں لج لحاظ والا، ادب وآداب والا، من مناوالا وسیب ہے اور اس کی ان values کو بڑے عرصہ سے exploit بھی کیا گیا ہے۔ مقامی لیڈر شپ بھی جن لوگوں کو ملیں کچھ نے بڑے اچھے کام کئے، کچھ نے totally wasted years ہمیں تحفے میں دیئے تو دیکھنے کی یہ چیز ہے کہ focus اور attention south Punjab کی طرف آیا یہ محرومیوں سے بھرا ہوا خطہ ہے اور یہ merit کرتا ہے اپنی طرف حکمرانوں کی attention کو یہاں ابھی بھی صاف پینے کا پانی basic needs کی کمی ہے، awareness کی کمی ہے، اس بجٹ میں مختلف چیزیں like Woman University in Multan, Medical Colleges in Muzafargarh and other areas ہیں far-flung areas so it shows کہ گورنمنٹ کا regime of the day کا focus ہے کہ وہ areas جو backward رہ گئے ہیں they should come up میں مشکور ہوں مسلم لیگ (ن) کی لیڈر شپ کا، میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کا انہوں نے اس چیز کا احساس کیا اور اپنے funds کو اُس طرف divert کیا۔ میں ساتھ ساتھ نشاندہی کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا سب سے valuable assets پنجاب کا Canal Irrigation System ہے اور یہ پہلی دفعہ خوش آئند بات ہے کہ اتنی بڑی خطیر رقم 50 بلین اُس طرف divert کی گئی۔ یہ system collapse ہونے کے قریب آرہا ہے canal کا اور زراعت کا سب سے بڑا cluster investment phenomena ہوتا ہے جتنا اس میں آپ investment کریں گے یہ آپ کو اُس سے بڑھ کر return دے گا، آپ اس میں investment کریں گے اتنی ہی ہماری زراعت پھیلے گی اور نئے command areas میں آئیں گے۔ آپ کی زراعت yields out put جو ہیں وہ enhance ہوں گی اور already ہم ایک irrigation starvation کی طرف جارہے ہیں تو جتنا ہم اس پانی کو harvest کر کے فیلڈ پر لائیں گے اُس میں invest کریں گے ہمیں اُس کا اتنا ہی زیادہ return ملے گا۔ یہ بڑی خوش آئند بات ہوگی کہ focus اس طرف ہوا ہے 50 بلین روپے کی خطیر رقم رکھی گئی ہے لیکن میں حکومت اور اپنے وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ مزید اس کی طرف attention لائیں اور اس کی طرف مزید investment لے کر آئیں۔ اتنی expansion urbanization ہوئی ہے جس میں کتنے acreage جو ہماری agriculture acreage تھی وہ اب urbanization کی نذر ہو چکی ہے پانی کی excess ہمارے

پاس موجود ہےcanal system میں اُس excess کو پرانے ہیlaws پرانے ہی طریق کار bansان چکروں میں ابھی تک اُس excess کو ہم utilize نہیں کر سکے۔ شجاع آباد کینال کی میں مثال دیتا ہوں hundred cusec پانی اُس میں extra پڑا ہوا ہے لیکن red tapism کی نذر ہوا ہوا ہے کہ بھائی آپ hundred cusec کو utilize کریں جو useable پانی ہے اُس کو آپ system میں ڈال کر فیلڈ میں لے کر آئیں وہ ہمارا ضائع ہو رہا ہے ساتھ ہی Canal Irrigation Department کی writ اتنی کمزور ہے کہ پانی کی چوری اور نہر کی ٹکیوں کے اوپر کوئی خاطر خواہ ایکشن نہیں ہوتا کوئی اس پر فورس نہیں ہے at the spot جو اُس کو regulate کروائے اور اس کی writ کو قائم کروائے۔ ہمیں بے حد ضرورت ہے ایک ایسی regime کی جو اس ادارہ کیساتھ جائے اور جا کر state کی writ کو پورا کر کے آئے offenders کو وہیں پر اُس کو culpable بنائے اور اُس چوری کو روکے۔ اس محکمہ میں revamp ہونے کی بہت زیادہ ضرورت ہے یہ خود کاشتکاروں کو چور بناتے ہیں، خود ان کو اُلٹے رستے دکھاتے ہیں جس کو revamp کرنا ہمارے لئے بے حد ضروری ہے مختصر وقت میں انہیں دو چیزوں پر نشاندہی کر سکتا تھا میں ایک دفعہ پھر مسلم لیگ (ن) کا شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔next ہیں محترمہ فرح منظور صاحبہ!

محترمہ فرح منظور: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو سانحہ ماڈل ٹاؤن پر یہ کہنا چاہوں گی کہ ہم سب ان کے دُکھ میں شریک ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جو مجرم قرار پائیں گے ان کو عوام کے کٹہرے میں پیش کیا جائے گا۔ ابھی یہاں پر بات ہوئی کہ وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر قانون کو مستعفیٰ ہو جانا چاہئے کیونکہ عورتوں پر گولیاں چلائی گئیں۔ اگر عورتوں کی بات کی جاتی ہے تو چند روز پہلے پنڈی بھٹیاں کا جو الیکشن ہوا اور وہاں پر ایم پی ایز کے ساتھ جو سلوک ہوا اسے دیکھتے ہوئے پارلیمنٹ میں بیٹھنے کے یہ لوگ اہل قرار پاتے ہیں یا ہم؟ (شور و غل)

جناب سپیکر: بجٹ پر بات کی جائے۔ No, no. This is not allowed محترمہ! آپ بجٹ پر آئیں۔

محترمہ فرح منظور: جناب سپیکر! اگر خواتین ایم پی ایز کے ساتھ ایسا ہو سکتا ہے تو وہاں پر یہ عام عورتوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہوں گے؟ انہیں بہت شوق ہے بحث کرنے کا، جب اس پر بحث ہو گی تو پھر دیکھیں گے کہ بحث کا جواب کیا آتا ہے۔ اب میں بجٹ کے بارے میں بات کرنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اپنے قائد وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور انہیں مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے پنجاب کے لئے ایک عوام دوست بجٹ پیش کیا۔ لائیو سٹاک کے لئے 8۔ارب 93 کروڑ روپے مختص کئے گئے۔ ہمارے دیہی علاقوں میں جو خواتین ہیں ان کا دار و مدار لائیو سٹاک پر ہے۔ باہر سے کمپنیاں پاکستان میں آ کر invest کرتی ہیں تو کیوں نہ ہم خود اس میں invest کریں۔ اس سے ایک تو پیداوار میں اضافہ ہوگا اور دوسرا ہمیں روزگار بھی میسر آئیں گے۔

جناب سپیکر! جس طرح کھاد پر سبسڈی مقرر کی گئی اس کے لئے میں وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ غریب کسان کو سبسڈی کی صورت میں بہت بڑا ریلیف ملا ہے۔ ایگریکلچر کا ایک اور اہم مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ ایک ایکڑ رقبے کے لئے پانی کا چوبیس منٹ کا ٹائم ہوتا ہے جو بہت کم ہے۔ چوبیس منٹ میں ایک ایکڑ زمین پوری طرح سے سیراب نہیں ہو سکتی۔ میری اپیل ہے کہ اس ٹائم کو بڑھایا جائے تاکہ فصل کو صحیح پانی مہیا ہو اور پیداوار میں اضافہ ہو۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے لئے 119۔ارب روپے کا ایک بہت بڑا بجٹ مختص کیا گیا۔ اس میں ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، رحیم یار خان، کوٹ ادو، وہاڑی، بہاولپور میں ہسپتالوں کی تعمیرات اور بہت بڑے بڑے پراجیکٹس announce کئے گئے۔ میرے ڈسٹرکٹ وہاڑی WB-24 میں 75 ایکڑ زمین جو کہ میرے بھائی میاں ثاقب خورشید، وزیر اعلیٰ کے نوٹس میں لائے اور وہاں پر Low Income Housing Scheme کے نام سے ایک سکیم شروع ہوئی۔ میں اس کے لئے بھی وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے اس کے لئے 37 کروڑ روپیہ مختص کیا۔ گورنمنٹ کی زمینوں پر ناجائز قابضین قابض ہیں۔ میری یہ اپیل ہے کہ ان قابضین سے چھٹکارا دلایا جائے تاکہ یہ جن لوگوں کا حق ہے ان کو دیا جائے۔

جناب سپیکر! آج پاکستان روشنیوں کی منزل کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ہمارا ملک دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ اپوزیشن نے اس کو تنقید کا نشانہ بنایا ہوا ہے۔ اگر ہماری پالیسی ان کو پسند نہیں ہے تو آج خیبر پختونخوا میں 60۔ارب روپے کی مالیت سے میٹرو بس چلائی جا رہی ہے کیا یہ خوش آئند بات نہیں ہے؟ یہ ہم پر تنقید کرتے ہیں اور ہمیں یہ سناتے ہیں کہ یہ جنگلا بس ہے۔ اگر یہ جنگلا بس ہے اور اتنی بُری پالیسی ہے تو آپ اس کو خیبر پختونخوا میں کیوں چلا رہے ہیں؟ یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ آپ ہماری پالیسی پر عملدرآمد کر رہے ہیں اور اللہ پاک آپ کو ہمت، حوصلہ اور عقل دے اور آپ دیکھیں کہ

آج آپ کا ملک روشنیوں کی طرف بڑھ رہا ہے۔ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کی سربراہی میں دیکھئے گا کہ 2018 میں یہ ملک کہاں سے کہاں پہنچے گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اپنے لیڈر کے لئے کچھ الفاظ کہنا چاہوں گی۔

جب اپنا قافلہ عزم و یقیں سے نکلے گا
جہاں سے چاہیں گے رستہ وہیں سے نکلے گا
اے وطن کی مٹی مجھے ایڑیاں رگڑنے دے
مجھے یقیں ہے چشمہ یہیں سے نکلے گا

بہت شکریہ۔ پاکستان زندہ باد

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: چودھری لال حسین صاحب!

چودھری لال حسین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں جتنی بھی باتیں کروں گا اپنے ڈسٹرکٹ کی کروں گا۔ سب سے پہلے بجٹ کی بات ہے، اس کی سب نے ہی تعریف کی اگر میں نہ کروں تو یہ زیادتی ہو گی۔ یہ اتنا بڑا بجٹ بڑی محنت، کوشش اور جدوجہد کے بعد پنجاب اسمبلی میں پیش ہوا ہے۔ ہمارے شہر میں جو ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ہے جو کم از کم سو سال پرانا ہے وہاں پر اس وقت چار کنویں ہیں وہ چاروں کنویں صرف 10 فیصد کام کر رہے ہیں اور 90 فیصد وہاں پانی نہیں ہے۔ جب پانی نہیں ہو گا تو لازمی بات ہے کہ وہاں پر ایم ایس اور ای ڈی او (ہیلتھ) کوالٹی نہیں دے سکتے اور وہاں صفائی نہیں رہ سکتی۔ میں گزارش کروں گا کہ ہمارے ہیڈکوارٹر ہسپتال کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈ دیا جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وزیر اعلیٰ بہت مہربانی کرتے ہیں اور سب کے لئے کر بھی رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایجوکیشن کے زمرے میں یہ کہوں گا کہ ابھی نئی appointments ہوئی ہیں اس میں 90 فیصد پوسٹیں سائنس کی تھیں اور 10 فیصد آرٹس کی تھیں۔ ہمارے چھوٹے شہر میں سٹوڈنٹس کی اکثریت آرٹس کی ہے اس لئے کسی ایک لڑکی کو بھی موقع نہیں ملا۔ وہ overage ہو رہی ہیں۔ اُن کا یہ قصور ہے کہ انہوں نے بی اے اور ایم اے آرٹس میں کیا ہے؟ میں کہوں گا کہ اس پالیسی میں بھی ردوبدل کیا جائے اور ان کو overage ہونے سے پہلے پہلے موقع فراہم کیا جائے۔ رہی بات trade کی تو ہماری سمال انڈسٹری جی ٹی روڈ پر تین کلومیٹر پر آتی ہے، وہاں پر گیس نہیں ہے اس لئے وہ انڈسٹری بند ہے اور وہاں پر پانی کا بھی مسئلہ ہے۔ وزیر صاحب ابھی یہاں بیٹھے تھے اب نہیں ہیں، جب وہ

ایوان میں آئیں گے تو میں ان کو بھی بتاؤں گا۔ ہم نے ایم ڈی کو بھی لیٹر لکھے ہیں لیکن ان کا کوئی جواب تک نہیں آیا۔ رہی بات ڈیم کی تو الحمد للہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے مجھے ایک ڈیم دیا ہے ایک سو سالہ پرانا مطالبہ نالہ گندپل کا تھا وہ بھی انہوں نے 47 کروڑ کا منظور کیا ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک ایجوکیشن کی بات ہے تو صرف میرے ووٹ ایریا میں تاریخ میں کوئی کالج نہیں تھا اب وہاں پر لڑکیوں کا ڈگری کالج منظور ہو گیا ہے اور اس کے لئے بھی فنڈز رکھے گئے ہیں۔ اس کے لئے میں وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! بجٹ تو محنت سے بن گیا ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اس میں سے 40 فیصد کھائے جاتے ہیں۔ چھوٹا چور ہو یا بڑا چور ہو، چور چور ہے لہذا اس پر کنٹرول کرنے کا کوئی طریقہ اپنایا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جتنے بھی ایم پی ایز ہیں انہیں اپنے اپنے حلقے میں چیک کرنا چاہئے کہ وہاں پر ٹھیکیدار کام صحیح کر رہا ہے یا غلط کر رہا ہے؟ اگر غلط کر رہا ہے تو اس کے خلاف انٹی کرپشن میں کیس ہونا چاہئے کیونکہ اتنی محنت سے بجٹ بنتا ہے اور اس بجٹ کا 40 فیصد لوگوں کے لئے نہیں ہوتا بلکہ ان کی جیبوں کے لئے ہوتا ہے۔ رہی لاء اینڈ آرڈر کی بات تو آپ نے اس کے لئے بجٹ 71۔ارب روپے سے بڑھا کر 82۔ارب روپے کر دیا ہے۔ پولیس کے لئے 16 فیصد اتنا بڑا بجٹ بڑھانے کے باوجود میرے جہلم میں ہر روز ڈکیتیاں ہو رہی ہیں، snatches ہو رہی ہیں، باہر سے لڑکیاں آتی ہیں انہیں رکشوں پر سے اتار کر ان کے پاسپورٹ، پیسے اور پرس چھینے جاتے ہیں۔ ہر روز پانچ دس snatches کے واقعات ہو رہے ہیں۔ وہاں کے لوگ اپنی بہن بیٹی کو تھانے لے کر نہیں جاتے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ وہاں جا کر کچھ نہیں ہوگا۔ سر عام رشوت چل رہی ہے۔ میں اپنے شہر جہلم کی بات کرتا ہوں یہاں ایک اور جہلم کے ایم پی اے بیٹھے ہیں وہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ Jhelum is very poor جب کپتان کام نہیں کرے گا تو اس کی ٹیم بھی کام نہیں کرے گی اس لئے میں گزارش کروں گا کہ کم از کم جہلم کو ایسا آدمی دیا جائے جو ان حالات پر کنٹرول کر سکے۔ میں آپ کا وقت ضائع نہیں کرتا۔ کچھ لوگوں نے صاف پانی کی بات کی ہے۔ ابھی "پنجاب صاف پانی کمپنی" شروع ہو رہی ہے جس کا میں بھی ڈائریکٹر ہوں، میرے دوست رانا بابر صاحب اور قاضی صاحب بھی ہیں۔ اس کے لئے 5۔ارب روپیہ رکھا ہوا ہے۔ اِنشاء اللہ تعالیٰ ایک سال میں دس لاکھ لوگوں کو اور پانچ سال کے اندر اڑھائی کروڑ لوگوں کو صاف پانی ملے گا۔ بہت شکریہ

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر۔۔۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ کیا کرتے ہیں؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ کی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس طرح اچھا نہیں لگتا، آپ discussion میں حصہ لیں اور اپنا نام دیں۔ آپ بجٹ پر بحث کریں جو کرنی ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ دیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کو پھر ٹائم دوں گا لیکن ابھی نہیں۔ جی، سردار علی رضا خان دریشک صاحب! آپ بات کریں۔ میں آپ سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے personal نہیں ہونا۔ بس آپ اپنی بات کریں، مہربانی ہوگی۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! جو بات لوگوں کے لئے ہے وہ ضرور کریں گے۔ آپ پہلے ہی bar نہ لگائیں۔ میں بجٹ کے حوالے سے گزارش کروں گا کہ اگر پورا ایوان اس چیز کو دیکھے کہ ہمارے بجٹ کے دو ہیڈ non developmental اور developmental ہیں۔ utilization of non developmental budget is 100 percent بلکہ میں یہ کہوں گا کہ non developmental budget میں re-appropriation کی جاتی ہے اگر آپ development budget پر نظر ڈالیں تو collectively 60 percent ہے اور ہمارے ساتھ زیادتی یہ ہے کہ اپر پنجاب کی schemes 80 percent complete ہوئی ہیں اور اگر آپ جنوبی پنجاب کی سکیمیں دیکھیں تو ہمیں جو allocation ہوئی ہے اس میں صرف 25 فیصد complete ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! میرا تعلق پنجاب کے پسماندہ ضلع سے ہے اور میرا ضلع پسماندہ ترین ہے اور میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف کو پھر کہوں گا کہ آپ ذرا non development budget کو اٹھا کر دیکھیں۔۔۔ (شور و غل)

MR SPEAKER: Order please, order.

بات سنا کریں، آپ کیا کرتے ہیں۔ آپ نے notes لینے ہوتے ہیں، بڑے افسوس کی بات ہے۔ میں بار بار آپ کو کہتا ہوں اچھا نہیں لگتا۔ جن کو میں کہہ رہا ہوں میرے خیال میں وہ سمجھ گئے ہیں اور میں کسی کا نام نہیں لیتا۔ جی، آپ بات کریں۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! آپ میرے ٹائم سے یہ منہا کریں گے۔ Hot and cold weather charges کے حوالے سے میں چیختا رہا اور میں معزز ایوان کو آپ کی وساطت سے request کروں گا کہ دیکھیں کروڑوں روپے اس مد میں آج بھی رکھے گئے ہیں۔ cost of other heads جو بالکل ہی "پُھر لو" heads ہیں ان کے اندر پیسے رکھے گئے ہیں۔ ہمارا دل دُکھتا ہے کہ ہمارے پاس پینے کا پانی نہیں ہے، ہمیں سڑکیں نہیں چاہئیں اور ہمیں بجلی نہیں چاہئے لیکن ہمیں کم از کم زندہ رہنے کی وہ بنیادی سہولیات تو فراہم کریں۔ میں نے پہلے بھی کہا اور آج پھر کہہ رہا ہوں کہ ہماری مائیں، بہنیں، بیٹیاں جانوروں کے ساتھ پانی پی رہی ہیں۔ فلڈ میں ہماری عزت و آبرو سڑکوں پر آجاتی ہے اور ہمارا دل دُکھتا ہے جس وقت ہارٹیکلچر کو re-appropriate کر کے دو، دو کروڑ روپے تزئین و آرائش پر لگایا جاتا ہے۔ مجھے پتا چلا ہے کہ ابھی جناب وزیراعلیٰ نے minutes of meeting میں mandatory کر دیا ہے کہ ہارٹیکلچر کے لئے ایک فیصد ہر head میں رکھا جائے گا۔ مجھے تکلیف ہوتی ہے جس وقت آپ اتنے بڑے بجٹ کا half percent public awareness کے لئے مختص کرتے ہیں۔ Public awareness کیا ہے یعنی اشتہار، مشہوری، advertisement، ہمیں تکلیف ہوتی ہے جس وقت ہم راجن پور سے یہاں آتے ہیں اور آکر دیکھتے ہیں کہ centre point تا honey bridge، وہ سڑک جس پر 120 کی رفتار سے گاڑی جاتی ہے اور جون کے مہینے میں صرف بجٹ lapse ہونے کے خوف سے اس کو بنایا جاتا ہے۔ ہمیں تکلیف ہوتی ہے جس وقت جیل روڈ سے لے کر Sherpao Bridge تک جہاں پر سڑک کی repair کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے آپ وہاں پر کروڑ روپے ضائع کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ہیلتھ کے حوالے سے بات کروں گا۔ ہمیں موبائل ہیلتھ یونٹس نہیں چاہئیں اور کیوں لوگوں کے اس فنڈز کو ضائع کیا جا رہا ہے؟ موبائل ہیلتھ یونٹس جو ہماری سڑکوں پر جا ہی نہیں سکتے تو ہمیں اتنے بڑے بڑے ٹرک دینے کی کیا ضرورت ہے؟ میں نے pre-budget speech میں گزارش کی تھی بلکہ مجھے حیرت ہوئی اور میں white paper دیکھ رہا تھا، دیکھیں! اقتدار سدا خدا کی ذات کا ہے۔ آج آپ اس کرسی پر بیٹھے ہیں تو کل کوئی اور بیٹھے گا۔ آج میں اس ایوان میں ہوں کل کوئی اور آئے گا۔ حضرت علیؓ کا قول ہے کہ اگر یہ کرسی پائیدار ہوتی تو تم تک کیسے پہنچتی۔ آپ ضرور considered کریں لیکن پرویز الٰہی کارڈیالوجی کا نام ہی بجٹ میں change کیا ہوا ہے اور Multan Institute of Cardiology لکھا ہوا ہے اور مجھے بتائیے کہ ہمیں کیوں نہیں بجٹ

ملتا؟ پرویزالٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان جس کا catchment area سب سے وسیع ہے۔ وزیر موصوف ذرا اٹھا کر دیکھیں کہ ہمیں اس بجٹ میں کیا دیا گیا ہے؟ میں اسی طرح گزارش کروں گا کہ ہماری requirement فلڈ بندوں کی ہیں، بجٹ رکھا جاتا ہے اور پھر وہ بجٹ پولیٹیکل لوگوں کو دے دیا جاتا ہے۔ خدا کے واسطے ٹیکنیکل ٹیم کو یہ بجٹ دیا جائے۔

جناب سپیکر! اسی طرح ایجوکیشن کے سلسلے میں میرے معزز بھائیوں اور بہنوں نے یہاں پر بہت باتیں کیں کہ بجٹ کے اندر رقم مختص کر دینا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ الف اعلان کی رپورٹ دیکھئے کہ ڈسٹرکٹ راجن پور جو پنجاب کا حصہ ہے وہ آج تک کیوں آخری نمبر پر ہے۔ اس کی وجہ صرف اور صرف حکومت کی نااہلی اور غیر توجہی ہے۔ آپ بات کرتے ہیں میرٹ اور good governance کی، آپ ذرا بجٹ میں PC-1 جو دیئے ہوئے ہیں وہ اٹھا کر تو دیکھیں کہ سینکڑوں سکیمیں ایسی ہیں جن میں block allocation اور block allocation ہی ہے کیا block allocation آئینی ہے؟ قطعاً آئینی نہیں ہے۔ میری گزارش ہو گی کہ آپ rules کو follow کریں۔

جناب سپیکر! آخر میں، میں یہ گزارش کروں گا کہ جس طرح پہلے بھی میری بہن نے ٹریژری بنچوں سے فرمایا، میں ایک شعر سے اپنی بات ختم کروں گا کہ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کے لئے فنڈز زیادہ مختص کئے جائیں تاکہ اس پر قبضے نہ ہوں اور ہم کس کے سامنے جا کر چیخیں؟ جب اس ایوان اور ایوان اقتدار کے لوگ ہی آ کر جنگلات پر قبضہ کر لیں گے۔ میری ہاتھ باندھ کر اپیل ہو گی اور میں اپوزیشن کی طرف سے یہ assurance دلاتا ہوں کہ آپ بجٹ کے اندر ایک سپیشل head بنا دیں جس طرح قیوم جتوئی صاحب نے فرمایا تھا کہ کیا کرپشن پر ہمارا حق نہیں ہے۔ آپ اپنے ان لوگوں کے لئے بجٹ میں ایک head بنا دیں جس کی ہوس ختم نہیں ہوتی ہم اس کو پورا کریں گے۔ شیخ علاؤالدین نے جس طرح فرمایا اور میں اس بات پر اپنی تقریر ختم کروں گا کہ پنجاب اسمبلی کے اس ایوان میں آ کر مجھے مرزا غالب کا وہ شعر یاد آ جاتا ہے کہ:

بازیچہ اطفال ہے دنیا مرے آگے
ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، next محترمہ نسیم لودھی صاحبہ!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ محترمہ حسینہ بیگم صاحبہ! جی، آپ بات کریں۔

محترمہ حسینہ بیگم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! صوبہ پنجاب میں جو 15-2014 کے لئے بجٹ رکھا گیا ہے اور اسمبلی میں پیش کیا گیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔ میں اپنے قائدین میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو اتنا اچھا بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد دیتی ہوں۔ جنوبی پنجاب کے لئے جو فنڈز رکھے گئے ہیں یہ قابل تعریف ہیں اور اس پر میں اپنے قائدین کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ بہاولپور میں ایک سولر سسٹم لگایا گیا ہے جس پر تیزی سے کام ہو رہا ہے۔ ہمارے بہاولپور میں ایک یونیورسٹی بھی بنائی گئی ہے جہاں پر بچیاں اپنی تعلیم حاصل کرتی ہیں، اسی طرح دانش سکول جھانگی والا ہسپتال اور ماڈل بازار بہت اچھے بنائے گئے ہیں جس سے غریب لوگ اپنا مفت علاج نزدیک ہسپتال میں کراتے ہیں۔ دانش سکول میں غریبوں کے بچے اعلیٰ قسم کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اتوار بازار میں جو سلائی کڑھائی کی شاپس بنائی گئی ہیں اور ماڈل بازار میں صاف پھل اور سبزیاں کم پیسوں میں فروخت کی جاتی ہیں۔ اسی طرح ووکیشنل سکول میں بچیاں ہنر حاصل کرتی ہیں، کمپیوٹر، بیوٹی پارلر، سلائی کڑھائی کی ٹریننگ حاصل کرتی ہیں اور ان کو پیسے بھی دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بہاولپور میں ہمارے بیلداروں، مزدوروں کی کم از کم تنخواہ 10 ہزار روپے سے بڑھا کر 12 ہزار روپے مقرر کی گئی ہے۔ بہاولپور سے حاصل پور تک ڈبل روڈ بنائی جا رہی ہے، اس کے علاوہ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال ہے اور ایک Heart کا ہسپتال بھی قائم کیا جائے گا۔ میں اپنے قائدین میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور میاں حمزہ شہباز شریف کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ پاک چین دوستی زندہ باد، پاکستان زندہ باد شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

MR SPEAKER: Mr Fizan Khalid Virk Shaib! Order in the House.

جناب فیضان خالد ورک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ○ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے کچھ چیزیں share کرنا چاہوں گا اور میری کوشش ہو گی کہ میں کسی کی بھی دل آزاری نہ کروں۔ میں سب سے پہلے اپنے ڈسٹرکٹ کی بات کروں گا، پچھلے سال جب ہم لوگوں نے ادھر بجٹ پیش کیا تو بہت سارے لوگوں کو مسئلے مسائل تھے جن میں سے کچھ چیزیں میں نے بھی اپنے حلقے کے حوالے سے یا ڈسٹرکٹ کے حوالے سے share کی تھیں۔ آج الحمد للہ

میں بڑے فخر سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ تقریباً تمام problems solve ہو چکی ہیں، مثال کے طور پر 120 بیڈ کا چلڈرن ہسپتال جو کہ پی پی-166 تحصیل اور ڈسٹرکٹ شیخوپورہ میں آتا ہے، اسی طرح منڈی مویشیاں کا مطالبہ تھا اس کا بھی آج الحمد للہ ٹینڈر ہو چکا ہے اور افتتاح ہو کر جلد کام بھی شروع ہو جائے گا۔ اسی طرح میں چلتے چلتے آگے آؤں گا کہ ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف پر پوری دنیا میں جو بھروسہ اور trust کیا جاتا ہے، مختلف ممالک میں ان کی اپنی personal relations یا اعتماد کی فضا ہے، اس کی وجہ سے آج ہم بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ڈالر جس کو ہم لوگ سمجھتے تھے کہ ہمارے قابو میں نہیں آرہا اور وہ چیز جس پر بہت سارے لوگوں نے دعوے کئے ہوئے تھے، آج الحمد للہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ڈالر ہماری مٹھی میں ہے، آج ہماری معیشت مستحکم ہو چکی ہے۔ ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف، میاں شہباز شریف کے اعتماد کا ایک نتیجہ ہے کہ غیر ملکی لوگ ہمارے ملک میں آکر اپنی investment کر رہے ہیں جس کی مثال میں پھر اپنے ڈسٹرکٹ کی طرف لے کر جاؤں گا، میں اپنے ضلع کو ہی represent کرنے کی کوشش کروں گا، گارمنٹس سٹی چائنا جس سے تقریباً 10 لاکھ لوگوں کو روزگار ملے گا، اس پر کام بھی شروع ہو چکا ہے اور قبضہ بھی لے لیا گیا ہے۔ میں یہ بات بھی اس ایوان میں clear کروں گا کہ وہاں پر جتنے بھی زمیندار ہیں ان کو اس کی مالیت سے بہتر معاوضہ چائنا گارمنٹس سٹی میں ملا ہے اور انہوں نے مطمئن ہو کر اپنی زمینیں دی ہیں، اپنے ملک کی ترقی وفلاح کے لئے اپنے بھائیوں کے لئے زمینیں دی ہیں۔ جب وہاں پر ایک ملین لوگ کام کریں گے تو اس سے لگ بھگ تقریباً ایک کروڑ لوگوں کو مختلف ذرائع سے فائدہ پہنچے گا۔ اسی طرح میں محکمہ پی اینڈ ڈی، محکمہ خزانہ والوں کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے خیال میں ایک ایسا بجٹ پیش کیا ہے جو کہ ریکارڈ کی بات ہے کہ ہمارے ملک میں ایسا بجٹ کسی صوبے نے پیش نہیں کیا۔ اتنا بڑا، وسیع وعریض اور اس طرح کی پلاننگ کر کے 2018 تک یعنی اس حکومت کے آخری دور تک ہم سمجھتے ہیں کہ بے روزگاری کی جو ratio ہے اس پر بھی کنٹرول کیا جائے گا اور اسی طرح زراعت کو بھی ترقی دیتے ہوئے انہوں نے جو 14- ارب 97 کروڑ روپے رکھے ہیں۔۔۔ (شور وغل)

MR SPEAKER: Order, Order.

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! 14- ارب 97 کروڑ روپے انہوں نے زراعت کے حوالے سے اسی بجٹ میں رکھے ہیں۔ اسی طرح اگر میں figures پیش کرتا رہوں گا تو ٹائم ختم ہو جائے گا۔ ہماری حکومت نے صحت، آبپاشی، زراعت اور انڈسٹری کی بہتری کے لئے کافی رقوم مختص کی ہیں۔ بہت

ساری چیزیں ایسی ہیں جو آج الحمد للہ بڑے فخر سے ہم لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا ملک اور ہمارا صوبہ پنجاب دوسرے صوبوں کی نسبت اوّلین ترجیحات رکھتے ہوئے سب سے آگے جارہا ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح زراعت کے حوالے سے میں عرض کرتا ہوں کہ ہم چاولوں کی ایکسپورٹ کرتے ہیں، کاٹن کی ایکسپورٹ کرتے ہیں، پچھلے سالوں سے اگر موازنہ کریں تو آج ہماری ماشاء اللہ ایکسپورٹ کئی گنا بہتر ہو چکی ہے۔ اسی طرح میں خزانہ ڈیپارٹمنٹ کو بھی appreciate کروں گا کہ انہوں نے جو سکیمیں رکھی ہیں وہ بہت اچھی ہیں، میں امید کروں گا کہ ان سکیموں کو مکمل کروانے میں اہم کردار ادا کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کو پایۂ تکمیل تک بھی پہنچائیں گے۔ ہاں میں ایک چیز ضرور کہوں گا کہ یہ جو ماڈل ٹاؤن والا سانحہ ہوا ہے اس پر بہت سارے لوگوں نے باتیں کی ہیں، ایک شخص ایسا بھی آیا ہے جس نے وزیر اعلیٰ سے مطالبہ کیا۔۔۔(قطع کلامی)

جناب سپیکر: محترم! خیال کیجئے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! ایک شخص ایسا بھی بولا، جس نے یہ مطالبہ تو کر دیا کہ وزیر اعلیٰ کو resign کر دینا چاہئے، اسی شخص نے کچھ دیر پہلے بنوں جیل پر جب حملہ ہوا تھا اس وقت اس نے اے این پی والوں سے کہہ دیا تھا کہ استعفیٰ دینا چاہئے لیکن کچھ عرصہ قبل خیبر پختونخوا میں جیل پر جو حملہ ہوا تھا اور وہاں پر جو ڈمی وزیر اعلیٰ کام کر رہا تھا اس سے انہوں نے استعفیٰ کا مطالبہ نہیں کیا، وہاں پر دہشتگرد اپنے بندوں کو آرام سے چھڑا کر لے گئے جس میں ہزاروں لوگوں کی جانیں قربان ہوئی تھیں اور بڑی مشکل سے ان کو جیل میں دوبارہ بند کیا تھا، اس سے مطالبہ نہیں کیا گیا کیونکہ وہ ان کا اپنا تھا یا وہاں پر ان کا زور نہیں چلتا یا اس کے خلاف بولتے وقت ڈر آتا ہے کہ اپنے گھر پر بات آجاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم وہ لوگ ہیں جو اپنے قائد کے حوالے سے بات کرتے ہوئے بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہمارے قائد وہ ہیں جو انتھک محنت کرتے ہیں، ہمارے قائد وہ ہیں جن کی تربیت کا نتیجہ ہے کہ آج ہم لوگ تمیز کے دائرہ میں بات کرتے ہیں، ہمارے قائد وہ نہیں ہیں بلکہ میں آپ کی وساطت سے ایک بات اور بھی کہنا چاہوں گا، حقیقی بات ہے کہ کئی دفعہ جب ہم باہر نکلتے ہیں تو میڈیا والے پوچھتے ہیں تو ہمیں شرم آتی ہے کہ جن کاغذوں پر قرآن پاک کے الفاظ لکھے ہوتے ہیں، بسم اللہ لکھی ہوتی ہے اور وہ کاغذ پھاڑ کر پھینک دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: اب اس بات کو چھوڑ دیں کیوں ماحول کو خراب کرنا چاہتے ہیں، آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! ان چیزوں پر بھی غور کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ شہزاد منشی صاحب!

جناب شہزاد منشی: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج کے دن بجٹ پر سیر حاصل بحث ہو رہی ہے میں بھی موجودہ بجٹ کے سلسلے میں چند الفاظ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بجٹ نہایت ہی متوازن ہے، ترقی کی طرف گامزن وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی ملک و قوم سے محبت اور خوشحالی کا ترجمان بجٹ مستقبل قریب میں پاکستان اور خاص کر صوبہ پنجاب کو ترقی یافتہ صوبہ بنانے پر اور آج اس ایوان میں اس بجٹ کے حوالہ سے میں بھی میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور ان کی پوری ٹیم کو اس تاریخ ساز بجٹ پیش کرنے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ تاریخ کا ایک اتنا بڑا بجٹ ہے جس کی ماضی میں مثال نہیں ملتی، میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں قائد پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور ان کی ٹیم نے جہاں تمام شعبہ جات میں کثیر تعداد میں فنڈز رکھے تاکہ ان تمام شعبہ جات کی ترقی و خوشحالی کے لئے کام ہو سکے وہاں پر انہوں نے اقلیتوں کے لئے ایک بہت بڑا بجٹ رکھا ہے جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ پچھلے سال 14-2013 کے بجٹ میں 20 کروڑ روپیہ اقلیتوں کی ترقی و خوشحالی کے لئے رکھا گیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک تاریخ ہے کہ اب اسے تقریباً اڑھائی سو گنا بڑھا کر پچاس کروڑ روپیہ کر دیا گیا ہے۔ پنجاب میں بسنے والی تمام اقلیتیں میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو خراج تحسین پیش کرتی ہیں۔ وزیر خزانہ صاحب! ذرا متوجہ ہوں میں اس کے ساتھ ساتھ یہاں پر ایک بات کرتا چلوں کہ ہمیں بجٹ 15-2014 کی جو books دی گئی ہیں ان میں Book Volume II, Estimate of Charges Expeditious and Demands for Grants Development کے صفحہ نمبر 334 پر۔۔۔

جناب سپیکر: شہزاد منشی صاحب! مہربانی کر کے مجھے مخاطب ہوں۔ میں چلا جاؤں؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میں معذرت خواہ ہوں I am sorry, extremely sorry ہمیں جو مسودہ پیش کیا گیا میں نے اس book کا نام بولا ہے اس کے والیم-II کے صفحہ نمبر 334 پر 30

کروڑ روپے لکھا گیا ہے اس چیز کی تصحیح کر دی جائے کہ وہ 30 کروڑ نہیں بلکہ 50 کروڑ روپیہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس بجٹ میں اقلیتوں کی ڈویلپمنٹ کے لئے جو 50 کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے اس پر ایک درخواست کروں گا کہ اس میں طلباء وطالبات کے فنڈز کو بھی include کیا گیا ہے، پنجاب میں بہت زیادہ کثیر تعداد میں اقلیتی بستیاں ہیں اس لئے میری آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ طلباء وطالبات کے لئے علیحدہ فنڈ رکھا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر میاں محمد شہباز شریف کی کاوشوں اور انہوں نے جو شبانہ روز انتھک محنت کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان کی محنت میں سب سے بڑی محنت توانائی کے بحران پر قابو پانے کے لئے ہے۔ انہوں نے ایک تاریخ رقم کی ہے اور ایک ریکارڈ مدت میں نندی پور پراجیکٹ مکمل کیا ہے یہ پاکستان کی تاریخ میں ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ میں ان کی کاوشیں بیان کروں کہ انہوں نے میٹرو بس کا پراجیکٹ گیارہ ماہ کی ریکارڈ مدت میں مکمل کر کے پاکستان میں ایک تاریخ رقم کی، انہوں نے اس کے ساتھ ساتھ جتنے بھی پراجیکٹس پر کام کیا ہے ان کی محنت اور کاوش کا ثمر آنے والے دور میں آنے والی نسلیں ہمیشہ یاد رکھیں گی۔ اس ایوان نے بلکہ وفاقی حکومت نے بھی ایک تاریخ رقم کی ہے کہ انہوں نے صوبہ پنجاب میں اقلیتوں کو جو نمائندگی دی ہے کہ تاریخ میں پہلی مرتبہ یہاں پر سکھ، ہندو اور مسیح کمیونٹی کی کثیر تعداد موجود ہے۔ ہمارے دل ان کو اس بات پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں انہوں نے پاکستان میں ایک تاریخ رقم کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اقلیتوں کے ساتھ جو امتیازی سلوک ہوتا تھا وہ قائدین پاکستان میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے ختم کر دیا ہے۔ انہوں نے بینارٹی کو صرف بینارٹی کی وزارتیں نہیں دیں بلکہ وزارت صحت، وزارت خزانہ اور اب پورٹ اینڈ شپنگ کی وزارتیں دی ہیں، انہوں نے یہ امتیازی سلوک ختم کر کے نہ صرف بینارٹی کے دلوں کو جیتا ہے بلکہ ---

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ بجٹ تقریر ہے؟

جناب سپیکر: آپ نہ سنیں لیکن interruption نہ کریں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! ان کی محبتوں اور ان کی بینارٹیز کے ساتھ جو affiliation ہے ہم ان کی تعریفیں اسی لئے کرتے ہیں کہ انہوں نے ہمیشہ ان سے محبت رکھی ہے۔ میں ان کی محبتوں میں ایک درخواست کرنا چاہوں گا کہ یہاں پر بینارٹیز کے لئے اڑھائی فیصد کوٹا رکھا گیا ہے جس پر میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بھی بات کی تھی کہ اس پر ہمارے چند ادارے عملدرآمد نہیں کر رہے۔ میری استدعا ہے کہ اس پر عملدرآمد کے لئے یہ معزز ایوان اور خاص طور پر حکومت پنجاب اپنا جامع اور عملی کردار ادا کرے۔

میں اس کے ساتھ ساتھ حکومت پنجاب سے یہ بھی درخواست کروں گا کہ ہمارے جو مسیح ادارے nationalize ہو چکے تھے ان کو denationalize کیا جا چکا ہے لیکن ابھی ہمارے چند ایک مسیح ادارے denationalize نہیں ہوئے اس لئے آپ کے توسط سے حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ ان اداروں کو جلد از جلد واپس کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں نے آج اس ایوان میں ان کی تمام محبتوں کا ذکر کیا، میں ایک بار پھر انہیں پنجاب میں بہت بڑا بجٹ پیش کرنے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر: میاں ممتاز احمد مہاروی صاحب!۔۔۔تشریف نہیں رکھتے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں بول لوں؟

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہیں۔ اپوزیشن سے سردار شہاب الدین خان کو floor دیتا ہوں پھر ادھر سے کوئی صاحب نہ ہوئے تو پھر آپ کو نمبر مل جائے گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہماری تو زبان بندی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی زبان بندی نہیں کر سکتے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ نے چوتھے دن سے ہماری زبان بندی کی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، میں نہیں کہتا۔ ایسی بات نہیں ہے۔ آپ کا نمبر آ رہا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں حکومتی بنچز سے کتنے ممبران بولے ہیں اور اپوزیشن کی طرف سے کتنے بولے ہیں۔

جناب سپیکر: عارف صاحب! ایسے نہیں ہے۔ اگر آپ موقع پر نہ ہوں تو میں کیا کروں؟ آپ ان کا خیال کریں۔ اپنی جماعت کا خیال کریں۔ آپ تو ان کا ٹائم ضائع کر رہے ہیں۔ یہ جتنا ٹائم ہو گا ان کا ضائع ہو جائے گا میں نے تو ان کا نام بول دیا تھا۔ جی، سردار شہاب الدین خان!

سردار شہاب الدین خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے عرض کروں گا کہ ایک ہزار ارب روپے سے زیادہ کا بجٹ جو اس ایوان میں پیش کیا گیا ۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ ایک ہزار ارب روپے سے زائد کے بجٹ پر اس ایوان میں میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو بڑی مبارکبادیں پیش ہوئیں۔ میں سب سے پہلے عرض کروں گا کہ سابقہ بجٹ جو 871۔ارب روپے پر مبنی تھا جس میں جنوبی پنجاب کے لئے 98۔ارب روپیہ مختص کیا گیا تھا۔ اگر وزیر خزانہ میری بات سن لیں تو میں جناب کے توسط سے ان سے گزارش کروں گا کہ اس بجٹ کو wind up کرنے سے پہلے وہ مجھے بتانا پسند فرمائیں گے کہ 98۔ارب روپیہ جو جنوبی پنجاب کے لئے مختص ہوا تھا اس میں سے کتنا خرچ ہوا، ہم ساؤتھ کی بات کیوں کرتے ہیں؟ ہمارے ساتھ تخت لاہور جو استحصال کرتا ہے، ہماری جو محرومیاں ہیں اس بجٹ میں بھی جنوبی پنجاب جنوبی پنجاب جنوبی پنجاب کا حوالہ دے کر صرف ہمیں خاموش کر دیا جاتا ہے۔ پچھلے مالی سال کے بجٹ میں 98۔ارب روپے میں سے جو میرے علم میں آیا ہے کہ 20۔ارب روپیہ بھی خرچ نہیں ہوا اور سارا پیسا اٹھا کر تخت لاہور لے آئے ہیں۔ کیا ساؤتھ پنجاب کی محرومیاں ختم ہو گئی ہیں؟ وہاں ہسپتالوں کے حالات دیکھ لیں، سکولوں کے حالات دیکھ لیں، روڈ نیٹ ورک دیکھ لیں، کیا ان کے تمام معاملات حل ہو گئے ہیں؟ ان کو سہولیات مہیا کر دی گئی ہیں؟ یہاں تو میٹرو بسیں چلا رہے ہیں۔ اس بجٹ میں انہوں نے جنوبی پنجاب کے لئے 263۔ارب روپے مختص کئے ہیں۔ میں نے اپنی پچھلی بجٹ تقریر میں بھی وزیر خزانہ موصوف کو کہا تھا کہ ہمارا حصہ تو زیادہ بنتا ہے لیکن جو مختص ہوا ہے وہ خرچ بھی ہو گا یا نہیں، جنوبی پنجاب کے لئے علیحدہ صوبے کی بات کیوں ہوتی ہے؟ اس کی یہی وجہ ہے کہ وہاں کے لوگوں کا استحصال ہو رہا ہے۔ اگر آپ budget book and white paper پڑھ لیں تو پتا چلے گا کہ اس میں maximum amounts block allocation کے تحت رکھی گئی ہیں۔ اب block allocation کا مقصد کیا ہے؟ اس کا مقصد یہ ہے کہ جس وقت چاہیں وہ پیسا نکال کر کسی دوسری جگہ پر خرچ کر لیں۔ یہاں لیّہ کے ممبران اسمبلی بھی بیٹھے ہوں گے۔ پچھلی بجٹ تقریر میں بڑے بلند و بانگ دعوے کئے گئے تھے کہ لیّہ تونسہ پُل تعمیر کیا جائے گا اور بہاؤالدین یونیورسٹی کا کیمپس بنایا جائے گا لیکن مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ اس بجٹ تقریر میں اس کا ذکر تک نہیں ہے۔ پچھلے سال بھی تین چار ارب کے پراجیکٹ کے لئے صرف ایک کروڑ روپے دکھاوے کی خاطر رکھے گئے، یہ ناقابل استعمال رہے اور واپس کر دیئے گئے جو کہ بڑے افسوس کی بات ہے۔

جناب سپیکر! شعبہ تعلیم کے لئے 273۔ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ سکولوں میں missing facilities کو پورا کرنا اس حکومت کا کارنامہ نہیں بلکہ یہ تو بیرونی ممالک کی مدد سے ممکن

ہوا ہے۔شعبہ تعلیم اور شعبہ صحت کے لئے SOP sign ہوا ہے جسے HSR & ESR کہا جاتا ہے۔میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ سے کہوں گا کہ خدارالاہور کے ائر کنڈیشنڈ کمروں سے نکل کر جنوبی پنجاب کا visit کریں۔میں اپنے حلقے کی بات کروں گا۔آپ پڑھا لکھا پنجاب کی بات کرتے ہیں لیکن میرے حلقے میں کالج تو دُور کی بات وہاں پر ایک ہائر سیکنڈری سکول بھی نہیں ہے۔کیا یہی پڑھا لکھا پنجاب ہے؟یہ ریکارڈ کی بات ہے۔صرف لاہور اور جی ٹی روڈ پنجاب نہیں ہے۔راجن پور، مظفر گڑھ، لیّہ، بھکر اور میانوالی یہ تمام اضلاع محرومیوں کا شکار ہیں تو میری یہ گزارش ہو گی کہ 273۔ارب روپے میں سے ضلع لیّہ کے سکولوں میں پائی جانے والی missing facilities کو پورا کیا جائے کیونکہ یہ remote area ہے۔

جناب سپیکر!شعبہ صحت کے لئے 86۔ارب روپے رکھے گئے ہیں۔پچھلے بجٹ کی نسبت اس سال محکمہ صحت کے بجٹ کو بڑھایا تو گیا ہے لیکن میں وزیر خزانہ سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ پچھلے سال سے اب تک کتنے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں، تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں اور رورل ہیلتھ سنٹروں میں لوگوں کو ادویات ملی ہیں؟میرے علم کے مطابق آج تک لوگ دھکے کھا رہے ہیں اور انہیں سرکاری ہسپتالوں میں ادویات نہیں مل رہیں۔کیا یہ ادویات صرف فیصل آباد،لاہور اور اس کے گردونواح میں تقسیم کر دی جاتی ہیں؟وزیر خزانہ مہربانی کر کے لاہور سے باہر نکلیں۔راجن پور، مظفر گڑھ، لیّہ اور تونسہ جائیں۔میرے خیال کے مطابق پنجاب کا نقشہ وزیر خزانہ کے علم میں نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:سردار شہاب الدین خان!wind up کر لیں کیونکہ کافی لمبی فہرست ہے۔

سردار شہاب الدین خان:جناب سپیکر!اسی طرح محکمہ مواصلات و تعمیرات کے لئے 39۔ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ہمارے علاقے کی سڑکوں کی حالت زار یہ ہے کہ تین چار گھنٹے کا سفر آٹھ گھنٹوں میں طے ہوتا ہے اور اس طرف کوئی دھیان نہیں دیتا۔یہاں ابھی میرے معزز بھائی علی رضا دریشک کہہ رہے تھے کہ لاہور میں تو بنی ہوئی سڑکوں کو اُکھاڑ کر دوبارہ بنایا جا رہا ہے جبکہ ہمارے علاقوں کا کوئی پُرسان حال نہیں۔

جناب سپیکر!آخر میں امن وامان کے حوالے سے بات کروں گا۔ابھی حکومتی بنچوں سے تعلق رکھنے والے ایک معزز ممبر اعتراف کر رہے تھے کہ پنجاب کے اضلاع میں امن وامان کی صورتحال انتہائی خراب ہے اور کرپشن اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔اسی بات کو ایک معزز ممبر نے second بھی کیا

ہے۔ پچھلے سال امن و امان کے لئے 77۔ارب روپے رکھے گئے تھے جبکہ مالی سال 2014-15 کے بجٹ میں 82۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! بہت شکریہ۔اب تشریف رکھیں۔آپ کا وقت ختم ہو چکا ہے۔اب جناب منان خان صاحب بات کریں گے۔

جناب منان خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! ابھی حزب اختلاف کے معزز ممبر اسمبلی سردار شہاب الدین خان صاحب بات کر رہے تھے تو میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہر بات پر افسوس نہیں کرنا چاہئے۔ پاکستان جس طرح ترقی کی راہ پر چل رہا ہے اس کو مثبت انداز سے دیکھنا چاہئے۔ حزب اختلاف کا انداز سیاست اس طرح کا ہے کہ جیسے وہ پاکستان کو ترقی کی راہ پر گامزن ہوتے نہیں دیکھنا چاہتے۔ میں ان سے صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ آئیں مل کر پاکستان اور جمہوریت کو مضبوط کریں۔

جناب سپیکر! اب میں بجٹ کی طرف آتا ہوں۔وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور ان کی ٹیم نے مالی سال 2014-15 کے لئے پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا اور متوازن بجٹ پیش کیا ہے۔اس بجٹ میں زندگی کے تمام شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا خیال رکھا گیا ہے۔ پنجاب کے اس بجٹ میں ہر سال دس لاکھ بے روزگار نوجوانوں کو روزگار مہیا کرنے کا بندوبست کیا گیا ہے۔انشاء اللہ اگلے چار سالوں میں چالیس لاکھ بے روزگار لوگوں کو روزگار میسر آئے گا جس سے نوجوان خوشحال ہوں گے اور پاکستان مستحکم ہوگا۔

جناب سپیکر! حزب اختلاف کے ساتھی اکثر میٹرو بس پر تنقید کرتے ہوئے اسے جنگلا بس کا نام دیتے ہیں۔ میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ لاہور میٹرو بس پراجیکٹ سے لاکھوں لوگ فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔اب اسی طرح کے منصوبے ملتان، فیصل آباد اور راولپنڈی میں بنائے جائیں گے جس کی وجہ سے حزب اختلاف کے لوگوں کی نیندیں حرام ہو چکی ہیں کیونکہ ان منصوبوں کی وجہ سے پاکستان مسلم لیگ (ن) کو لوگ اور زیادہ پسند کرنے لگے ہیں۔ میں ان سے کہنا چاہتا ہوں کہ چار سال صبر کر لیں، پاکستان کی ترقی اور جمہوریت کو مضبوط ہونے دیں۔ ہمارے وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ پنجاب اور پارٹی کے دوسرے لوگ جس طرح سے محنت کر رہے ہیں اس سے پاکستان مزید ترقی کرے گا اور حزب اختلاف کی باری نہیں آئے گی کیونکہ انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان کے لوگ پھر مسلم لیگ (ن) کو ووٹ دیں گے۔اصل میں حزب اختلاف کو یہی خطرہ ہے کہ اگر مسلم لیگ (ن) کی حکومت اگلے چار سال پورے کر گئی تو پھر ہمارا کیا بنے گا؟ میں ان سے کہوں گا کہ صبر کریں، مثبت سوچ رکھیں اور جمہوری طریقے سے چلیں۔

جناب سپیکر! اب میں شعبہ صحت کے حوالے سے بات کروں گا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس بجٹ میں Health Insurance Cards Scheme launch کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ میں اس کو بڑا appreciate کرتا ہوں۔ اس سے پنجاب کی غریب عوام کو مفت ادویات ملیں گی۔ اسی طرح بے روزگاری ختم کرنے کے لئے دوبارہ ییلو کیب سکیم شروع کی گئی ہے جس سے پنجاب کے نوجوانوں کو فائدہ ہوگا۔ نوجوانوں کی خود روزگار سکیم کے لئے 2۔ ارب روپیہ رکھا گیا ہے جس پر میں وزیر اعلیٰ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! ہمارے صوبہ کے اندر land record پر کام ہو رہا ہے اس پر میں وزیر اعلیٰ کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پٹواری کلچر سے ہماری جان چھڑا دی ہے۔ میرے حلقہ تحصیل شکر گڑھ میں اتنی development نہیں ہوئی لیکن حکومت نے میرے حلقہ میں کوٹ نینا گاؤں کے اندر لڑکیوں کا ڈگری کالج دیا ہے، سڑکیں اور پُل بھی دیئے ہیں اس پر میں بہت مشکور ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! بہت مہربانی۔ چودھری محمد اشرف وڑائچ صاحب!

چودھری محمد اشرف وڑائچ: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ تقریباً ایک ہزار ارب روپیہ کا پیش کیا گیا ہے جس میں سے جنوبی پنجاب کو 36 فیصد حصہ دیا گیا ہے۔ ہم سمجھتے تھے کہ جنوبی پنجاب کو ہمیشہ نظر انداز کیا جاتا رہا ہے لیکن ہمارے وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ نے جنوبی پنجاب کی طرف خاص توجہ کی ہے۔ فورٹ منرو میں چیئر لفٹ لگے گی، واٹر سپلائی آئے گی اور ملتان میں میٹرو بس آئے گی۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ جنوبی پنجاب میں اس طرح کے منصوبے لاہور سے کم ہیں کیا؟ ہم نے جو منصوبے مری میں دیئے وہی منصوبے فورٹ منرو میں دے رہے ہیں۔ ابھی ایک معزز ممبر کہہ رہے تھے کہ جنوبی پنجاب پر توجہ دیں میں سمجھتا ہوں کہ جب بجٹ کا 36 فیصد حصہ جنوبی پنجاب کی سڑکوں پر لگے گا اور اس کے زرعی نظام پر لگے گا تو انشاء اللہ جنوبی پنجاب ترقی کے زینہ پر ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے وزیر خزانہ نے جن نامساعد حالات میں یہ بجٹ پیش کیا لیکن حزب اختلاف بجٹ تقریر کے دوران احتجاج کر کے باہر چلے گئے۔ میرے خیال میں اگر حزب اختلاف والے یہ بجٹ پڑھتے تو وہ اس پر احتجاج نہ کرتے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق ایک زرعی خاندان سے ہے۔ اس بجٹ میں زراعت کے لئے 114۔ ارب اور 87 کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سبسڈی کی مد میں تقریباً 10۔ ارب روپیہ دیا گیا ہے جس سے کسان اور اس ملک میں خوشحالی آئے گی۔ پنجاب بنیادی زراعت کا منبع ہے اور

زراعت ہمارے ملک کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے تو ہمارے قائد کی طرف سے اس شعبہ پر پوری توجہ دینا اس چیز کی غمازی کرتا ہے کہ انشاء اللہ ہم آئندہ زراعت میں ترقی کریں گے۔ میری التماس ہے کہ میرا حلقہ دیہات کا ہے اور اس میں چار غلہ منڈیاں واقع ہیں تو اگر حکومت کھیت سے منڈیوں تک کے لئے سڑکیں مہیا کر کے کسان کو یہ سہولت دے دے تو اس سے کسان کی بھی بہتری ہو گی اور زرعی پیداوار میں بھی بہتری آئے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ پورے پنجاب میں سڑکوں کا جو جال بچھایا جا رہا ہے اُس میں سڑکیں کم از کم 20 فٹ چوڑی رکھی جائیں کیونکہ دیہاتی علاقوں میں 10 فٹ سڑک پر دو ٹرالیوں کا کراس مشکل ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ کا ایک پولیس سٹیشن بہت پرانا ہے جو انگریز کے ابتدائی دور میں تعمیر ہوا تھا تو اُس کی نئی بلڈنگ تعمیر کی جائے۔ اسی طرح تعلیم کی مد میں 148۔ارب روپیہ رکھا گیا ہے جو بڑا نیک شگون ہے۔ صحت کے لئے 121۔ارب روپیہ رکھا گیا ہے وہ بھی پچھلے سال سے 37 فیصد زیادہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت نے پینے کے صاف پانی کے لئے 5۔ارب روپیہ رکھا گیا ہے اس سے بھی لوگوں کو صاف پانی میسر ہو گا تو ہماری عوام کی صحت بہتر ہو گی۔

جناب سپیکر! ہمارا صوبہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو چکا ہے۔ ملتان، فیصل آباد اور پنڈی میں میٹرو بسیں اور لاہور میں میٹرو بس کے بعد میٹرو ٹرین چلائی جائے گی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! بہت شکریہ۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جناب آزاد علی تبسم صاحب!

جناب آزاد علی تبسم: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! پنجاب کی تاریخ کا انتہائی متوازن اور ہر لحاظ سے خوبصورت بجٹ پیش کرنے پر میں وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور اُن کی ٹیم کو مبارکباد دیتا ہوں۔ یہ بجٹ بلاشبہ پنجاب کی اُمنگوں کے عین مطابق ہے لیکن حزب اختلاف ہمارے بجٹ کو تنقید کا نشانہ بنا رہی ہے تو انہوں نے کبھی بھی ہمارے اچھے کاموں کو سراہا نہیں لیکن پنجاب کی عوام کے لئے ہماری حکومت جو کوششیں کر رہی ہے اور ان نامساعد حالات میں جس طرح کا بجٹ پیش کیا گیا ہے اس سے بہتر بجٹ پیش نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس بجٹ کی سب سے اہم اور بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ پاکستان کی تاریخ کا tax free budget ہے لہٰذا اس سے بہتر بجٹ پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اس بجٹ میں لاکھوں بے روزگار نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کے حوالے سے کئی منصوبے شامل ہیں۔ آئندہ چار سالوں کے دوران لاکھوں بے روزگاروں کو روزگار فراہم

کرنے کے حوالے سے کئی منصوبے شامل ہیں۔ یہ بات جنوبی پنجاب کے لئے بڑی اہم ہے کہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ 36 فیصد بجٹ وہاں کے عوام کی خوشحالی کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب سے پٹوار کلچر کے خاتمہ کے لئے ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف کی طرف سے انقلابی قدم اٹھاتے ہوئے پٹواریوں کی دھونس دھاندلی کا راستہ روکنے کے لئے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ انفارمیشن سروس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اس سروس کے قیام سے نہ صرف پٹوار کلچر کا خاتمہ، بدعنوانی، رشوت ستانی کا بھی خاتمہ ہوگا بلکہ تیرہ ہزار نئے روزگار کے مواقع بھی میسر ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف کا انتہائی مشکور ہوں کہ جنہوں نے میرے حلقہ پی پی۔51 میں تقریباً8۔ارب روپے کی لاگت سے کینال ایکسپریس وے کی منظوری دی ہے۔ اس کینال ایکسپریس وے کی تعمیر سے انشاء اللہ تعالیٰ وہاں پر خوشحالی کے نئے دور کا آغاز ہوگا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرے حلقہ میں ایشیاء کی سب سے بڑی انڈسٹریل اسٹیٹ ہے جہاں میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی کوششوں سے چائنا نے 2۔ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کی ہے جس سے نہ صرف پنجاب میں خوشحالی آئے گی بلکہ میرے حلقہ سے بے روزگاری کا بھی خاتمہ ہوگا جس پر میں اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف اور ان کی ٹیم کا بے حد مشکور ہوں۔

جناب سپیکر! میں اس لحاظ سے بھی انتہائی مشکور ہوں کہ میرے حلقہ میں 135 میگاواٹ کے دو نئے پاور پلانٹس کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے جس سے انشاء اللہ تعالیٰ اندھیرے روشنیوں میں بدلیں گے اور معیشت کا پہیہ چلے گا کیونکہ ہماری فیکٹریاں اور کارخانے جب کام کریں گے تو ہماری معیشت بہتر ہوگی۔

جناب سپیکر! معیشت کی بہتری کے لئے جو اقدامات کئے جا رہے ہیں ان کی وجہ سے انشاء اللہ تعالیٰ مزدور ہو یا کارخانہ دار سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر خوشحال ہوں گے۔ ہمارے قائد کی قیادت میں ترقی اور خوشحالی کی گاڑی اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ [*******]

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "no no" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! [*********]

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ بہت شکریہ۔ محترمہ ناہید نعیم صاحبہ!

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر! پنجاب حکومت کو منظور نظر افراد کے گروہ کو ٹھیکے پر دے کر چلایا جارہا ہے جس سے عوام کو جو ریلیف دینے کا سہانا خواب دکھایا گیا وہ تو دور دور تک نظر نہیں آرہا۔ ہاں البتہ جن گروہوں کو حکومتی امور ٹھیکے پر دیئے گئے ان کے وارے نیارے ہیں صرف ایک مثال سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کی دوں گی کہ گوجرانوالہ میں ایک کمپنی کو دیا گیا ہے جسے حکومتی خزانے سے پانچ گنا زیادہ مالی وسائل فراہم کئے گئے مگر جس کام کے لئے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے لئے پانچ گنا زیادہ وسائل دیئے گئے ہیں اس کام کی صورتحال پہلے سے کسی طور پر بھی بہتر نہیں ہوئی۔ شہری علاقے کے ساتھ ساتھ موجودہ بڑے بڑے قصبوں کے سیوریج کے مسائل حل کرنے اور کوڑا کرکٹ کے نظام کے لئے ایک روپیہ بھی مختص نہیں کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بجٹ پر بات کریں۔ آپ کیا تقریر لے کر آ گئی ہیں؟

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر! گوجرانوالہ شہر کے ساتھ بڑے بڑے قصبے منڈیالہ وڑائچ، ونیہ والہ، لوہیانوالہ میں سیوریج اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے مسائل کے حل کا کوئی نظام موجود ہے اور نہ ہی اس کے لئے کوئی پیسے مختص کئے گئے ہیں۔ میری تجویز ہے کہ ہر بڑے قصبے میں سیوریج اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔ اس مد میں مقامی حکومت کو ترجیحی بنیادوں پر اضافی ہنگامی فنڈز فراہم کئے جائیں۔

جناب سپیکر! سڑکوں کی تعمیر سمیت ترقیاتی کاموں کی تکمیل میں محکمہ جاتی کرپشن جو کہ اب ایک رواج بن گئی ہے اگر اسے ختم نہ کیا گیا تو ایسے کام کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر! پولیس کو 81-ارب 68کروڑ روپے مہیا کرنے کی تجویز دی گئی ہے مگر پولیس میں محکمہ جاتی کرپشن ختم نہ کی گئی تو یہ تمام پیسا ضائع ہو جائے گا۔ واقف حال اچھی طرح جانتے ہیں کہ محکمہ کے اندر POLکے جعلی بِل تیار کر کے اعلیٰ افسران خود رقم کھا جاتے ہیں اور تھانے کی گاڑیوں کو روزانہ استعمال کے لئے پٹرول عوام کی جیبوں پر ڈاکا ڈال کر حاصل کیا جاتا ہے۔ پولیس کے ویلفیئر فنڈ کا بھی یہی حال ہے کہ کرپٹ افسران اس خطیر رقم کو بھی ہضم کر جائیں گے۔ اگر good governance کو یقینی نہ بنایا گیا تو اس بجٹ کا کوئی فائدہ عوام تک نہیں پہنچے گا۔

جناب سپیکر! ایک بڑا مسئلہ پینے کے صاحب پانی کا ہے۔ عوام کو صاف پینے کے پانی کی فراہمی حکومت کی اوّلین ذمہ داری ہے۔ گوجرانوالہ میں اس کام کو بھی ایک کمپنی کے حوالے کر دیا گیا ہے جس

کے لئے 5۔ارب روپے کم ہیں اس کو بڑھایا جائے اور جنگی بنیادوں پر پورے پنجاب میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

جناب سپیکر! ماں اور بچے کی صحت کے لئے مختص بجٹ کو بڑھایا جائے۔ خواتین جو کہ آبادی کا 52 فیصد حصہ ہیں ان کے لئے سازگار ماحول اور مواقع پیدا کرنے کے لئے بجٹ میں جو کچھ مختص کیا گیا ہے وہ ایک مذاق ہے۔ ذہین طالبات کے لئے ماسٹر ڈگری اور پی ایچ ڈی میں داخلہ لینے پر سکالرشپ کے لئے بجٹ میں فنڈز مختص کئے جائیں کیونکہ اب خواتین نے معاشرے کو lead کرنا ہے۔ تعلیمی اداروں میں لڑکیاں 80 فیصد سے زائد بہتر نتائج دے رہی ہیں۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 10 فیصد اضافہ نہ ہونے کے برابر ہے اسے 20 فیصد کیا جائے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ پیر محمد اشرف رسول صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب محمد ثاقب خورشید صاحب!

جناب محمد ثاقب خورشید: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! الحمدللہ آج مجھے اس ایوان میں بجٹ پر بحث کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ میں اس پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آج کے بجٹ میں روائتی انداز سے ہر کسی نے اپنے اپنے قائدین کو مبارکباد دی۔ ہم بھی اپنے قائدین کو مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے ایک بہت بڑی خطیر رقم کا بجٹ جنوبی پنجاب کے عوام کی ترقیاتی سکیموں کے لئے مختص کیا اس پر ہم وزیر خزانہ کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! آج کے اس سیاسی ماحول میں جمہوریت اور سیاست کو گالی بنا دیا گیا ہے۔ میڈیا پر تقریباً سولہ سے سترہ گھنٹے سیاستدانوں کو نفرت کی علامت بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ اگر میری اس بات سے میرے تمام ساتھی اتفاق کر لیں تو 1985 سے لے کر 2014 تک تقریباً 29 سال میں سیاست کی بے اصولیاں، بے قاعدگیاں اور بے ضابطگیاں جن پر عوام اور میڈیا ہم پر انگلیاں اٹھا رہا ہے۔ اس پر ہم سب کو اعتراف کرتے ہوئے معافی مانگ کر اپنی سمت درست کرنی چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں اپنے وطن عزیز کے لئے کچھ نہ کچھ کر لینا چاہئے شاید پھر زندگی ہمیں ایسے قیمتی لمحے نہ دے سکے۔ ہمارا ضمیر اب اپنے صوبے اور ملک کی خدمت کا جذبہ جگا کر اٹھنے کا تقاضا کر رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں بجٹ پر چند تجاویز پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا۔ ہمارے صحافی بھائی اپنے انداز سے تنقید کر کے ہماری establishment، بیوروکریسی اور ہم پر نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ میں

یہاں یہ بھی گزارش کروں گا کہ بیوروکریسی کے اعلیٰ سے اعلیٰ آفیسر کے پاس جب ہمارے عوامی نمائندے جاتے ہیں بلکہ نیک نیتی اور مؤدبانہ انداز سے ہم جب ان کے دفاتر میں داخل ہوتے ہیں تو ان بیوروکریٹس کے ماتھوں پر شکن اور دلوں میں نفرت کا ایک بیج ابھرتا ہے جس میں وہ گنہگار بھی ہوتے ہیں لیکن جب ان افسران نے اپنی تعیناتیاں اچھے مقامات پر حاصل کرنی ہوتی ہیں تو وہ اربابِ اختیار کو سفارشی سمریوں کی شکل میں بھجواتے ہیں۔ کیا وہ اربابِ اختیار سیاستدان نہیں ہیں لہذا سیاست کو خدارا گالی نہ بنایا جائے۔ ہمارے قائدِ پنجاب نے شعبہ تعلیم کی تقرریاں اور تبادلے جس شفاف انداز سے پچھلے چھ سال سے شروع کی ہیں اگر ہم سب اب short cuts اور دیگر نام نہاد استحقاق کو پس پشت ڈال کر آرام سے نئے setup پر اپنا پروگرام چلائیں تو وقت کے مداریوں اور تبدیلی کے نام نہاد دعویداروں کو ایک جنبش سے بوچھاڑ دیں گے۔ محکمہ تعلیم کے ساتھ ساتھ دیگر محکمہ جات میں بھی شفاف بھرتیوں سے نوجوان طلباء وطالبات کو روزگار ملے گا۔ میری حکومتِ پنجاب سے گزارش ہے کہ وہ ایجوکیشن کے ساتھ ساتھ دوسرے محکموں کی تقرریوں پر سے ban اٹھائیں تاکہ جس طرح نوجوانوں کی تیز رفتاری سے تعلیم سے فراغت ہو رہی ہے اس سے انہیں بھی روزگار باعزت طریقے سے مل سکے۔ پنجاب اسمبلی میں سفارش کلچر کسی بھی سطح پر ختم کرنے کا عزم کرنا چاہئے اور انصاف کی رکاوٹ میں سیاستدانوں پر جو الزام لگ رہا ہے اس کی بجائے حق وانصاف کے لئے ہمیں ملزم نہیں بلکہ مدعی بننا چاہئے۔ ہمیں اپنا محاسبہ کرنا چاہئے اور اپنی غلطیوں سے سبق سیکھنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب آپ wind up کریں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میں محکمہ جنگلات کے حوالے سے ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ قرآنِ پاک کے حافظ کے لئے داخلے میں بیس نمبر رکھے جاتے ہیں۔ اگر ہم سب اس بات پر فیصلہ کرلیں کہ زیادہ سے زیادہ درخت لگانے ہیں کیونکہ درخت لگانا ایک صدقہ جاریہ ہے۔ ہم ایجوکیشن کے لئے fix کر دیں کہ فی طالب علم پانچ درخت نہ صرف لگائے گا بلکہ ان کو پالے گا۔ چار سال میں کسی ممبر اسمبلی، ضلعی ممبر اسمبلی یا کسی ایسے افسر کی ڈیوٹی لگائی جائے کہ وہ ان کی صحیح طرح شماری کر سکے۔ اگر طالب علموں کو بیس نمبر اضافی دیئے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے شجرکاری بھی ہو جائے گی اور ہمارا صوبہ بھی ایک گرین صوبہ بن جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ۔ اب آپ تشریف رکھیں کیونکہ ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ جی، کانجی رام صاحب!

جناب کانجی رام: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ 15-2014 پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ پنجاب کی تاریخ کا ایک ہزار ارب روپے سے بھی زائد کا بجٹ پیش کرنے پر وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور ان کی پوری ٹیم نے جو کارکردگی دکھائی ہے اس پر میں اُن کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ 2014 کا یہ بجٹ فلاحی اور انقلابی پروگرام کی کلیدی اور بنیادی دستاویزات کی حیثیت رکھتا ہے۔ میرے قائد وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے جذبے کی سب سے بڑی گواہی یہ ہے کہ مسلم لیگ (ن) کا ماضی شاہد ہے کہ سابقہ پانچ سالہ دور اور 2014 کے اس بجٹ میں زندگی کے ہر شعبہ جات میں معاشرے کے محروم طبقوں کو اوّلین ترجیحات میں شامل کیا گیا ہے۔ ہسپتالوں میں ادویات کی مفت فراہمی ہو، پنجاب ایجوکیشن فنڈ کی مالی معاونت سے چلنے والے ہزاروں سکول ہوں، ایجوکیشن ڈویلپمنٹ فنڈز ہوں جس کے ذریعے طلباء کو دیئے جانے والے وظائف ہوں، عام آدمی کے لئے سفری سہولتیں ہوں، آشیانہ ہاؤسنگ سکیم ہو یا دانش سکولوں کا قیام ہو پنجاب نے ہمیں دوسری مرتبہ خدمت کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کا بھی بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے minority کے لئے ڈویلپمنٹ فنڈ میں اضافہ کیا ہے مگر میری ایک گزارش ہو گی کہ اس میں مزید اضافہ کیا جائے۔ میرا تعلق بھی جنوبی پنجاب رحیم یار خان سے ہے۔ جیسا کہ اس مرتبہ 15-2014 کے بجٹ میں جنوبی پنجاب کی 32 فیصد آبادی کے لحاظ سے 36 فیصد بجٹ یعنی 119۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں اس کے لئے بھی میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا بے حد مشکور ہوں کیونکہ یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ جس طرح رحیم یار خان میں خواجہ غلام فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان میں شیخ زید میڈیکل کمپلیکس کی تکمیل، بہاولنگر میں میڈیکل کالج کا قیام، بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں Thalassemia Unit & Bone Marrow Transplant Centre اور امراضِ قلب اور ہارٹ سرجری کے شعبوں کا قیام، ملتان، وہاڑی، ڈی جی خان اور مظفر گڑھ میں ضلعی ہسپتالوں کی upgradation، بہاولپور میں ویٹرنری یونیورسٹی کا قیام، ملتان میں چلڈرن ہسپتال کا قیام، بہاولپور میں پاکستان کے پہلے سولر پارک کا قیام، آبپاشی کے نظام کی بہتری کے لئے سلیمانکی بیراج اور پاکپتن کینال کی بحالی اور تعمیر نو، بہاولپور تا حاصل پور دورویہ سڑک کی تعمیر، فورٹ منرو میں سیاحت کے فروغ کے لئے چیئر لفٹ اور واٹر سپلائی سکیم، بورے والا میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے ذیلی کیمپس کا قیام، فورٹ منرو اور تونسہ میں دانش سکولوں کا قیام، جام پور اور چولستان کے لئے خصوصی پیکج

جیسے پروگرام دیئے گئے ہیں یہ میرے قائد کا ایک وژن ہے جو انہوں نے جنوبی پنجاب سے ایک محبت کی ہے۔ میں جنوبی پنجاب کے ان دو منصوبوں کا خصوصی طور پر ذکر کرنا چاہوں گا جو کہ تُرک گورنمنٹ کی طرف سے مظفر گڑھ میں ایک بہترین ہسپتال کا قیام کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ وہ ہسپتال ہے جہاں پر غریبوں کی دیکھ بھال اور مفت علاج ہو گا اور جو لوگ لاہور اور کراچی اپنے علاج کے لئے جایا کرتے تھے، وہ دن دور نہیں جب لوگ اپنے علاج کے لئے مظفر گڑھ آیا کریں گے۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں ییلو کیب سکیم کو دوبارہ شروع کیا گیا ہے جس کے تحت 50ہزار ییلو کیپ گاڑیاں دی جائیں گی جس سے 50ہزار گھرانوں کا چولہا جلے گا۔ آخر میں اپنی ایک گزارش وزیر خزانہ کی نذر کروں گا کہ Minority Development Fund کے تحت پچھلی دفعہ وزیر اعلیٰ کے special package میں لاہور، فیصل آباد، شیخوپورہ، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کو select کیا گیا تھا تو میری گزارش ہو گی کہ اس دفعہ جنوبی پنجاب سے رحیم یار خان، بہاولپور اور ملتان کو شامل کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ذوالفقار علی خان صاحب!

جناب ذوالفقار علی خان: شکریہ۔ جناب سپیکر کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پنجاب کی تاریخ کا اتنا بڑا اور تمام شعبوں کا احاطہ کرنے والا بجٹ پیش کیا۔ خصوصاً میں جس شعبے پر بات کرنا چاہ رہا ہوں، مجھے بہت خوشی ہے کہ نہ صرف پنجاب بلکہ پاکستان کی تاریخ میں اس بجٹ میں ٹیکنیکل ایجوکیشن پر خصوصی توجہ دی گئی ہے کیونکہ پنجاب 100 ملین کی آبادی کا جو ہمارا صوبہ ہے جس میں 30 ملین کی یوتھ ہے اور 1.2 ملین کا اس میں سالانہ اضافہ ہو رہا ہے اور ہماری حکومت مبارکباد کی مستحق ہے جس نے اگلے چار سالوں میں دو ملین لوگوں کو trained کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے جو کہ بہت بڑا ٹاسک ہے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو یہ ہے کہ TEVTA پنجاب، ووکیشنل ٹریننگ، پنجاب سکلڈ ڈویلپمنٹ فنڈ اور پرائیویٹ ادارے اس وقت مل کر دو لاکھ لوگوں کی سالانہ رجسٹریشن کرتے ہیں جو کہ ہماری requirement ہے جو ہمارا ٹاسک ہے اور جو ہمارا goal ہے اس کا یہ صرف 17 فیصد ہے اور جو باقی 83 فیصد جو کہ بہت بڑا ٹاسک ہے جو ہم نے اگلے چار لوگوں کے لئے لیا ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ اس کے لئے بجٹ میں کم از کم دو بلین روپے کا اضافہ

کیا جائے۔ ٹیکنیکل ٹریننگ کے تمام اداروں کی آپس میں کوآرڈینیشن نہیں ہے تو ان کی آپس میں کوآرڈینیشن ہونی چاہئے تو تب جا کر ہم یہ goals حاصل کر سکیں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ ٹیکنیکل ٹریننگ کے دو طریق کار ہیں جس میں ایک لانگ ٹرم ہے جس کے تحت پنجاب کے تمام اضلاع میں جہاں پر پولی ٹیکنیکل کالج نہیں ہیں وہاں پر ہمیں جنگی بنیادوں پر پولی ٹیکنیکل کالجز بنانے چاہئیں۔ پولی ٹیکنیکل کالج سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ میٹرک کے بعد آپ کے طلباء جو بی یا سی گریڈ میں پاس ہوتے ہیں، ان کی بہت بڑی تعداد ٹیکنیکل میں جا سکتی ہے اور اس سے آپ کی ٹیکنیکل لیبر فورس بڑھے گی اور دوسرا آپ کی یونیورسٹیوں اور کالجوں پر بھی بوجھ کم ہو گا جبکہ ہماری انڈسٹری کو ایک trained labour force میسر آئے گی اور یونیورسٹیاں اور کالجز دوسری تعلیم دے سکیں گے۔ اس حوالے سے میری یہ بھی گزارش ہے کہ زمانے کے مطابق جیسے بائیو ٹیکنالوجی ہے، سولر ٹیکنالوجی، ونڈ ٹیکنالوجی ہے اور ہائیڈرو ٹیکنالوجی ہے تو ان کی پوسٹوں کا بھی اضافہ کیا جائے تاکہ صحیح ٹیکنیکل ٹریننگ دی جا سکے۔

جناب سپیکر! دوسرا شارٹ ٹرم ہے جس کے اندر پورے پنجاب میں ایک اندازے کے مطابق پانچ لاکھ لوگ ایسے ہیں جو کام تو جانتے ہیں لیکن وہ زمانے کے مطابق trained نہیں ہیں تو میری گزارش ہے کہ ان پانچ لاکھ لوگوں کو ہر ضلع کے اندر رجسٹرڈ کر کے انہیں ووکیشنل ٹریننگ دی جائے، ساتھ ہی انہیں 8 سے 12 ہزار روپے تک ماہانہ وظیفہ دیا جائے اور انہیں سرٹیفائیڈ کیا تو آپ کے پاس اس سال کے اندر پانچ لاکھ لوگوں کی ایک فورس تیار ہو جائے گی۔ اس حوالے سے پنجاب سے 3 لاکھ 67 ہزار لوگ ٹریننگ حاصل کر کے بیرون ملک روزگار کے لئے گئے۔ اس شعبے میں بھی توجہ دی جائے تو پنجاب کو 8/9 بلین ڈالرز کا زرمبادلہ ملتا ہے اور اگر اسے بھی crush پروگرام کے طور پر لے لیں تو انشاء اللہ ہم اسے دُگنا کر سکتے ہیں اور ایک بہت بڑی لیبر فورس تیار کی جا سکتی ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: میں سب سے پہلے تو اپنے خداوند خدا کا شکریہ ادا کرتی ہوں جو بڑا مہربان ہے اور نہایت ہی رحیم ہے۔ اس کے بعد میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ بجٹ پر بات کر سکوں۔ میری بحث مینارٹی کے بجٹ کا محور ہو گی اور اس کے بارے میں بات کروں گی۔

جناب سپیکر! اگر آپ 14-2013 کی سالانہ بجٹ statement دیکھیں تو صفحہ نمبر 57 پر budget books کے مطابق 200 ملین روپے اقلیتوں کے لئے مختص کئے گئے تھے اور جب بجٹ

تقریر کے دوران میں نے اس بات کی نشاندہی کی تو وزیر خزانہ نے یہ فرمایا کہ نہیں، یہ رقم غلط ہے اور یہ رقم 32.50 ملین روپے ہے اور انہوں نے اپنی wind up speech میں کہا کہ ہم اسے بڑھا کر 40 ملین روپے کر رہے ہیں اور ہم نے تقریباً 25 فیصد بڑھائی ہے۔ ان کی تقریر میرے پاس موجود ہے جسے آپ دیکھ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس سال جب پھر بجٹ آیا اور اسی چیز کو دیکھا گیا تو اقلیتوں کا بجٹ 200 ملین روپے ہی رہا وہ اس سے نہیں بڑھا اور انہوں نے جو بجٹ تقریر کی تھی اور جو لفظ انہوں نے اس فلور پر استعمال کئے لیکن بجٹ books میں اسے تبدیل نہیں کیا گیا۔ اگر آپ اس وقت کی budget books دیکھیں تو صفحہ 24 پر 15-2014 میں آپ نے فرمایا کہ 50 کروڑ روپے ہم نے اقلیتوں کے لئے مختص کر دیئے ہیں تو انہوں نے ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ جب آپ وائٹ پیپر کا صفحہ 44 دیکھیں تو وہاں پر 320 ملین روپے کی رقم لکھی گئی ہے اور اگر آپ Annual Budget Statement دیکھیں تو صفحہ 56 پر 300 ملین روپے لکھا ہوا ہے۔ میں کس figure کو صحیح اور درست مانوں، یہ ہمارے ساتھ آپ مذاق کر رہے ہیں، ہمارا کیا قصور تھا؟ کیا ہمارا یہ قصور تھا کہ اقلیتوں نے خصوصی طور پر مسیحیوں نے پاکستان بنانے میں اپنا ووٹ ڈالا تھا، ایس پی سنگھا نے deciding vote ڈال کر پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے لئے اپنا ووٹ ڈالا۔ کیا ہمارا یہ قصور ہے کہ ہم نے پاکستان کو بنانے میں ایک کلیدی کردار ادا کیا تھا کہ آپ ہمارے ساتھ اس طرح کا مذاق کر رہے ہیں؟ کہیں کچھ کہہ رہے ہیں اور کہیں کچھ کہہ رہے ہیں اور ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ ہمارے ساتھ کس قسم کا مذاق کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! Equal opportunities بڑا ہی خوب صورت Preamble Human Rights and Minority Affairs کا آپ نے ڈویلپمنٹ پروگرام میں دیا، بہت ہی زبردست Protection of Human Rights and Religious Minorities کی بات آپ نے کی ہے۔ آپ نے equality کی بات کی ہے، ویلفیئر کی بات ہے اور equal opportunities کی بات کی ہے۔ میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتی ہوں کہ کتنی equality ہمارے ساتھ ہو رہی ہے۔ یہ بجٹ جو آپ نے 15-2014 کا دیا ہے یہ discriminatory Budget ہے۔ 50 کروڑ روپے کی رقم ہے اور میرا خیال ہے کہ چڑیا گھر کا بجٹ بھی اس سے زیادہ ہو گا۔ آپ تو ہمیں انسان ہی نہیں سمجھتے اور جانوروں سے بھی بدتر ہماری زندگی کر دی ہے۔ اس میں کوئی break up نہیں ہے، کہاں پر پیسے خرچ ہوں گے، کیسے خرچ ہوں گے اور کیا ہو گا؟ مجھے شرم آتی ہے کہ حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے ہمارے

بھائی ان باتوں کی نشاندہی نہیں کر سکتے۔ Minority areas کی کیا ڈویلپمنٹ کی گئی ہے؟ آپ نے یہاں پر فرمایا کہ ان علاقوں میں جہاں پر اقلیتوں کی تعداد زیادہ ہے وہاں پر ہم ڈویلپمنٹ پراجیکٹس کریں گے۔ میں زیادہ لمبی تقریر نہیں کرنا چاہتی ہوں لیکن میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کا وقت ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پنجاب میں 9 ایسے حلقے ہیں جہاں minority کا candidate جیت سکتا ہے ہمارا اتنا ووٹ ہے وہاں پر 90 ایسے areas ہیں جہاں پر ہم الیکشن کو swing کر سکتے ہیں۔ یہ لوگ جھوٹ بول کر اُن کو دلاسہ دے کر اور سبز باغ دکھا کر ووٹ تو حاصل کر لیتے ہیں لیکن بعد میں سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ رحیم یار خان کے ہندوؤں کو دیکھیں جن کی زندگی animals سے بھی بدتر ہے وہاں پر نالیاں ہیں، گٹر اور نہ وہاں پر سڑکیں ہیں اور وہ وہاں پر اتنی بُری زندگی بسر کر رہے ہیں۔ میری یہ درخواست ہے کہ اس کو کم از کم ADB میں ایک فیصد minorities کے لئے مختص کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ wind up کریں!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! ایک بات میں کرنا چاہوں گی یوحنا آباد کے حلقے میں پی پی۔159 میں جہاں سے ہمارے چیف منسٹر صاحب الیکشن جیت کر آئے ہیں جہاں سے پنجاب اسمبلی میں minorities کے دو ممبر ہیں، جہاں ڈیڑھ سے دو ملین Christian رہتے ہیں وہاں وزیراعلیٰ نے کہا میں اس کو پیرس بنادوں گا اس کو modern بستی بنادوں گا انہوں نے یہ بھی کہنا مناسب نہیں سمجھا کہ میں اس کو کالونی بنا دوں گا وہاں پینے کا صاف پانی ہے نہ وہاں پر proper سیوریج ہے۔ وہاں پر ہر طرف کچرا پھیلا ہوا ہے اور وہاں پر نہ proper streets ہیں مین ہول کھلے ہوئے ہیں آئے دن ان میں بچے گر جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! سردیوں میں تو سمجھ میں آتی ہے لیکن گرمیوں میں بھی وہاں سوئی گیس نہیں آتی۔ وہاں پر کوئی سکول ہے اور نہ ہی کوئی ہیلتھ یونٹ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ! جی، next ہیں محترمہ بُشریٰ انجم بٹ صاحبہ! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج سالانہ بجٹ برائے سال 15-2014 پر بحث کا آخری دن ہے۔ آخر میں وزیر خزانہ اس بحث کو wind up کریں گے۔ اب تک 73 ممبران اس پر بات کر چکے ہیں اور میرے پاس 78 ممبران کی لسٹ ہے تو شاید آج یہ ممکن نہ ہو سکے۔ بہر حال میں یہ وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ جو مقررین رہ جائیں گے وہ ضمنی بجٹ پر عام بحث کے روز تقریر کر سکتے ہیں۔ ممبران سے استدعا ہے کہ وہ

اپنی بات مختصر کریں اس کے بعد وزیر خزانہ بجٹ پر بحث کو wind up کریں گے جی، محترمہ آپ بات کریں، مختصر بات کریں۔

محترمہ بشریٰ انجم بٹ: جناب سپیکر! جیسے کہ آپ نے mention کیا کہ:

> Everybody should get the opportunity to speak regarding the budget because my expertise lies with the Education Department, therefore, I will just be focusing on education.
>
> Mr Speaker! As we all know that 273 billion has been allocated to education only.

جناب سپیکر! ایجوکیشن ایک ایسی چیز ہے اور cause ہے جس کے لئے جتنا بھی فنڈ دیا جائے کم ہے لیکن lets make the most of it اپوزیشن نے بہت criticize کیا ہے۔ بجٹ کو لے کر as far as education is concerned. I personally feel that I take the criticism in a healthy manner ایجوکیشن کے لئے جتنا بھی criticize کریں اُس کو اگر ہم positively لیں تو شاید ہم بہتر کارکردگی show کر سکتے ہیں۔

However on the other hand Laptop Scheme against criticism

اُس میں گزارش کرنا چاہوں گی کہ یہ ہم

Let's take things in a positive manner as parents, as Principals of schools

بچے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں تو ہم اُن کو بھی انعام دیتے ہیں تو

If the Chief Minister has taken this initiative of appreciating the only deserves then I think we should all appreciate this cause. Other than that

تو ابھی "الف اعلان" نے ایک all parties ایجوکیشن کانفرنس کی تھی جہاں پر سب پارٹی کے ممبران شامل تھے اور جتنا بھی انہوں نے ایجوکیشن سے related اپنی recommendations دی تھیں۔

I am proud to say that this particular budget encompasses them beautifully. Other than that PEEF is an organization

جناب سپیکر! جو کہ Punjab Education Endowment Fund ہے جس کی Audit Department head میں خود ہوں۔ میں personally دیکھ رہی ہوں کہ:

Right now the budget from 9 billion has been increased to 11 billion. This particular fund is working in very transparent manner. Both internal and external audit have proven this fact.

جناب سپیکر! یہ organization اُنہی بچوں کو جو deserving ہیں اُن کا board result سے اُٹھاتی ہے اور

Before the admission dates go by, they make sure that we give them scholarship without even applying for it.

جناب سپیکر! ابھی تک ہم نے 17 ہزار students کو scholarship دی ہے۔

Other than that Knowledge Park is another good initiative from the Government. IT Labs, Govt. Sports Complexes, and Teacher Training Programmes we do realize.

جناب سپیکر! ہم اپنی کوتاہیوں کو مانتے ہیں اپنی weakness کو مانتے ہیں کہ ابھی گورنمنٹ سکولوں کے حالات اتنے اچھے نہیں ہیں۔

We are trying to work on that and we are trying to start with teachers training programmes. Right now we have just one Ali Institute which is training teachers professionally. We, as the Education Standing Committee, Insha Allah are working towards that as well and we will not only be working towards making Government Schools better but actually collaborating with the private schools and helping them train the teachers. In the end I will not take much of your time. Sixty five percent of our nation is comprised of youth.

اگر ہم use کر رہے ہیں اور ان کو نالج سے اُبھاریں تو شاید یہ ہمارے لئے liability کی بجائے assets بن سکتے ہیں۔

Let's all, irrespective of parties work together for this worthy cause. Thank you so much.

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، next محترمہ ثوبیہ انور ستی صاحبہ!

محترمہ ثوبیہ انور ستی: جناب سپیکر! شکریہ۔ For giving me the floor میں آپ کے توسط سے پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ پیش کرنے پر قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور اُن کی ٹیم کے ہر فرد کو لائق تحسین سمجھتی ہوں یقیناً موجودہ بجٹ کو تاریخی بنانے میں میاں محمد شہباز شریف اور ان کی ٹیم کو پچھلے چھ سالوں کی انتھک محنت اور جدو جہد کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

جناب سپیکر! اس بجٹ پر اعتراض کرنے والے معزز ممبران نے یا تو یہ دستاویز پڑھی ہی نہیں یا ان کو دن کو رات کہنا ان کی عادت بن چکی ہے۔ بقول شاعر

ان عقل کے اندھوں کو الٹا نظر آتا ہے
مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس بجٹ میں جنوبی پنجاب کے عوام کی ترقی کے لئے ترقیاتی بجٹ کا 36 فیصد مختص کئے جانے پر اپوزیشن معترض ہے یا توانائی کے شعبے کے لئے 31۔ارب روپے کی رقم کی فراہمی پر انہیں اعتراض ہے یا شعبہ تعلیم کے لئے 92۔ارب روپے سے زائد رقم کا رکھا جانا ان کے لئے باعث پریشانی ہے۔

جناب سپیکر! موجودہ حالات میں یہ بجٹ بہترین اور متوازی بجٹ ہے۔ ہم ترقی نسواں کے لئے موجودہ بجٹ میں ایک ارب 65 کروڑ کی رقم رکھے جانے پر حکومتی اقدام کو سراہتے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ اس خطیر رقم سے دیہی علاقوں میں بھی کام کرنے والوں کے لئے day care centres کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

جناب سپیکر! چونکہ میرا تعلق ضلع راولپنڈی کی پسماندہ تحصیل کوٹلی ستیاں سے ہے اس لئے میں آپ کے توسط سے حکومت سے گزارش کرنا چاہوں گی کہ جب میرے قائد میاں محمد نواز شریف نے 1986 میں بطور وزیراعلیٰ مری کہوٹہ اور کوٹلی ستیاں کی ترقی پر خصوصی توجہ دی جس سے اس علاقے میں سیاحت کو فروغ ملا، اس سے علاقے کی ترقی کے لئے Murree kahuta Development Authority کا قیام عمل میں لایا گیا جو کہ میاں محمد نواز شریف کا ایک تاریخی اقدام ہے اور MKDA کے قیام سے علاقے میں ترقی کا نیا باب رقم ہوا مگر افسوس کہ 1999 میں سابق صدر پرویز مشرف نے

MKDA کو تحلیل کر دیا۔ کوٹلی ستیاں کہوٹہ اور مری کی ترقی کے لئے میں چاہوں گی کہ MKDA کو بحال کیا جائے تاکہ جو ترقی کا سفر 12۔اکتوبر 1999 کو رک گیا تھا اُس کو شروع کیا جا سکے۔

جناب سپیکر! 11۔ مئی 2013 کے انتخابات میں کامیابی کے بعد جب میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے وفاق اور پنجاب میں حکومتیں سنبھالیں تو معیشت مکمل طور پر تباہ ہو چکی تھی، توانائی بحران اپنے عروج پر تھا اور دہشت گردی کی وجہ سے اندرونی اور بیرونی سرمایہ کاری نہ ہونے کے برابر تھی مگر میری قیادت پچھلے 12 ماہ میں ان challenges کو حل کرنے کے لئے ہر ممکن وسائل کو بروئے کار لائی میاں محمد شہباز شریف نے پنجاب حکومت کے ساتھ ساتھ توانائی بحران کے لئے بہترین حکمت عملی اپنائی۔ آج پنجاب میں شعبہ توانائی کے لئے ڈالروں کی سرمایہ کاری انہی کی کاوشوں کا نتیجہ ہے جس سے مخالفین کی نیندیں حرام ہو چکی ہیں جبکہ میاں محمد نواز شریف نے حتی الامکان برداشت کا مظاہرہ کرتے ہوئے political consensus سے طالبان سے مذاکرات کا عمل شروع کیا کیونکہ میری قیادت بخوبی آگاہ ہے کہ امن کے قیام کے بغیر معاشی ترقی کا سفر ممکن نہیں لیکن دہشت گردوں نے اسے بھی ہماری کمزوری سمجھا اس لئے میاں محمد نواز شریف نے اپنی مسلح افواج کو دہشت گردوں کے خلاف منطقی آپریشن کی واضح ہدایت جاری کی۔ الحمد للہ آج ہماری افواج ان بزدل دہشت گردوں کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ!

محترمہ صوبیہ انور ستّی: میں مسلح افواج کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ دہشتگردوں کے خلاف ہمیں جلد کامیابی حاصل ہو گی۔ معاشی ترقی کا خواب جو قائدین نے دیکھا ہے وہ ضرور شرمندہ تعبیر ہو گا۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ یہ لوگ سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر ہمارے لیڈر کا ساتھ دیتے تاکہ ملک کی ترقی کو جلد از جلد یقینی بنایا جا سکتا مگر افسوس کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ! آپ کا ٹائم ختم ہو گیا اب آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ لبنیٰ ریحان!

محترمہ لبنیٰ ریحان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ۔ الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا حبیب اللہ۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے مالی سال 2014-15 کے بجٹ پر بولنے کا موقع دیا۔ میں پنجاب کا ایک ہزار ارب روپے سے زائد کا بجٹ پیش

کرنے پر میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں بہترین بجٹ پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ بجٹ عوام دوست، غریب پرور اور فلاحی و انقلابی بجٹ ہے۔ میرے قائد میاں محمد شہباز شریف نے جب بھی کوئی بات منہ سے نکالی تو اسے عملی جامہ پہنانے میں کبھی کوئی دقیقہ فروگذاشت کیا اور نہ ہی لیت ولعل سے کام لیا بلکہ شب و روز ایک کر کے اپنی بات کو پورا کیا اور قوم کی امنگوں پر پورا اترے جس کا منہ بولتا ثبوت نندی پور پاور پراجیکٹ اور انرجی کے نوے پراجیکٹس ہیں جن پر کام کا آغاز ہو چکا ہے جس کی وجہ سے ہماری اپوزیشن پریشان ہے کہ اگر یہ سب کام کر کے عوام کے سامنے سرخرو ہو گئے تو پھر ہمارا کیا ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال کا بجٹ جن ترجیحات اور اہداف کی عکاسی کرتا ہے اس کی بناء پر ہمارا پیارا صوبہ پنجاب ترقی کی منازل طے کرے گا۔ اس بجٹ میں تمام شعبہ ہائے زندگی کے طبقات کو مدنظر رکھا گیا ہے اور ہر ایک کے حقوق کا خیال رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ بجٹ ایک ہزار ارب سے زائد کا ہے لیکن اس میں سب سے زیادہ اہمیت شعبہ تعلیم کو دی گئی ہے اور اس کے لئے کل 273۔ارب روپے کی کثیر رقم مختص کی گئی ہے۔ اس رقم کو سکولوں، دانش سکول، کالجوں، یونیورسٹیوں اور ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ وغیرہ پر متوازن طریقے سے تقسیم کیا گیا ہے حتیٰ کہ ایجوکیشن سیکٹر کے ہر حصے کو cover کیا گیا ہے۔ پنجاب کے تعلیمی اداروں کی missing facilities کو پورا کرنے کے لئے اس بجٹ میں 8۔ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جو انتہائی خوش آئند قدم ہے۔ میاں محمد شہباز شریف تعلیمی وظائف کا خاص طور پر خیال رکھتے ہیں کیونکہ وظائف اصل میں motivation کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

جناب سپیکر صحت کے شعبہ کے لئے کل 121۔ارب 80 کروڑ روپے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں مختص کئے گئے ہیں۔ اس بجٹ کی رقم کو ہیلتھ انشورنس کارڈ، ایمبولینسوں کی خریداری، ادویات کی فراہمی، نئے ہسپتالوں کے قیام، نئی بھرتیوں، موبائل ہسپتالوں، ماں اور بچے کی صحت، دیہی مراکز اور دیگر صحت سے متعلقہ منصوبوں پر خرچ کیا جائے گا۔ یہاں میں ایک تجویز بھی دینا چاہوں گی کہ اگر ان سب گورنمنٹ ہسپتالوں میں برن یونٹ اور ہیپاٹائٹس یونٹ کا بھی اہتمام کیا جائے تو بہت اچھا ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! لاہور میٹرو بس کے کامیاب منصوبے پر پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت اور قیادت مبارکباد کی مستحق ہے اور اس کے بعد اب ہمارے شہر راولپنڈی میں بھی اس کا آغاز ہو چکا ہے جس کے لئے میاں محمد شہباز شریف مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اس سے راولپنڈی کے لوگوں کو سفر کے لئے معیاری اور سستی سہولت میسر ہو گی اور لوگ آسانی سے سفر کر سکیں گے۔ اس کے بعد فیصل آباد میں بھی میٹرو بس چلے گی۔ لاہور میں میٹرو ٹرین کا بھی منصوبہ بنایا گیا ہے جو جلد ہی شروع ہو جائے گا اور انشاء اللہ ستائیس ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔ یہ پاکستان کی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھے گا۔ اس بجٹ میں لیبر کی اجرت کو دس ہزار سے بڑھا کر بارہ ہزار روپے کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں وزیر محنت راجہ اشفاق سرور کے حوالے سے ذکر کروں گی کہ انہوں نے لیبر ڈیپارٹمنٹ میں کچھ ایسی اصلاحات کی ہیں جن کی بدولت ورکر اپنے آپ کو محفوظ تصور کرنے لگے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہنا چاہوں گی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں پاکستان کی بہتر طریقے سے خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم تو مر جائیں گے اے ارضِ وطن پھر بھی تجھے
زندہ رہنا ہے قیامت کی سحر ہونے تک

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ ڈاکٹر مراد راس صاحب! ذرا ٹائم کا خیال رکھئے گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مجھے یہاں پر بولنے کا موقع ملا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تین دن سے موجود نہیں تھے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ماڈل ٹاؤن کا جو سانحہ ہوا ہے وہ میرے حلقے میں ہی ہوا ہے جس کی وجہ سے میں یہاں آ نہیں سکا۔ میں آپ کو آج دلیلوں کے ساتھ بتاؤں گا کہ یہ حکومت عوام کی کس طرح دشمن ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ذرا ٹائم کو مدنظر رکھتے ہوئے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! بالکل ٹائم کو مدنظر رکھتے ہوئے، یہ حکومت عوام کی دشمن کس طرح ہے، میں آپ کو سب سے پہلے یہ بتاتا ہوں کہ جو واقعہ پرسوں میرے حلقے میں ہوا اور نہتے لوگوں پر گولیاں چلائی گئیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس پر بہت زیادہ بات ہو چکی ہے آپ بجٹ پر رہیں تو بہتر ہوگا۔ آپ ماحول خراب نہ کریں۔

ڈاکٹر مراد راس: ٹھیک ہے۔ چلیں، میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ حکومت عوام کی کس طرح سے دشمن ہے۔ قرشی بلیوارڈ بن رہی ہے جو کیولری پل کو جاتی ہے اس سڑک پر کوئی problem نہیں تھی اس کے اوپر دس کروڑ روپیہ لگا ہے۔ جیل روڈ جہاں کوئی problem نہیں تھی اسے دوبارہ سے بنایا جارہا ہے اس کے اوپر بھی دس کروڑ روپے سے زیادہ لگ رہا ہے۔ آپ ان دونوں سڑکوں کے سو سو فٹ دائیں یا بائیں جہاں کچی آبادیاں ہیں جائیں اور دیکھیں کہ وہاں پر لوگوں کے کیا حالات ہیں۔ وہاں لوگوں کے پاس پینے کے لئے پانی نہیں ہے۔ میں آج بھی مکہ کالونی میں صبح ٹینکر بھجوا کر آیا ہوں۔ وہاں پر لوگوں کے پاس پینے کے لئے صاف پانی نہیں ہے اور یہاں پر ان سڑکوں پر دس دس کروڑ روپیہ لگایا جارہا ہے جن سڑکوں پر problem ہی کوئی نہیں ہے، ان سڑکوں کے ساتھ کوئی issue نہیں ہے۔ ان سڑکوں پر کون سے گڑھے پڑے ہوئے تھے؟ یہ میں facts بتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ جا کر ذرا سکولوں کی حالت دیکھیں۔ میں گلبرگ کے سکولوں کا بتاتا ہوں میرے موبائل کے اندر ان کی تصویریں ہیں۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول گنگا آئس فیکٹری جائیں وہاں پر ایک ہی کلاس کے اندر آدھی لڑکیاں کرسیوں پر بیٹھی ہیں اور آدھی لڑکیاں زمین پر بیٹھی ہیں۔ اُس لڑکی کا کیا قصور ہے جو نیچے بیٹھ کر ساتھ والی لڑکی کو دیکھ رہی ہے جو کرسی پر بیٹھی ہے؟ دس کروڑ، بیس کروڑ روپیہ سڑکوں پر لگایا جارہا ہے اور یہاں پر بچیوں کے پاس بیٹھنے کے لئے کرسیاں نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! آپ جائیں اور جا کر پانی کے حالات دیکھیں۔ ٹیوب ویل کام نہیں کر رہے ہیں۔ ہم نے محکمے والوں کو insist کر کے کہا کہ وہاں پر تو ٹیوب ویل لگائیں جو گورنمنٹ نے پہلے ہی پاس کئے ہوئے تھے لیکن وہ ٹیوب ویل نہیں لگا رہے ہیں۔ وہاں پر جو بھی پیسے ڈویلپمنٹ کے لئے آئے ہیں کیونکہ ہم نے تو پیسے مانگے نہیں ہیں، ہمیں تو چاہئے نہیں تھے اور ہم نے کہا ہی نہیں۔ جن کو دیئے ہیں وہ بھی نہیں لگا رہے ہیں۔ وہ سارے پیسے ہمارے مخالفوں کو دیئے گئے ہیں جو ہم سے وہاں پر ہارے ہیں اور وہ بھی نہیں لگا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ ذرا قبرستانوں کی حالت جاکر دیکھ لیں۔ مکہ کالونی اور جیوانانہ کے اندر عیسائیوں کا قبرستان ہے اور مجھے آٹھ مہینے سے زیادہ ہوگئے ہیں ڈی جی، ایل ڈی اے کے پاس جاتے ہوئے، انہوں نے ابھی تک وہ کیس دوبارہ نہیں کھولا۔ جیوانانہ کے اندر دو کنال زمین لے کر روک دیا گیا اور کہا گیا کہ ہم آپ کو اس کا substitute دیں گے۔ کہاں پر زمین ہے، اس کام کو کیوں مکمل نہیں کیا اور لوگوں کا کیا قصور ہے؟ میں کہتا ہوں کہ ہمیں کوئی تختی نہیں چاہئے، ہمارے کوئی نام نہ لکھے جائیں بلکہ یہ وہاں جاکر لوگوں کی بہتری کریں۔ مجھے کوئی پروا نہیں ہے، کہیں نام نہ لکھیں۔ لوگوں نے ہمیں مینڈیٹ دیا ہے مجھے اس کی کوئی پروا نہیں ہے کہ میری کہیں تختی لگے، مجھے کوئی پروا نہیں ہے کہ کہیں میرا نام استعمال ہو۔ آپ جاکر لوگوں کی زندگی آسان کریں۔

جناب سپیکر! سکولوں کا فرنیچر، جس سکول کی میں آپ سے بات کر رہا تھا گنگا آئس فیکٹری صرف یہ ایک سکول ہی نہیں ہے بلکہ گلبرگ کے اندر تین اور سکولوں کے اندر میں خود جاکر personally فرنیچر دیکھ کر آیا ہوں تاکہ کم از کم students بیٹھ سکیں اور teachers بیٹھ سکیں۔ وہاں پر blackboard لکھنے کے قابل نہیں ہیں اور ہم ان کا انتظام بھی خود ہی کر رہے ہیں کیونکہ حکومت نے تو کچھ کرنا نہیں ہے۔ میری "ای ڈی او" ایجوکیشن کے ساتھ کافی دفعہ بات ہو چکی ہے، ای ڈی او نے کچھ کرنا نہیں ہے اور ڈی سی او سے بھی بات ہو چکی ہے۔ ہم صرف کچھ سکولوں کو پرائمری سے سیکنڈری کروانے کی کوشش کر رہے ہیں وہ نہیں ہو رہے کیونکہ کسی ڈیپارٹمنٹ کے اندر کوئی کچھ کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! واسا والوں کے پاس ہم گئے ہیں، جتنے دو سڑکوں پر پیسے لگائے گئے ہیں اتنے پیسوں کے اندر جیل روڈ سے فیروزپور روڈ تک نیا سیوریج سسٹم ڈالا جا سکتا تھا اور ان سڑکوں کے ساتھ کوئی problem نہیں تھی۔ یہ سڑکوں کو توڑ کر دوبارہ بنا دیتے ہیں پتا نہیں کس لئے؟ کیونکہ اس میں سب سے زیادہ کرپشن ہے اور ڈویلپمنٹ کے اندر سب سے زیادہ کرپشن ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک ضروری issue یہاں پر لانا چاہتا ہوں کہ جڑانوالہ لاہور سے 32 کلو میٹر ہے۔ یہاں پر ایل ڈی اے land acquisition کر رہی ہے۔ ملک لیاقت علی صاحب ہیں جن کی بارہ ایکڑ زمین ہے، وہاں پر ایک ایکڑ کی value ایک کروڑ روپیہ ہے اور ان کو ایل ڈی اے بیس لاکھ روپیہ acquisition کا دے رہا ہے۔ ان کی ایک ایکڑ ایک کروڑ روپے کی زمین ہے اور ملک لیاقت علی کو بارہ کروڑ روپیہ ملنا چاہئے، وہاں کے ایم این اے رانا تنویر کی زمین کو بخش دیا گیا ہے اور کہا ہے کہ وہاں کے

جو ایم این ایز اور ایم پی ایز ہیں ان کی زمین کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔ مگر جو عام چھوٹا کاشتکار ہے اور جن کی زمین لائف لائن ہے۔ ملک لیاقت علی کے والد اور ان کی بیٹی میرے دفتر میں آکر بیٹھی رہی ہیں کہ ان کی زندگی کے لئے صرف وہ بارہ ایکڑ جگہ ہے اور ان کو بیس لاکھ فی ایکڑ دیا جا رہا ہے جہاں پر قیمت ایک کروڑ روپیہ ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ ہم یہاں پر آکر دعوے کرتے ہیں اور اتنا کچھ کہتے ہیں۔ آج ہسپتالوں کا کیا حال ہے۔ میں تو آگے مزید بولوں گا آج میں نے تو اس پر تھوڑی سی بریفینگ دی ہے کہ حلقوں کے اندر یہ حالات ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! wind up کر دیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں آخری بات یہ کروں گا کہ جو حلقوں کے اندر حالات ہیں، میں آپ کو اس حلقہ کا بتا رہا ہوں جس میں میاں محمد نواز شریف بھی رہتے رہے ہیں، ان کی فیملی بھی رہتی ہیں اور میاں محمد شہباز شریف رہتے ہیں۔ آپ کبھی میرے ساتھ چل کر دیکھیں اور میں آپ کو بتاؤں گا کہ وہاں کچی آبادیوں میں سکولوں اور قبرستان کے کیا حالات ہیں۔ میری گزارش ہے کہ سڑکیں بنانا اور پل بنانا بس کر دیں اور لوگوں کے مسائل کی طرف توجہ دیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ نسرین جاوید صاحبہ!

محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے اتنا اچھا بجٹ بنایا اور ہمارے وزیر خزانہ جنہوں نے بڑی محنت اور ہمت سے بجٹ پیش کیا وہ بھی مبارکباد کے لائق ہیں اور ان کے لئے ہماری دعائیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ہمت دے۔ ان دنوں جو بجٹ زیر بحث ہے وہ تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ ہے۔ حقیقت اور ایمانداری سے دیکھنے والے یقیناً اس بجٹ کی تعریف کریں گے۔ یہ ایک خوش آئند بات ہے کہ ہیلتھ اور ایجوکیشن کے لئے نسبتاً پہلے سے بہتر بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ عوام کی صحت بہتر ہو گی تو تعلیم حاصل کریں گے اور تعلیم حاصل کریں گے تو مستقبل اچھا ہو گا۔ ہمارے قائد کو ایک مسئلہ نہیں روزانہ کوئی نہ کوئی نیا مسئلہ ان کے لئے کھڑا کیا جاتا ہے۔ عرصہ ایک سال میں ایک نہیں کئی مسائل حل کئے ہیں۔ انرجی کی تکمیل کے ساتھ ساتھ فیکٹریاں چلائی جائیں گی، لوگوں کو روزگار میسّر ہوں گے اور سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں ہزاروں لوگوں کو ملازمتیں ملیں گی جس سے چوری اور ناجائز کام ختم تو نہیں ہوں گے مگر کم ضرور ہو جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! عوام خوشحال ہوں گے اور جو لوگ پلوں سڑکوں پر تنقید کرتے ہیں انہیں سوچنا چاہئے کہ اگر سڑکیں بنیں گی تو پہیہ چلے گا۔ پہیہ چلے گا تو لوگ سفر کریں گے، ملازمتیں کریں گے اور وہاں کاروبار ہوں گے اس لئے ہمیں سب کو مل کر چلنا چاہئے اور صرف تنقید برائے تنقید نہیں کرنی چاہئے۔ ہم بیٹھے ہوئے کچھ نہ کچھ بات کر لیتے ہیں، یہ بات اچھی نہیں ہے اور تنقید نہیں کرنی چاہئے کیونکہ یہ آپ کا بھی ملک ہے اور یہ صرف مسلم لیگ (ن) کا ملک نہیں ہے۔ یہ ہم سب کا ملک ہے اسے سنوارنے کے لئے قدم بڑھائیں اور ہمارے ساتھ چلیں۔ مسلم لیگ (ن) ایک مضبوط اور باقاعدہ جماعت ہے جو پرندے ادھر سے اڑ کر اُدھر بیٹھ گئے اور اُدھر سے اڑ کر ادھر بیٹھ گئے وہ جماعتیں نہیں ہوتی اور ان کو ہم کیا کہہ سکتے ہیں آپ خود ہی سوچ لیں کہ وہ جماعتیں کیا کر سکتی ہیں جن کے پرندے ادھر ادھر اڑتے پھر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! نندی پور پراجیکٹ کا ابھی ایک مرحلہ طے ہوا ہے اور بجلی میں فرق پڑھ گیا۔ اگر وہ مکمل ہو جاتا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ حالات بہت بہتر ہو جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ ٹائم ختم ہو گیا۔ محترمہ رخسانہ کوکب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ ارم حسن باجوہ صاحبہ! آپ بات کریں۔

محترمہ ارم حسن باجوہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع کرتی ہوں اس بابرکت ہستی کے نام سے تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں جس نے ہم سب پر بے پناہ احسان، انعامات فرمائے اور ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ یہ کرم بھی اسی ذات باری تعالیٰ کا ہے کہ آج میں دوسرے سال بھی حکومت کے فلاحی اور عوام دوست بجٹ کے چند اہم نکات پر اس پروقار ایوان میں بات کر رہی ہوں۔ ہماری حکومت نے ہر ایریا کو دیکھا ہے جس میں سب سے زیادہ صحت پر بات کرنا چاہوں گی چونکہ اگر ہم صحت مند ہوں گے تو ہم دوسری facilities بھی avail کر سکیں گے۔ میں چونکہ ایک ماں بھی ہوں اور یہاں پر میں اس پر بات کرنا چاہوں گی کیونکہ ماں اور بچے کی صحت کسی کی بھی زندگی میں اہم role play کرتی ہے۔ ماں ایک معاشرے کی معمار ہوتی ہے اور بچے ہمارے مستقبل ہوتے ہیں۔ ہماری حکومت پنجاب نے اس میں ایک ارب روپے کی رقم مختص کی ہے جو کہ ایک نہایت قابل تعریف اقدام ہے۔

جناب سپیکر! اب میں صاف پانی پر بھی بات کروں گی کیونکہ unfortunately ہمیشہ سے ہم دوسری حکومتوں پر الزام لگاتے رہے ہیں۔ اپنی عوام کو صاف پانی مہیا کرنے میں ہماری حکومتیں

ہمیشہ ناکام رہی ہیں لیکن اس بار ہماری حکومت پنجاب نے ایک میگا پراجیکٹ کا انعقاد کیا ہے جو کہ ایک قابل تعریف عمل ہے اور نہایت ایک اچھا اقدام ہے۔

جناب سپیکر! ایجوکیشن، کسی بھی قوم کی ترقی اور خوشحالی میں تعلیم مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔ حکومت پنجاب تعلیم کے شعبہ میں وسائل کی فراہمی کو قوم کے روشن مستقبل کے لئے بہترین سرمایہ کاری تصور کرتی ہے۔ میں یہاں دانش سکولوں کی مخالفت کرنے والوں سے مخاطب ہو کر کہوں گی کہ یہ دانش سکولوں کی بدولت ممکن ہو سکا ہے کہ ہماری تین female students نے امریکہ میں ایک سائنسی مطالعہ میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! تیسری میں زراعت پر بات کرنا چاہوں گی چونکہ میرا تعلق ایک زمیندار گھرانے سے ہے اور میں کاشتکار کے مسائل کو اچھی طرح سمجھتی ہوں۔ زراعت کا شعبہ کسی بھی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں کاشتکاروں کے لئے حکومت نے جو اقدامات کئے ہیں یعنی کھاد پر سبسڈی دی ہے تو کاشتکاروں میں ایک خوشی کی لہر دوڑی ہے اور یہ کہ حکومت پنجاب نے کاشتکاروں کو کھاد فراہم کرنے کے لئے آئندہ بجٹ میں 5۔ارب روپے کی سبسڈی دینے کا فیصلہ کیا ہے جس کی وجہ سے ہماری زراعت کی معیشت، فی ایکڑ پیداوار میں انقلابی اضافہ دیکھنے میں آئے گا اور ہماری زراعت کی معیشت ایک نئے دور میں داخل ہو گی۔ اس کے علاوہ بھی بے شمار منصوبوں کے لئے رقم رکھی گئی ہے جس کی بدولت ہماری زراعت انشاء اللہ تعالیٰ اپنے دامن میں چار چاند لگائے گی۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں، میں کچھ تجاویز پیش کرنا چاہوں گی کہ جو کاشتکاروں کے لئے حد بندیاں مقرر کی جاتی ہیں اس میں تھوڑی سی نرمی برتی جائے تاکہ کاشتکار اپنی اجناس کو دوسرے علاقوں میں فروخت کر سکے کیونکہ بہت سی اجناس اپنے علاقہ میں پڑی پڑی خراب ہو جاتی ہیں اس لئے ان حد بندیوں کو نرم کیا جائے۔

جناب سپیکر! دوسری میری تجویز یہ ہے کہ بیوہ خواتین کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں تاکہ وہ اپنے parents پر بوجھ نہ بنیں اور اپنا روزگار خود کما سکیں۔

جناب سپیکر! تیسری بات یہ ہے کہ وومن ڈویلپمنٹ کے لئے فنڈز پچھلے سال رکھے گئے تھے وہ collapse ہو گئے تھے اس لئے میری حکومت پنجاب اور وزیر خزانہ سے بھی درخواست ہے کہ یہ فنڈز خواتین ایم پی ایز کو مختص کئے جائیں تاکہ وہ اپنے علاقوں سے مختلف سکیمیں لے کر آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ time short ہے، بہت شکریہ۔ جناب احمد خان بھچر صاحب!

جناب احمد خان بھچر: شکریہ۔جناب سپیکر! بڑی دیر بعد موقع دیا گیا ہے کل پرسوں سے میں کوشش کررہا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم بھی تین دن سے آپ کا نام بلا بلا کر تھک گئے ہیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! اگر میں بجٹ پر تمہید باندھوں گا تو میرا ٹائم ہی ختم ہو جائے گا اس لئے میں direct بجٹ پر ہی بات کروں گا۔1045۔ارب روپے کا جو بجٹ پیش کیا گیا ہے، بلاشبہ حجم میں یہ بجٹ بہت بڑا لگتا ہے لیکن میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ میں ایک agriculturist ہوں اور میں اسے تھوڑے سے وقت میں۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہوگی کہ پہلے آپ ایوان کو in order کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خاموشی اختیار کی جائے۔جی، آپ بات کریں، میں آپ کی بات سن رہا ہوں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! ایگریکلچر کا جو جی ڈی پی میں حصہ ہے وہ 24 فیصد ہے، بزنس کیمونٹی کا حصہ 22 فیصد ہے اور سروسز کا 56 فیصد ہے لیکن ہمارے لئے کیا رکھا گیا ہے؟ میں افسوس کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ میرے حکومتی بنچوں کے جو بھائی جن کو ایگریکلچر کا پتا نہیں ہے ان کو تو چلو پتا ہی نہیں ہے اور جن کو پتا ہے اور وہ بڑے وثوق سے یہ کہہ رہے ہیں کہ اس بجٹ میں ایگریکلچر کے لئے اتنا کچھ رکھا جا چکا ہے کہ کسان کے دن رات روشن ہو جائیں گے، کسان کو پتا نہیں کیا مل جائے گا؟ 14۔ارب روپے اس بجٹ میں رکھا گیا ہے جو کہ پورے بجٹ کا 1.4 فیصد بنتا ہے۔اگر آپ دیکھیں پچھلی دفعہ ایگریکلچر ریسرچ میں تقریباً 5۔ارب روپے رکھے گئے تھے جو اب lapse ہو گئے ہیں۔ ایگریکلچر ریسرچ کے صرف 73 کروڑ روپے خرچ ہو سکے ہیں، ہمیں نہیں پتا کہ کاغذوں میں جو کچھ ایگریکلچرسٹ کے لئے رکھا جاتا ہے وہ جاتا کہاں ہے؟ پنجاب بنیادی طور پر ایک زرعی صوبہ ہے، آپ کی انڈسٹری اس وقت چلے گی جب کسان خوشحال ہوگا، دیکھیں آج سارے حربے استعمال کر لئے ہیں خدا کے واسطے ایک دفعہ آپ کسان کو خوشحال کریں، یہ میرے بھائی جو اس وقت حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہیں میرے لئے قابل احترام ہیں، میری کیمونٹی کے لوگ جو ادھر بیٹھے ہیں یہ بول نہیں سکتے اور خوش قسمتی سے آپ بھی اسی کیمونٹی کے ہیں، رانا محمد اقبال خان بھی اسی کیمونٹی کے ہیں لیکن مجبوریاں اپنی جگہ ہمارے لئے کچھ نہیں رکھا جا رہا بلکہ میں اپنے دوستوں سے، اپنے بھائیوں سے یہ عرض کروں گا کہ جو کچھ رکھا جا رہا ہے وہ حکومتی بنچوں والے شکریہ کے ساتھ یہ واپس کر دیں۔1000۔ارب روپے میں سے

14۔ارب روپے رکھے گئے ہیں جو 1.4کی averageبنتی ہے،ایک زرعی صوبے کے لئے اتنی کم رقم رکھی گئی ہے۔میرے خیال میں اس پر تو ہمیں شرمندگی ہونی چاہئے جبکہ ہم اس پر بلند و بانگ دعوے کر رہے ہیں کہ agriculturistکے لئے کیا کچھ ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر!میں ایک بات آپ کی خدمت میں عرض کروں کہ آپ کا ایریا راجن پور، میرا ایریا میانوالی، خوشاب بھی ایک ہارڈ ایریا ہے،آپ کا ایریا بھی ہارڈ ہے ڈیرہ غازی خان بھی ہارڈ ایریا ہے،آپ کے بھی علم میں ہے کہ اس وقت ادھر لوگ پانی کے لئے بھی ترس رہے ہیں۔اس وقت 57سینٹی گریڈ گرمی پڑ رہی ہے اور لوگوں کے پاس پینے کا پانی بھی نہیں ہے۔بے شک 72دنوں میں والٹن کا پل بنائیں لیکن 72دنوں میں جو والٹن کا پل بن رہا ہے اگر غریب آدمی اس پر سائیکل پر چڑھے گا تو اس کو تو پھر انجیو گرافی کروانی پڑے گی،وہ غریب آدمی کے لئے نہیں ہے وہ صرف گاڑی والوں کے لئے ہے۔لاہور ہمارا گھر ہے،لاہور ہمارا دل ہے لیکن اس شکل پر اس قیمت پر کہ ہمارے sourcesاستعمال ہوں،اس سے تو ایک فرق پیدا ہونے جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!آپ گھنٹی نہ بجائیں مجھے اپنی بات کو مکمل کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:آپ اپنی بات ختم کریں۔

جناب احمد خان بھچر:جناب سپیکر!ابھی ایک منٹ ہے اور میں ایک منٹ اور لوں گا۔پبلک ہیلتھ میں آپ نے پچھلی دفعہ 17۔ارب روپے رکھے تھے جس میں سے چیف منسٹر صاحب کی 13۔ارب روپے تو block allocationتھی اور اس میں خرچ کتنا ہوا ہے،اس میں 5۔ارب روپے ٹوٹل خرچ ہوئے ہیں۔اس 5۔ارب روپے میں جو بقایا بچا ہے وہ راجن پور، میانوالی، خوشاب، لیہ اور بھکر کے لئے تھا جس کا ہمیں کچھ پتا ہی نہیں ہے کہ وہ کدھر گیا ہے lapseکدھر ہوا ہے؟وہاں تو لوگوں کے پاس پینے کے لئے پانی نہیں ہے اور ادھر ہم سڑکیں دھلوا رہے ہیں۔میں نے ملک تنویر اسلم صاحب سے بھی یہ بات کی تھی کہ آپ یہ پتا کریں،اس میں کوئی liking and dislikingنہیں ہے،خدا کے لئے آپ دیکھیں آپ کی بجٹ کی جو کتاب ہے جس میں آپ نے سکیمیں دی ہیں اس میں میانوالی، بھکر، ڈیرہ غازی خان کے لئے پانی کی ایک بھی سکیم میں نے میرٹ پر نہیں دیکھی۔Agriculturistکا تو یہ حال ہے کہ ہم نے 1600روپے من گندم سردیوں میں خریدی ہے اور جب ہم کہتے ہیں کہ اس کی قیمت 1400روپے کر دیں تو مجھے بڑی حیرت ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:ملک احمد خان بھچر صاحب!بہت بہت شکریہ۔جناب محمد نعیم انور صاحب!

جناب محمد نعیم انور:اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!آپ کا بہت بہت شکریہ۔آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے ایک بہترین بجٹ دیا ہے،جسے میں عوام دوست،کسان دوست،غریب پرور اور متوازن بجٹ کہوں گا جس میں تمام طبقات کوrelief دینے کی کوشش کی گئی ہے۔میرا تعلق جنوبی پنجاب کے پسماندہ ضلع کی پسماندہ ترین تحصیل فورٹ عباس سے ہے،اس بجٹ میں جنوبی پنجاب کی پسماندگی کو دور کرنے کے لئے 263۔ارب روپے کے فنڈز مختص کئے گئے ہیں جو کہ خوش آئند ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ اس سے جنوبی پنجاب کی پسماندگی دور کرنے میں بہت بڑی مدد ملے گی۔جنوبی پنجاب کی آبادی کے تناسب سے پچھلی دفعہ ترقیاتی بجٹ 32 فیصد تھا جس کو بڑھا کر اب 36 فیصد کر دیا گیا ہے جو کہ قابل ستائش ہے۔جنوبی پنجاب پر خصوصی توجہ دینے کے لئے میں محترم وزیر اعلیٰ پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے جنوبی پنجاب کے عوام کو یہ relief دے کر ان کے دل جیت لئے ہیں۔ہم جنوبی پنجاب کے عوام ان کے ممنون و مشکور ہیں۔جہاں تک میرے حلقہ کا تعلق ہے اس کا نصف رقبہ چولستان پر مشتمل ہے،وزیر اعلیٰ نے چولستان کی ترقی کے لئے ایک ارب 30 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔اس package میں چولستانیوں کو زرعی اراضی کی تقسیم بھی شامل ہے،چولستانیوں کو زرعی رقبہ تقسیم کئے جانے کے منصوبے پر کام شروع ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر!میری یہ تجویز ہے کہ چولستان میں وسیع و عریض رقبہ موجود ہے،چولستانیوں کے ساتھ ساتھ مقامی آبادی کے لوگوں،کاشتکاروں کو جو کہ بے زمین ہیں یا بہت کم زمین کے مالک ہیں انہیں بھی آسان شرائط پر زرعی رقبہ تقسیم کیا جائے کیونکہ زمین کی تقسیم در تقسیم ہونے کے بعد وہ بہت تھوڑی زمین کے مالک رہ گئے ہیں یا ان کی زمین بالکل ختم ہو کر رہ گئی ہے۔اگر انہیں چولستان کے رقبہ سے کچھ رقبہ تقسیم کیا جائے گا تو اس سے مقامی لوگوں کو روزگار ملے گا اور ملکی زرعی پیداوار میں اضافہ ہوگا اور معیشت مضبوط ہوگی۔

جناب سپیکر!اس بجٹ میں نہری نظام کی بہتری کے لئے 35۔ارب 57 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔میرا تعلق تحصیل فورٹ عباس سے ہے،نہری پانی کی وہاں پر شدید قلت ہے۔تحصیل فورٹ عباس کو سیراب کرنے والی ایک واحد نہر ہاکڑا ہے جس کا منظور شدہ پانی 2983 کیوسک ہے لیکن وہاں پر جو اس وقت پانی گزارا جا رہا ہے وہ 2200 کیوسک ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ نہر کے پشتے بہت کمزور ہیں اور نہر کے پشتے کمزور ہونے کی وجہ سے پانی پورا گزر نہیں رہا۔میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ یہ

783کیوسک پانی کا جو ہمیں حق نہیں دیا جا رہا یہ ہمارے ساتھ ظلم اور زیادتی ہے۔ مہربانی فرما کر اس سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ہمارا بجٹ رکھا جائے تاکہ یہ جو ہمارا دیرینہ مطالبہ ہے، پانی کی جو کمی ہے وہ پوری ہو سکے اس لئے مجبوراً جب وہاں سے 2200کیوسک پانی گزرتا ہے تو محکمہ کو وارابندی کرنی پڑتی ہے اور وارابندی کے نظام سے ہمارے بہت سارے لوگوں کا نقصان ہو جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

جناب محمد نعیم انور: جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی گزارش اور کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد نعیم انور: محکمہ جنگلات کے لئے اس بجٹ میں 2.25۔ارب روپے رکھے گئے ہیں لیکن کیا کوئی ٹمبر مافیا کے سد باب کے لئے بھی کوئی منصوبہ بنایا گیا ہے؟ میرے حلقہ چولستان کے دور دراز جنگل میں نہروں کے کنارے کھڑے درختوں کا ٹمبر مافیا نے صفایا کر دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ ثریا نسیم صاحبہ!

محترمہ ثریا نسیم: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گی۔ 1000۔ارب روپے سے زیادہ کا بجٹ ماضی کی نسبت مختلف بجٹ ہے۔ وزیر اعلیٰ کا وژن محفوظ، خوشحال، تعلیم یافتہ، معاشی طور پر مستحکم، فنی اور زرعی طور پر ترقی یافتہ صوبہ بنانے کے لئے ماضی کی کامیابیوں اور تجربوں پر مبنی عوام کی ترقی کا یہ پروگرام آنے والے چار سالوں پر محیط ہے۔ ہمارے یہ ساتھی، ہمارے یہ مہربان جو بجٹ پر تنقید کر رہے ہیں ان کی یہ تنقید بلا وجہ ہے دراصل اس بجٹ کے وسائل اور اعداد و شمار نے ان کی نیندیں اڑا دی ہیں اور آنے والے چار سالوں کا جو روڈ میپ ہے اس نے ان کی زندگی عذاب میں ڈال دی ہے۔ (شور وغل)

MR DEPUTY SPEAKER: No.

محترمہ ثریا نسیم: جناب سپیکر! یہ صبر کریں اور دیکھیں کہ چار سال کے بعد جب پنجاب کا جی ڈی پی 8 فیصد تک پہنچ جائے گا، 70 لاکھ لوگوں کو غربت کی سطح سے نکال لیا جائے گا، چالیس لاکھ لوگوں کو روزگار مل جائے گا اور 20 لاکھ افراد جن میں خواتین بھی شامل ہیں کو ہنر مند بنا دیا جائے گا۔ ان کو اس بات کی پریشانی ہے کہ چار سال کے بعد یہ عوام کے پاس کون سا چہرہ لے کر جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ یقین کریں ان کو عوام سے کوئی ہمدردی نہیں ہے، ان کو صرف خوف ہے کہ وہ شخص جو گیارہ مہینوں میں میٹرو بس رواں دواں کر سکتا ہے، وہ شخص جو ڈینگی کا خاتمہ کر سکتا ہے، وہ شخص جو سات ماہ میں نندی پور کے زنگ آلود پراجیکٹ میں جان ڈال سکتا ہے۔ چار سال کے بعد وہ عوام کو بہت سارے مسائل سے نکال لے گا۔ یہ وعدے نہیں یہ دعوے نہیں بلکہ ہمارا ماضی گواہ ہے۔ میری اپنے ان مہربانوں سے درخواست ہے کہ یہ مظفر گڑھ ضرور تشریف لے جائیں اور طیب اردگان ٹرسٹ ہسپتال دیکھیں کہ اس ہسپتال کی ایک ایک اینٹ سے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے خلوص کی خوشبو آتی ہے۔ آپ یقین کریں کہ صحت مند ہوتے ہوئے بھی ان کی خواہش ہو گی کہ یہ اس ہسپتال میں داخل ہو جائیں۔

جناب سپیکر! وسائل کی کمی کا بہانہ کوئی بہانہ نہیں ہے اقبال نے کہا تھا کہ:

غلامی میں کام آتی ہیں تدبیریں نہ شمشیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں
یہ لوگ جس کی فراست پہ طنز کرتے ہیں
بڑے خلوص کا انساں دکھائی دیتا ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ

محترمہ ثریا نسیم: جناب سپیکر! ایک منٹ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ ثریا نسیم: جناب سپیکر! پسماندہ طبقات کے ساتھ ساتھ پسماندہ علاقوں پر بھی خاص توجہ دی گئی ہے جیسے جنوبی پنجاب کے لئے 36 فیصد ترقیاتی بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ ملتان میں طویل ترین میٹرو بس ہے، بہاولپور میں پہلے سولر انرجی پارک کا قیام ہے اور زمینداروں کے حوالے سے، کاشتکاروں کے حوالے سے 5-ارب روپے کی سبسڈی دی گئی ہے یہ 5-ارب روپے نہیں بلکہ یہ 10-ارب روپے ہیں۔ 5- ارب روپے فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے آئیں گے۔ آپ تصور کریں کہ یہ 10-ارب روپیہ---

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ بہت شکریہ۔ محترمہ راحیلہ انور صاحبہ! امید ہے کہ آپ ٹائم کا خاص خیال رکھیں گی۔

محترمہ راحیلہ انور: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے زراعت پر بات کرنا چاہوں گی چونکہ میں بھی اسی سے related ہوں۔ اس بجٹ میں 14- ارب 97 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں، میرے بھائی نے percentage بتادی ہے کہ پیچھے ہمارے لئے بچتا کیا ہے؟ 1.5 فیصد بچتا ہے جو کہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ اسے کہاں سے کدھر کھینچ کر پورا کریں گے۔ یہاں پر جو بجٹ تقریر ہوئی اس میں کہا گیا کہ ہم نے سبسڈیز دی ہیں ہم نے فلاں فلاں نئے ٹیوب ویلز لگانے کے لئے طریقے launch کئے ہیں۔ ٹھیک ہے میں مانتی ہوں لیکن جو پہلے سبسڈیز دی گئی تھیں وہ تو انہوں نے واپس لے لیں، ٹیوب ویلز پر سبسڈیز ختم ہو گئیں، اس کے علاوہ بے شمار چیزوں پر سبسڈیز ہوتی تھیں وہ ختم ہو گئیں۔ نئی سبسڈیز تو جب ملیں گی تب ہی بات کریں گے لیکن جو پہلے سبسڈیز دی ہوئی تھیں کم از کم وہ تو رہنے دیتے تو ہم بھی آسرے میں رہتے کہ شاید ہمارے پاس کچھ نہ کچھ ایسا ہے کہ جس پر ہم قناعت کر کے تھوڑا بہت اپنی زراعت کو چلا سکتے ہیں۔ Day by day ہمارا اریگیشن سسٹم decline پر جا رہا ہے وہ اس کے ساتھ related ہے۔ آپ نہروں کے حالات دیکھیں، آپ ڈیمز دیکھیں، ہمیں چھوٹے ڈیمز کی بہت شدید ضرورت ہے۔ میرا علاقہ جہلم جس کے لئے ابھی میرے ایک بھائی زور و شور سے بول کر گئے کاش وہ exact picture بتاتے کہ وہاں پر سب کہتے ہیں کہ تھل، تھر لیکن یہاں جہلم کے حالات آج تھر سے بھی بدتر ہیں۔ سب سے بڑی salt mines ہمارے پاس ہیں، سب سے زیادہ معدنیات ہمارے ان پہاڑوں میں ہیں آپ بتایئے کہ یہاں ہمارے لئے کیا رکھا گیا ہے؟ یہی کہ ہمیں ہر دفعہ ہر بجٹ میں جھوٹے دلاسے دے دیئے جاتے ہیں۔ ایک نہر کا منصوبہ بڑے عرصے سے زیر غور تھا جسے ہم لوگ جلال پور نہر کے نام سے کہتے آئے ہیں۔ مجھے بھی سال ہو چلا ہے میں نے بھی ہر فورم پر، ہر جگہ جب بھی مجھے موقع ملا میں نے بات کی کہ خدا کے لئے ہمیں وہ ایک نہر دے دی جائے تاکہ ہم بھی ان لوگوں میں آ جائیں کہ جہاں پر ہم کچھ produce کر کے کھانے پینے کے قابل ہو جائیں لیکن آج تک ایسا نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میری آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ kindly ہمارے لئے کچھ کیجئے۔ پانی تو ہمارے پاس ویسے ہی نہیں ہے اگر ایک نہر بن جائے گی تو اس سے صرف جہلم، پنڈدادن خان، جلال پور شریف سیراب نہیں ہو گا بلکہ اس کے ساتھ خوشاب کا علاقہ بھی سیراب ہو گا۔

جناب سپیکر! یہ باتیں کرنے میں تو ٹھیک ہیں لیکن facts میں جانا چاہئے آپ دیکھیں کہ preparation سے پہلے انڈیا کا پنجاب اور ہمارا پنجاب ایک تھا لیکن آج ان کا پنجاب دیکھئے اور ہمیں دیکھئے کہ ہم کہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کو تو bred bosket کہتے ہیں وہ تو produce کرنے والے بن گئے وہ bred bosket بن گئے اور ہم کیا بن گئے؟ یہ پنجاب سب سے بڑا صوبہ ہے ہمیں بھی تو کچھ نہ کچھ اریگیشن اور زراعت میں کرنا چاہئے تاکہ ہم بھی bred bosket بن جاتے، ہم بھی خود کفیل ہو جاتے اور ہم بھی کھانے والے ہو جاتے۔ اس معزز ایوان کے ہر معزز ممبر نے یہاں پر پینے کے صاف پانی کا مسئلہ discuss کیا ہے ہم جس ایریا میں رہتے ہیں ہمیں میٹرو بسیں چاہئیں اور نہ ہم نے آپ سے واٹر فلٹریشن پلانٹ مانگے ہیں بلکہ ہم تو simple as that ہمیں صرف پینے کا صاف پانی چاہئے جو میرے علاقے میں نہیں ہے۔ میں جو تھل کی بات کر رہی ہوں میں پنڈ دادن خان کی بات کر رہی ہوں، میں سوہاوہ کی بات کر رہی ہوں، میں کھیوڑہ، کندووال اور سروبہ کی بات کر رہی ہوں آپ ان کے ایک ایک گاؤں میں جائیں، ایک ایک گھر میں جائیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ وہاں کے حالات کیا ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! Wind up کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: wind up کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! وہاں نرومی دھنج ایک سکیم کا نام ہے جس کے ذریعے چکوال سے پانی لے کر آتے ہیں، اس کا فیز۔1 مکمل ہوا لیکن اب وہ تباہ ہو چکی ہے، اس کی پائپ لائنز ختم ہو چکی ہیں۔ ہم کون سی دنیا میں رہ رہے ہیں؟ جب ہمارے پیٹوں میں کچھ نہیں ہوگا تو ہم خالی پیٹوں کے ساتھ بسوں پر کیا چڑھیں گے؟ ہمیں وہ picture تو دکھاتے ہیں کہ ہم ان بڑی خوبصورت بسوں میں بیٹھے ہوئے ہیں پہلے ہمارے پیٹوں کا تو انتظام کریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ مخدوم سید مرتضیٰ محمود صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: no, no جی، محمد عارف عباسی صاحب!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ دے دیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! محترمہ کی ایک منٹ کی بات سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! No, no عباسی صاحب بات کریں گے۔ محترمہ! پلیز تشریف رکھیں۔ محترمہ! ٹائم ختم ہو چکا ہے۔ آپ نے جو کہنا ہے وہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہیں ان کو دے دیں۔

محترمہ راحیلہ انور: یہاں اعلان ہوا کہ پل کے لئے پیسے allocate کر دیئے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو مبارک ہو کہ پیسے allocate ہو گئے ہیں۔ عباسی صاحب! آپ نے بات نہیں کرنی؟

جناب محمد عارف عباسی: جی، میں نے بات کرنی ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں مبارک کس بات کی دوں، انہوں نے تو figures ہی غلط دیئے ہیں، ٹوٹل 8- ارب روپے allocate ہوئے ہیں اس میں کون سے پل بنیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! آپ بات کریں، ٹائم short ہے اور آپ کا ٹائم ضائع ہو رہا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ چار دن کے انتظار کے بعد آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ ہماری زبان بندی تو اب بھی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! چار دن سے آپ کا نام مسلسل لیا جا رہا ہے لیکن آپ موجود نہیں تھے۔ آپ یہ الزام نہ لگائیں کیونکہ چار دن سے آپ کا نام پکارا جا رہا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ الزام نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ جب میں بجٹ کو دیکھتا ہوں تو مجھے ایسے لگتا ہے کہ یہ بجٹ اس شخص نے بنایا ہے جو شاید اس پنجاب کی سرزمین پر نہیں رہتا، پنجاب کے غریب عوام کے درمیان نہیں رہتا اور اسے معلوم نہیں کہ اس وقت پنجاب کے عام آدمی کی زندگی کس طرح گزر رہی ہے؟ جی او آر کے بڑے بڑے محلات میں رہنے والے بیوروکریٹس اسی قسم کے بجٹ بناتے ہیں۔ یہ پنجاب کی تاریخ کا سب سے ظالمانہ بجٹ ہے۔ اس بجٹ میں بیاسی فیصد indirect ٹیکس لگائے گئے ہیں۔ indirect ٹیکس کا مطلب عام آدمی کی جیب پر ڈاکا ڈالنا اور عام آدمی پر ظلم کے کوڑے مارنا ہے۔ آپ direct tax صرف 18 فیصد لے رہے ہو جبکہ 82 فیصد tax عام آدمی سے وصول کیا جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک عام آدمی جب صابن کی ٹکیہ خریدتا ہے تو وہ بھی اتنا ہی ٹیکس دیتا ہے جتنا کہ ہمارے بادشاہ اور Royal family کے لوگ دیتے ہیں۔ اسی طرح سروسز پر سیل ٹیکس لگا کر ہمارے اُوپر ظلم کے نئے پہاڑ گرا دیئے گئے ہیں۔ درزی، موچی، حجام، ویڈیو شاپس، ٹیلیویژن شاپس، موبائل

شاپس اور کار واشنگ کرنے والوں پر جی ایس ٹی لگا دیا گیا ہے۔ آپ کی حکومت نے سروسز پر جو جی ایس ٹی لگایا ہے یہ پنجاب کی عوام کے ساتھ سب سے بڑا ظلم ہے۔ پوری دنیا میں سروسز پر انکم ٹیکس لاگو ہوتا ہے یعنی آدمی اپنی کمائی پر ٹیکس دیتا ہے۔ آپ نے سیل ٹیکس ورک شاپس، ان ڈور گیمز اور تمام چھوٹی بڑی دکانوں پر لگا دیا ہے۔ یہ ٹیکس direct عوام کی جیب سے جائے گا۔ اگر کوئی آدمی موبائل یا گاڑی خریدے تو وہ اس پر ٹیکس ادا کرے لیکن آپ نے تو کپڑوں کی سلائی اور دُھلائی پر بھی ٹیکس لگا دیا ہے۔ یہ اس قوم کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہے۔ اس پر بھی آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے tax free بجٹ دیا ہے۔ خُدا کے لئے اس ایوان میں کیوں جُھوٹ بول رہے ہو اور کیوں قوم کو گمراہ کر رہے ہو؟ یہ tax free بجٹ نہیں ہے بلکہ یہ ظلم کے وہ پہاڑ ہیں جو کہ اس سے پہلے کبھی پنجاب کی عوام پر نہیں گرائے گئے۔

جناب سپیکر! یہ پتا نہیں کون سی دنیا میں رہ رہے ہیں؟ ہمیں تو پینے کا پانی نہیں مل رہا۔ پورے پنجاب کو پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے 5- ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جبکہ راولپنڈی میٹرو بس سروس پراجیکٹ کے لئے 40- ارب روپے رکھے گئے ہیں جس کی ہمیں قطعاً ضرورت نہیں۔ خُدا کا خوف کرو۔ لوگوں کے پاس پینے کا پانی نہیں، ہسپتالوں میں ادویات میسر نہیں، سکولوں میں فرنیچر اور استاد نہیں جبکہ آپ بڑے بڑے منصوبے بنا کر عوام کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ آپ لوگ یہ بڑے بڑے منصوبے اس لئے بنا رہے ہیں کیونکہ اس میں کمیشن زیادہ ہے۔ ساری دنیا کی بدنام کمپنیوں کو contract دے کر کمیشن بنایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے سال جو اے ڈی پی دیا گیا اس کا صرف 37 فیصد خرچ ہوا ہے۔ وزیر اعلیٰ ایوان کا بجٹ 334- ارب روپے تھا جبکہ آپ نے 539 روپے خرچ کئے ہیں۔ جو پیسے عوام کے لئے رکھے گئے وہ خرچ نہیں کئے گئے جبکہ سادگی کا نعرہ لگانے والے وزیر اعلیٰ نے 334- ارب روپے allocate کروائے اور 539- ارب روپے خرچ کر دیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! بہت شکریہ۔ آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ضمنی بجٹ کے ذریعے پنجاب کے عوام پر ڈاکا پڑ رہا ہے۔ میری اس ایوان میں تجویز ہے کہ ہر تین مہینے کے بعد budget evaluation کے لئے اس اسمبلی کا اجلاس بُلایا جائے۔ تین مہینے میں جو بجٹ خرچ ہو اس کے لئے اس ایوان کا اجلاس بلایا کریں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ایوان ہر تین مہینے بعد حساب لیا کرے تاکہ ان ڈاکوؤں سے ہماری جان چھوٹ سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! بہت شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آخر میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ:

ہم چیخ نہیں مجبوروں کی ذرا غور سے سُن للکار ہیں ہم
اَے خادم اعلیٰ رہنے دے اس خدمت سے بیزار ہیں ہم

جناب ڈپٹی سپیکر: بڑی مہربانی۔ چودھری شمشاد احمد خان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ راشدہ یعقوب صاحبہ!۔۔۔ وہ بھی تشریف فرما نہیں ہیں۔ جی، محترمہ عذرا صابر خان!

محترمہ عذرا صابر خان: جناب سپیکر! معزز ممبران اور منسٹر صاحبان السلام علیکم۔ میں بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس معزز ایوان میں بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ پنجاب کی تاریخ کا یہ پہلا موقع ہے کہ متوازی بجٹ پیش کیا گیا جس میں تمام شعبہ جات مثلاً تعلیم، صحت، بجلی، پانی اور لائیو سٹاک کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ میں خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور ان کی کابینہ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ جن کی دن رات کی کوششوں سے اتنا اچھا بجٹ پیش کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری ایک بہن ناہید نعیم صاحبہ گوجرانوالہ سے تعلق رکھتی ہیں وہ ابھی بتا کر گئی ہیں کہ گوجرانوالہ میں کوئی funds نہیں لگے حالانکہ سال 14-2013 کے بجٹ میں گوجرانوالہ میں بہت زیادہ رقوم خرچ کی گئی ہیں۔ وہاں پر سڑکیں بنائی گئیں اور ایک بہت بڑا پل بھی تعمیر کیا گیا ہے جس کو دیکھ کر آپ دنگ رہ جائیں گے۔ اسی طرح وہاں پر صاف پانی کے بہت زیادہ کولرز لگائے گئے ہیں جس سے لوگ پانی پی کر خوش ہوتے ہیں اور دعائیں دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں حزب اختلاف کے معزز ممبران کو بتانا چاہتی ہوں کہ شور شرابا اور تنقید کرنا بہت آسان ہے لیکن اصلاح کے لئے کام کرنا بہت مشکل ہے۔ حزب اختلاف مخالفت برائے مخالفت نہ کرے بلکہ مخالفت برائے اصلاح کرے جس سے ملک اور قوم کو فائدہ ہو۔ میں معزز ایوان کے سامنے 15-2014 کے ترقیاتی بجٹ کا ذکر کرنا چاہتی ہوں۔ ہمارے ترقیاتی بجٹ کا حجم ایک ارب تین کروڑ اور 45 لاکھ روپے رکھا گیا ہے۔ سماجی شعبہ جات، محصولات، تعمیرات، پیداواری شعبہ جات اور سپیشل پروگرام کے لئے رقوم مختص کی گئی ہیں جن سے نہ صرف عام آدمی کو فائدہ ہو گا بلکہ تمام شعبہ جات میں ترقی کا کام بھی اُجاگر ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کا ٹائم آدھا گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

محترمہ عذرا صابر خان: جناب سپیکر! میاں محمد شہباز شریف نے نندی پور میں بجلی کا منصوبہ اتنا جلدی اور اتنا اچھا شروع کیا ہے کہ اُس کو دیکھ کر پوری دنیا دنگ رہ گئی ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ سلطانہ شاہین صاحبہ!

محترمہ سلطانہ شاہین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے تاریخ ساز بجٹ پیش کر کے عوام کے دل جیت لئے ہیں۔ ہمارے قائدین ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ ملک میں ترقی کے نئے دور کا آغاز ہو۔ پنجاب حکومت نے بجٹ میں غریبوں کو زیادہ سے زیادہ relief دیا ہے اور اس بجٹ کے 36 فیصد فنڈز جنوبی پنجاب کو دے کر وہاں کی عوام کے دل جیت لئے ہیں۔ آج تک جنوبی پنجاب کی طرف کسی نے توجہ نہیں دی لیکن ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے جنوبی پنجاب میں خصوصی فنڈز دے کر بڑے اچھے منصوبے دیئے ہیں جس میں ملتان کو یونیورسٹی دی گئی ہے جس سے ہماری بچیوں کو اپنے ہی علاقہ میں اعلیٰ تعلیم میسر ہو گی جس پر ہم میاں محمد شہباز شریف کے مشکور و ممنون ہیں۔ انہوں نے ہمارے شہر ملتان کے لئے big city کا اعلان کیا ہے اور میٹرو بس کا بھی تحفہ دیا ہے جس کا بہت جلد آغاز ہونے والا ہے تو انشاء اللہ ہمارے قائدین کے سبب اس پاکستان کے اندھیرے اُجالوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔ یہ حزب اختلاف والے ایسے ہی بولتے رہیں گے، ان کی باری کبھی نہیں آئے گی اور اگلے دس سال بھی مسلم لیگ (ن) کی حکومت ہے اور ہماری حکومت میں ہی انشاء اللہ پاکستان ترقی کرے گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک شعر حزب اختلاف کی نظر کرتی ہوں:

ہم سے اُلجھو گے دُنیا میں جیو گے کیسے
ہم تو ظلم کی ہر دیوار گرا دیتے ہیں

بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ تحسین فواد صاحبہ!

محترمہ تحسین فواد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور اُن کی پوری ٹیم کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے عوام دوست اور متوازن بجٹ پیش کیا۔

جناب سپیکر! 15-2014 میں جو منصوبہ جات شروع کئے گئے ہیں وہ سب قابل تعریف ہیں۔ اس وقت ملک میں بے روزگاری بہت زیادہ ہے تو ہمارے وزیر اعلیٰ نے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے خود روزگار سکیم اور ییلو کیب سکیم شروع کی ہے وہ بہت خوش آئند بات ہے۔ 15-2014 میں ییلو کیب سکیم کے لئے 25۔ ارب روپیہ مختص کیا گیا ہے جو کافی حد تک بے روزگاری کا خاتمہ کرے گی۔

جناب سپیکر! پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے 5۔ ارب روپیہ مختص کیا گیا ہے جیسا کہ میں پہلے بھی راولپنڈی میں پانی کی قلت کا مسئلہ ایوان کے سامنے رکھ چکی ہوں تو اُمید ہے کہ راولپنڈی کی عوام کو اس بجٹ سے بہت فائدہ ہوگا۔ راولپنڈی سٹی اور کینٹ میں پانی کا بہت مسئلہ ہے۔ وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ سے خصوصی اپیل کرتی ہوں کہ سٹی اور کینٹ ایریا میں پانی کی قلت کو ختم کرنے کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ میری تجویز ہے کہ کینٹ ایریا میں بڑے ٹینک بنا کر پانی اکٹھا کر کے عوام کو مہیا کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں حکومت پنجاب کی تعریف کئے بنا نہیں رہ سکتی کیونکہ انہوں نے بیواؤں کا خیال رکھا ہے۔ سرکاری ملازمین جو دوران سروس وفات پا جاتے ہیں اُن کے پسماندگان کو ملنے والی مالی امداد میں سو فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ ملک تیمور مسعود صاحب!

ملک تیمور مسعود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں بجٹ پر بحث کے حوالہ سے چند گزارشات پیش کرنا چاہوں گا۔ بجٹ پر بحث کا آج چوتھا دن ہے تو حکومتی بنچوں اور اپوزیشن بنچوں سے بھی بہت ہی سیر حاصل گفتگو کی گئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ حزب اقتدار کی طرف سے بلند بانگ دعوے کرتے ہوئے بڑے فخرانہ انداز میں اس بجٹ کے حوالہ سے بات کی گئی کہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ 10 کھرب روپیہ کا بجٹ پیش کیا جا رہا ہے یقیناً یہ قابل ستائش ہے لیکن میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو 10 کھرب روپیہ کے بجٹ کی بات کرتے ہیں کیا یہ اس کی تفصیل میں بھی گئے ہیں؟ انہوں نے اس کا break up بھی دیکھا ہے؟ انہوں نے کبھی یہ بھی جاننے کی کوشش کی کہ 10 کھرب روپیہ سے پنجاب کا جو بجٹ بنایا گیا اس کا source of income کیا تھا۔ 8 کھرب روپیہ وفاق سے NFC Award کی

صورت میں ہمیں دیا گیا اور اُس میں زیادہ رقم سرکاری ملازمین کے income tax, sales tax and other different indirect taxes لگا کر حاصل کی گئی۔ بجٹ کا صرف 2 کھرب روپیہ پنجاب اپنے وسائل سے خود پیدا کر رہا ہے۔ کیا یہ آپ کی قابلیت ہے؟ کیا یہ آپ کی اہلیت ہے کہ 10 کھرب روپے کے بجٹ میں صرف 20 فیصد contribution آپ کر رہے ہیں۔ اگر NFC Award سے آپ کو share نہ دیا جاتا تو اس بجٹ اور مختلف شعبہ جات کے اندر آپ کس طرح بات کرتے؟ آج مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں پر ان بند کمروں کے اندر اور ان ٹھنڈی ہواؤں کے اندر ہم نے انڈسٹری کے لئے بھی بات کی، یہاں پر Agriculture Sector کے لئے بھی زمینداروں نے بات کی لیکن حزب اقتدار نہ حزب اختلاف کی طرف سے اُن سرکاری ملازموں کے لئے بات کی گئی ہے جن کی تنخواہوں میں 10 فیصد اضافہ اونٹ کے منہ میں زیرہ کے مترادف ہے۔ جس تناسب سے مہنگائی بڑھ رہی ہے، جس تناسب سے اُن کی زندگیوں کے اوپر عذاب برپا کیا جا رہا ہے، بجلی کے بلوں سے لے کر آٹا اور کریانہ کی دکانوں پر وہ ذلیل ہوتے پھر رہے ہیں۔ اپنے بچوں کے منہ میں روٹی کا نوالہ ڈالنے کے لئے آج اُن کے پاس اتنی سکت نہیں اور ہم لوگ یہاں پر بیٹھ کر اُن ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کرنے کی بات کرنے سے بھی گریز کرتے ہیں۔ اس بجٹ کے اندر سب سے زیادہ contribution سرکاری ملازم کرتا ہے مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج اُس کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ یہاں پر سرکاری ملازمین کے لئے Health Insurance Scheme کی بات کی گئی اور یہاں پر اُن کے لئے Health Card کے اجراء کی بات کی گئی تو مجھے وزیر محنت اور انسانی وسائل بتائیں کہ 40 لاکھ لوگ سوشل سکیورٹی کے لئے contribute کر رہے ہیں انہیں Health Card issue کئے جاتے ہیں تو آج اُن کی کیا خدمت کی جا رہی ہے؟ آج بھی وہ ڈسٹرکٹ ہسپتالوں کے باہر لائن میں کھڑے ہو کر اپنی صحت کے لئے بھیک مانگتے ہیں لیکن اُنہی سر درد کی ایک گولی بھی میسر نہیں آتی۔ آپ لوگ یہاں پر عوام کو سبز باغ دکھا کر اور میڈیا کے سامنے hype create کر کے یہ فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ آپ نے ہیلتھ کے اندر پیسے رکھے، آپ نے ایجوکیشن کے اندر پیسے رکھے اور آپ energy crisis کے حوالہ سے بہت زیادہ فکر مند ہیں۔ یہاں پر Minister for Energy بیٹھے ہیں وہ آج جواب دیں کہ 31۔ارب روپیہ کی میٹرو بس بن جاتی ہے لیکن پورے پنجاب کے Energy Sector کے لئے صرف 30۔ارب روپیہ رکھا جاتا ہے تو ہمارے ساتھ یہ کس قسم کا کھلا تضاد ہے؟ آج یہ ایجوکیشن کے حوالہ سے بات کرتے ہیں کہ ہم نے اربوں روپیہ دیا۔ ہم نے اربوں روپے کی یہاں

funding کی ہے۔ہم نے تقریباً چالیس ہزار کے قریب ایجوکیٹرز بھرتی کئے لیکن افسوس کے ساتھ مجھے یہ بات کہنا پڑتی ہے یہاں پر وزیر خزانہ بھی بیٹھے ہیں وہ اس بات کو note کریں کہ جب یہاں پر آپ نے چالیس ہزار کے قریب ایجوکیٹرز بھرتی کئے،ان کو روزگار دیا اور آپ نے یہ بات کی کہ ہم نے ایجوکیٹرز بھرتی کئے۔آپ نے بہت اچھا کام کیا ہے۔آپ چالیس ہزار ایجوکیٹرز بھرتی تو کرتے ہیں لیکن اگلے ہی مہینے آپ کی surplus policy آجاتی ہے اور اس کے تحت جو ایجوکیٹرز پہلے سے وہاں پر اپنی services provide کر رہے ہیں جو پندرہ بیس سالوں سے سرکاری سکولوں کے اندر تعلیم دے رہے ہیں آپ ان کو surplus policy کے تحت اٹھا کر باہر پھینک رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:ملک صاحب!بہت شکریہ۔سردار خالد وارن صاحب!

سردار خالد محمود وارن:جناب سپیکر!شکریہ۔نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر!سب توں پہلاں میں شکر گزار ہاں کہ جناب نے وقت دتا اے۔میں دل دی اتھاہ گہرائیاں دے نال شکریہ ادا کریناں آں۔وزیر خزانہ صاحب تے اوہناں دی ٹیم دا کہ جنہاں نے انتھک کوشش کیتی۔وزیر خزانہ نے ساڈے قائد میاں محمد شہباز شریف خادم اعلیٰ پنجاب دی ہدایت دے مطابق پنجاب دی عوام کوں اتنا اچھا،مخلص،عوام دوست،غریب پرور،یتیماں تے مسکیناں دا حق دیون والا تے پنجاب دے عوام دا حق دیون والا بجٹ دتا۔پر لی سائیڈ توں جنہاں لوکاں نے اج تک ایہہ بجٹ دی کتاب نہیں پڑھی اوہناں کوں میں تہاڈے توسط دے نال گزارش کریناں آں کہ عینکاں لا کے پڑھو کہ جنوبی پنجاب دے عوام دی ترجمانی اساں بہاولپور والے کر سکدے آں۔اساں جاندے ہاں کہ بہاولپور دی عوام دی خاطر ساڈے قائد خادم پنجاب میاں محمد شہباز شریف تے اوہناں دی ٹیم نیں بہاولپور نوں سولر انرجی دا پراجیکٹ دے کے پاکستان دی 67 سالہ ہسٹری وچ اتنا وڈا کم کر دتا اے تے تساں کوں اے باور کرایا اے کہ بہاولپور وی لاہور اے تے لاہور وی بہاولپور اے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!تساں کتاباں وچ نہیں پڑھیا جا کے ملتان وچ دیکھو کہ جینویں لاہور وچ میٹرو بس چلدی پئی اے اینویں ملتان وچ چلنی اے۔کیا تساں نوں بہاولپور نہیں ڈٹھا کہ بہاولنگر ضلع کوں اوتھے بہاولپور دے ملاپ نوں اج تک کئی حکومتاں نے نہیں ڈٹھا تے ساڈے وزیر اعلیٰ نے ساڈے خادم اعلیٰ پنجاب،وزیر خزانہ تے اوہدی ساری ٹیم نے اس بجٹ وچ دو رویہ سڑک حاصل پور توں بہاولپور 90 کلو میٹر رکھی اے۔کیا ایہہ بہاولپور دے لوکاں دی ترجمانی نہیں کیتی؟کیا تساں کو ایہہ نہیں نظر آ رہیا۔ایتھاں بیٹھ کے،جہلم بیٹھ کے،لاہور بیٹھ کے بہاولپور دی گفتگو کرنا آسان اے۔اینویں تساں

چیک کیتا ہوسی کہ بجٹ کتاب وچ 36 فیصد جنوبی پنجاب دا بجٹ لکھیا ہویا اے۔ کیا تساں ایہہ نہیں ڈٹھا کہ رحیم یار خان دی ترقی واسطے ساڈے وزیر اعلیٰ دی ٹیم نے بجٹ وچ خطیر رقم رکھی اے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وارن صاحب! بہت شکریہ۔ جناب جاوید اختر صاحب!

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے سالانہ بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن اور ان کی ٹیم کو 1000۔ ارب روپے کا ریکارڈ بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ بجٹ پنجاب کی ترقی کے حوالے سے وزیر اعلیٰ کے وژن اور road map کا عکاس ہے۔ یہاں اپوزیشن جو تنقید کر رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ تنقید نہیں ہے وہ صرف مسائل اور وسائل میں فرق ہے۔ یہ اس کو سمجھنے کی کوشش کریں سارے مسائل ایک ساتھ حل نہیں ہوا کرتے۔ یہ دنیا جب سے وجود میں آئی ہے یہ فرق ہے اور رہتی دنیا تک رہے گا کبھی کوئی حکمران یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ ہم نے آپ کے سارے مسائل ختم کر دیئے ہیں۔ میں پچھلے دنوں ٹی وی پر دیکھ رہا تھا کہ اپوزیشن کے ملتان سے ایک اہم راہنما میں ان کا نام نہیں لینا چاہتا وہ فرمارہے تھے کہ ہمیں میٹرو بس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ تو پراڈو اور مرسڈیز میں پھرتے ہیں غریبوں اور ان کے بچوں کو تو وہاں میٹرو بس کی ضرورت ہے۔ میٹرو بس پر غریبوں کے بچے سفر کرتے ہیں کسی بڑے لیڈر یا کسی بیوروکریٹ کے بچے اس میں سفر نہیں کرتے ہیں اس میں صرف غریبوں کے بچے سفر کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! دانش سکول کے حوالے سے میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بجٹ عوامی بجٹ ہے اور یہ بجٹ نوجوانوں کا بجٹ ہے۔ آپ دیکھیں کہ 20 لاکھ خواتین کی تعداد کوئی کم تعداد نہیں ہے انہیں فنی تعلیم دی جائے گی۔ یہ نوجوانوں کا بجٹ ہے۔ اس بجٹ پر one by one ہر موضوع پر بحث نہیں کی جاسکتی۔

جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کے توسط سے انہیں ایک بہت اہم تجویز دوں گا امید ہے معزز ممبران اس کو appreciate بھی کریں گے اور اس کی تائید بھی کریں گے۔ ہمارے دیہی علاقوں میں جہاں پر حکومت گلی، نالی اور سولنگ وغیرہ کے اربوں روپے کے منصوبے دیتی ہے جو صفائی نہ ہونے کی وجہ سے ایک دو سال میں ختم ہو جاتے ہیں اور گورنمنٹ کے خزانے کا اربوں روپیہ ضائع ہو جاتا ہے۔ میری آپ کے توسط سے وزیر خزانہ سے یہ درخواست ہے کہ ہر یونین کونسل کی سطح پر صفائی کا مؤثر نظام قائم کیا جائے اور ہر یونین کونسل میں آٹھ سینٹری ورکرز، ایک ٹریکٹر

ٹرالی اور ہاتھ والی ٹرالیاں اگر فراہم کر دی جائیں تو صفائی کا نظام بہتر ہو جائے گا۔ ہمارے مذہب میں صفائی نصف ایمان ہے۔ آپ دیہات میں جائیں اور دیکھیں کہ وہاں صفائی کی کیا صورتحال ہے؟ وہاں پر صفائی کا انتظام بالکل نہیں ہے۔ میں اپنے سارے colleagues سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ سب اس کی تائید کریں تاکہ ہر یونین کونسل کی سطح پر صفائی کا مؤثر نظام لایا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ فہرست بہت لمبی ہے اور وقت بہت مختصر ہے اس لئے جو معزز ممبران ابھی تک تقریر نہیں کر سکے۔ میری ان سے گزارش ہے کہ ان کو ضمنی بجٹ پر تقریر کرنے کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ priority پر موقع دیا جائے گا۔ اب میں وزیر خزانہ سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ بحث کو wind up کریں۔

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز! تشریف رکھیں اور منسٹر صاحب کی بات سنیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میری آپ سے request ہوگی کہ ویسے تو یہ seriously participate نہیں کرتے لیکن اگر آج کر رہے ہیں تو ان کو دو دو منٹ دے دیئے جائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آج آپ ہمیں موقع دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ اتنی لمبی لسٹ ہے۔ مجھے بتائیں کہ میں کس طرح ٹائم دوں؟ اگر آپ میری بات مان لیں تو جو لوگ رہ جائیں گے اُن کو ضمنی بجٹ کی بحث کے اوپر دس دس منٹ دے دوں گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! آج ہمیں موقع دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چار دن سے آپ کا نام پکارا جا رہا تھا لیکن آپ لوگوں نے حصہ ہی نہیں لیا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ دو دو منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ میں تو آپ لوگوں کو ایک اچھا موقع دے رہا تھا۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ فائزہ احمد ملک صاحبہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ٹائم کا خیال رکھتے ہوئے میں سب سے پہلے وزیر خزانہ صاحب کو آپ کے توسط سے یہ تجویز دینا چاہوں گی کہ میں نے پچھلے بجٹ میں بھی یہ تجویز دی تھی لیکن حکومت کے آگے بین بجانا ہمارا کام ہے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ پانچ سال یہ بین بجاتے رہیں

گے۔ میں نے request کی تھی کہ نیشنل فنانس کمیشن کی طرز پر صوبائی فنانس کمیشن بنادیا جائے۔ ہمارا صوبہ پنجاب اور ہمارے اضلاع کے بہت سارے ایسے علاقے ہیں جو احساسِ محرومی کا شکار ہیں۔ میرا تعلق لاہور سے ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ مجھے یقیناً تکلیف ہوتی ہے جب لاہور کو تختِ لاہور کا نام دیا جاتا ہے کیونکہ اس پورے ملک پاکستان کا لاہور دل ہے۔ میرے خیال میں جب ان علاقوں کی محرومی جو جنوبی پنجاب کی شکل میں دیکھنے میں آئی جیسے آپ کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے لہذا اگر صوبائی فنانس کمیشن بنایا جائے گا تو ہر ضلع کو اس کا حصہ directly ملے گا اور ہر ضلع کی محرومی خود بخود دُور ہو جائے گی۔یہاں پر جنوبی پنجاب کی بڑی دہائیاں دی جا رہی ہیں کہ کافی فنڈز بجٹ میں رکھے گئے ہیں۔ میرا سب سے پہلے سوال ہے کہ ایک ہزار ارب روپے کی رقم اس 15-2014 کے بجٹ میں رکھی گئی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو تقریباً 451۔ارب روپے کی رقم بنتی ہے جس کا صوبہ پنجاب مقروض ہے لہذا ہم کس چیز کی خوشیاں اور جشن منائیں جبکہ ہمارے صوبے کے ہم تمام لوگوں کا ایک ایک بال قرضے میں جکڑا ہوا ہے۔ ہم یہاں اسمبلی میں بیٹھ کر جشن منا رہے ہیں کہ واہ جی واہ ہم نے ایک ہزار ارب روپے رکھے ہیں جن میں سے 451۔ارب روپیہ قرضہ میں چلا جائے گا۔آپ نے یہاں پولیس کی بات کی کہ پولیس کے لئے ہم نے رقم مختص کی ہے۔ جب پولیس کے موضوع پر بحث ہو گی تب اس پر بات کریں گے۔ پولیس کی کارکردگی ہمارے سامنے ہے۔ اس کے لئے بجٹ ضرور بڑھائیں کیونکہ دہشت گردی ہمارے ملک میں اس وقت درپیش ہے جو بہت بڑا مسئلہ ہے لیکن میری گزارش ہے کہ اس بجٹ کے بڑھانے کے بعد ان کی کارکردگی بھی دیکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ کیونکہ ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں صرف ایک بات کر کے ختم کر دوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ہر سطح کے اوپر بات کرنے میں کوئی اعتراض نہیں کیونکہ ہمیں بڑے منصوبوں کی ضرورت ہے، پُلوں کی بھی ضرورت ہے، بے شک ہمیں جنگلا اور اس طرح کی چیزوں کی بھی ضرورت ہو گی لیکن اس حکومت کو priorities set کرنی پڑیں گی۔ ہمیں priority پر ہیلتھ اور ایجوکیشن کو رکھنا چاہئے لیکن بسوں اور ٹرینوں کے منصوبوں کو دوسرے یا تیسرے نمبر پر لے کر جانا چاہئے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، خرم شہزاد صاحب!

جناب خرم شہزاد: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں ٹائم کی قلت کی وجہ سے صرف اتنی بات کروں گا کہ جس حلقہ سے میں منتخب ہوا ہوں اسے یعنی فیصل آباد کو پاکستان کا Manchester کہا جاتا ہے۔ وہاں پر بجلی کے line losses دوسے تین فیصد ہیں، وہاں پر گیس نہیں ہے اور بجلی نہیں ہے جو ہماری بنیادی ضرورت ہیں جبکہ ہم جنگلا بسوں کی طرف جا رہے ہیں۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم budget lapses پر بات نہیں کرتے۔ کوئی اس بجٹ کو اٹھا کر ادھر لے جاتا ہے کوئی اُدھر لے جاتا ہے۔ سب سے پہلے تو ہم budget lapse کی بات کریں۔ یہاں پر وزیر خزانہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے پچھلی بجٹ تقریر میں بھی کہا تھا کہ پیسے allocate کئے جاتے ہیں لیکن پتا نہیں جاتے کہاں پر ہیں؟ میری تجویز ہے کہ ہمیں ہر جگہ پر treatment plants لگانے چاہئیں۔ ہمارے فیصل آباد میں بیس سے پچیس فیصد death ہیپاٹائٹس سے ہو رہی ہیں۔ اگر ہم treatment plant لگا دیں جس کو اچھے طریقے سے شروع کر لیں تو یقین کریں کہ آپ کا ہیلتھ کا بجٹ آدھا رہ جائے گا۔ آپ ہسپتالوں میں جا کر حال دیکھیں۔ 2013-14 کے بجٹ میں بھی ہیلتھ کے لئے پیسے رکھے گئے تھے لیکن کیا حال ہوا؟ میرے حلقہ میں تین جنرل ہسپتال آتے ہیں لیکن تینوں ہسپتالوں میں انسان کا جانور سے بھی بدتر حال ہے۔ ایک ایک بیڈ پر دو دو مریض لیٹے ہوئے ہیں لیکن ہیپاٹائٹس کی کوئی vaccine میسر نہیں ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ وہ پیسے کہاں پر جا رہے ہیں یا پیسے کم کر دیئے گئے ہیں بلکہ اس سے دگنے پیسے رکھے گئے ہیں لیکن پھر بھی وہی حال ہے، اگلے سال اگر ہم نے ایسے ہی بیٹھنا ہے اور ہسپتالوں کی یہی position ہونی ہے تو پھر ہمیں یہاں اس بجٹ میں تالیاں بجانے یا جشن منانے کا کیا فائدہ ہے؟

جناب سپیکر! میں تعلیم کے حوالے سے ذکر کروں گا کہ میرا حلقہ آٹھ بازاروں کا دل ہے لیکن وہاں پر اگر سکولوں کی یہ position ہے تو جنوبی پنجاب یا کسی اور جگہ پر کیا position ہوگی؟ سکولوں میں بچیوں کو بٹھانے کے کرسیاں نہیں ہیں اور واش رومز نہیں ہیں۔ پیسے allocate ضرور کئے جاتے ہیں لیکن وہ جاتے کہاں پر ہیں ہمیں اس کا کوئی پتا نہیں ہے؟ فیصل آباد میں جیل روڈ بنائی گئی جس پر پندرہ کروڑ روپے لگے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خرم شہزاد صاحب! پلیز wind up کر دیں۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! آپ believe کریں کہ اس میں ایک کھڈا نہیں تھا۔ اگر وہی پیسے ہم water treatment plant پر لگا دیتے تو ہمارا پانی کا مسئلہ حل ہو جاتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خرم شہزاد صاحب! بہت شکریہ۔ جی، سردار احمد علی دریشک صاحب!

جناب احمد علی خان دریشک: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ اے اللہ! میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں اور تجھ سے ہی مدد مانگتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کروں گا کہ آپ نے ہمیں ٹائم دیا۔ میں پولیس کے حوالے سے بات کروں گا کہ بجٹ میں اس کے لئے بہت ساری رقم مختص کی گئی ہے۔ میں یہ بھی بتاؤں گا کہ اس وقت ہمارے ضلع کی جو صورتحال چل رہی ہے وہاں پر آٹھ لیٹر fuel پولیس کی ایک گاڑی کو دیا جاتا ہے جس آٹھ لیٹر میں وہ گشت بھی کرتی ہے اور افسران بالا کی پھٹیکیں بھی بھگتاتی ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ پولیس کے ڈیپارٹمنٹ کو حکومت نے بہت زیادہ بجٹ دیا۔ میں ایک چیز کے حوالے سے حکام بالا تک اپنی آواز پہنچاؤں گا کہ خدارا پولیس جیسے محکمے کو آزاد کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کا وقت آدھ گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

جناب احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! خدارا پولیس جیسے محکمہ کو آزاد کر دیا جائے پولیس کے محکمے سے سیاسی مداخلت ختم کر دی جائے۔ اگر پولیس ڈیپارٹمنٹ سے سیاسی مداخلت ختم کر دی گئی تو جیسے ماڈل ٹاؤن والا واقعہ پیش آیا ہے، ایسے واقعات آئندہ پیش نہیں آئیں گے۔ ہر حلقے میں ہر علاقے میں تھانہ کلچر، تھانہ سسٹم اور تھانے میں جو سیاسی مداخلت رکھی گئی ہے یہ بہت ہی شرمناک ہے، یہ بہت ہی شرمناک ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بجٹ پر بات کریں" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: خاموشی اختیار کی جائے۔

جناب احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! میں بھی پولیس کے بجٹ کے حوالے سے ہی بات کر رہا ہوں۔ اب میں irrigation کے حوالے سے بات کروں گا کہ ہمارے ضلع ڈیرہ غازی خان اور خصوصاً ضلع راجن پور میں نہری نظام بالکل ہی بہتر نہیں ہے اور وہاں ٹیل پر پانی پہنچانے کے لئے پوری کوشش کی جاتی ہے لیکن راستے میں برسراقتدار لوگ ٹیوب ویل لگا کر پانچ کھینچ کر اپنی زمینوں کو لگا دیتے ہیں۔ اس چیز کا نوٹس لیا جائے تاکہ ٹیل تک پانی پہنچ سکے اور خصوصاً ڈھندی نہر جو کہ ضلع راجن پور میں ہے۔ میں ضلع راجن پور کی خصوصاً بات کروں گا کہ وہاں پر لوگوں کو پینے کا پانی تک میسر نہیں ہے۔ میری منسٹر صاحب سے گزارش ہو گی اور میں ایک تجویز دوں گا کہ ہماری "وڈور" یونین کونسل ہے جو کہ میرے

اپنے حلقہ میں ہے جہاں پر پینے کا پانی میسر نہیں ہے۔ اس یونین کونسل پر خصوصی توجہ دے کر وہاں پر فلٹریشن پلانٹ لگایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ سردار احمد علی صاحب سے تجاویز لے لیں۔ سردار صاحب! بہت شکریہ۔ سردار قیصر عباس خان مگسی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چودھری محمود الحسن چیمہ صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جی، چودھری محمد یوسف کسیلیہ صاحب!

چودھری محمد یوسف کسیلیہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو سانحہ ماڈل ٹاؤن پر افسوس اور عمزدہ لوگوں کے ساتھ ہم بھی برابر کے شریک ہیں۔ اس کے بعد میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے پنجاب کی تاریخ میں اتنے بڑے حجم کا بجٹ پیش کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پنجاب کو ایک محفوظ، خوشحال، تعلیم یافتہ، زرعی اور صنعتی ملک بنانے کے لئے اس بجٹ میں کوششیں کی گئی ہیں۔ اسی طرح زراعت کے شعبہ کا پوری طرح خیال رکھا گیا ہے اور خاص طور پر جنوبی پنجاب کو شمالی پنجاب کے ہم پلہ لانے کے لئے اس کے بجٹ میں اضافہ کیا گیا ہے جس میں یونیورسٹی، میڈیکل کالجز، زرعی یونیورسٹی کا کیمپس بورے والا اور ڈی ایچ کیو ہسپتال کی اپ گریڈیشن شامل ہے۔

جناب سپیکر! میں خاص طور پر زراعت کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کیونکہ اس وقت منسٹر صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں کہ ہمارے ملک میں زراعت ملکی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے لیکن پاکستان میں زراعت اس level اور اس status پر نہیں کی جا رہی جو آج دنیا میں اس کے لئے نئی تکنیکس اپنائی گئی ہیں۔ اس حوالے سے کسانوں کو inputs بہت مہنگی پڑتی ہیں، کھاد، بجلی، زرعی ادویات کی قیمتیں بہت زیادہ ہوتی ہیں اور جب وہ output لیتا ہے تو وہ عالمی مارکیٹ کا مقابلہ نہیں کر سکتا اس لئے میری تجویز ہے کہ اس سلسلے میں نئی تکنیکس کو اختیار کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب آصف محمود صاحب!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اپنی بجٹ تقریر سے پہلے آپ سے چند ایک باتیں کرنا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھ سے نہ کریں بلکہ بجٹ پر بات کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرا مطلب ہے کہ آپ کے توسط سے اس ایوان کے اندر میں یہ بات کرنا چاہوں گا کہ جس جمہوریت کے ہم روز نعرے لگاتے ہیں۔ ہمیں یہاں پر تنقید کرنے یا بات کرنے سے پہلے آپ سے اپنی حفاظت کی surety لینی پڑتی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں، نہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ ہماری حفاظت کے لئے ضامن بنیں تو ہم کوئی جسارت کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف محمود صاحب! نہیں، نہیں۔ آپ بجٹ پر ہی رہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں بجٹ سے پہلے یہ کہوں گا کہ ہمیشہ کی طرح اس دفعہ بھی جان کی امان پاؤں تو میں کچھ عرض کروں۔ گزارش یہ ہے کہ حکومت کی جو ترجیحات ہوتی ہیں، بجٹ allocate کر دینا، سب نے بڑے بڑے نعرے لگائے کہ بہت بڑے حجم کا ہم نے ایک بجٹ پیش کیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بجٹ اور کھپت میں بڑا فرق ہے۔ کھپا دینا اور صحیح جگہ پر اس کو خرچ کرنے میں بڑا فرق ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ وقت چونکہ کم ہے اور تقریر بڑی لمبی چوڑی تھی لیکن میں اپنے حلقہ کے حوالے سے کوئی دو چار issues آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ راولپنڈی میں میٹرو بس کے حوالے سے جب ہم بات کرتے ہیں تو خدارا اس بات کو سمجھیں کہ ہم میٹرو بس کی مخالفت نہیں کرتے۔ اگر آپ ہمارے بنیادی مسائل کو پہلے حل کر دیں تو ہم بالکل اس میں سوار بھی ہوں گے اور آپ کی جماعت کے جھنڈے اٹھا کر بیٹھیں گے لیکن پہلے بنیادی مسائل ہیں، خدا کی قسم! ضلع راولپنڈی کے اندر یہاں پر میرے حلقہ کی آپ کی ایم پی اے بیٹھی ہیں اور انہیں پتا ہے کہ وہاں پانی کا کتنا مسئلہ ہے۔ جن عورتوں کے حقوق کی آپ بات کرتے ہیں تو ان کے ایک ہاتھ میں بچہ ہوتا ہے اور وہ دوسرے ہاتھ میں پانی کی بالٹی اس موسم گرما میں اٹھا کر لے جا رہی ہوتی ہیں۔ آپ میٹرو بس ضرور بنائیں لیکن خدارا یہاں پر وزیر خزانہ صاحب بھی تشریف فرما ہیں تو پانی کا جو مسئلہ راولپنڈی شہر کے اندر ہے اس کے لئے فی الفور اقدامات کریں۔

جناب سپیکر! میں دو تجاویز دینا چاہوں گا۔ ایک تجویز یہ ہے کہ ہمارے حکمرانوں کی سکیورٹی پر بڑی خطیر رقم خرچ ہوتی ہے۔ ابھی پچھلے دنوں کتے لئے گئے اور BMW گاڑیاں لی گئیں تو میں ایک

گزارش کروں گا کہ اس رقم میں سے تھوڑی سی کٹوتی کر کے کوئی دو انسٹرکٹرز ہائر کریں جو ہمارے وزیراعلیٰ اور وزیراعظم کو جمہوری روایات کی تربیت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ راجہ راشد حفیظ صاحب!

راجہ راشد حفیظ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں اپنی بات مختصر وقت میں ختم کروں گا۔ اس وقت بیٹھی ہوئی حکومت نے عوام سے بہت سے وعدے کئے تھے اور بہت سے نعرے لگائے تھے جن کی وجہ سے انہیں ووٹ دیا گیا۔ اس وقت یہ بات کہی گئی کہ چھ ماہ میں ہم عوام کی تقدیر بدل دیں گے، ہم چھ ماہ میں ایسا چھکا لگائیں گے کہ پاکستان کی تاریخ میں ایسا چھکا نہیں ملے گا اور پھر ایسا چھکا لگا کہ عوام کے چھکے چھوٹ گئے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اپنے ان وعدوں کو دیکھا جائے کہ ان پر کتنا عمل درآمد ہوا ہے۔ یہاں پر جو بجٹ اس دفعہ پیش کیا گیا تو میں نہیں سمجھتا کہ پنجاب کی تاریخ میں اس سے زیادہ وحشیانہ بجٹ پیش کیا گیا ہو۔ یہ وحشی قسم کا بجٹ پیش کیا گیا ہے جیسا کہ ان لوگوں کا انتخابی نشان وحشی قسم کا تھا تو اسی قسم کا انہوں نے بجٹ پیش کیا ہے اور یہ بہت بڑا ظلم ہے اور آپ پچھلے پانچ چھ ماہ سے دیکھ رہے ہیں کہ ظلم بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ "گلو بٹ" کا ظلم آیا تو لوگ [*********] (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ سلمیٰ بٹ اپنی نشست سے کھڑی ہو گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اپنی نشست پر تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب! آپ ایسی بات نہ کریں۔ یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

راجہ راشد حفیظ: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔ یہاں پر سانحہ لاہور ہوا تو لوگ جامعہ حفصہ کو بھول گئے اور یہاں پر پنجاب کا سابقہ ریکارڈ بجٹ آیا تو پنجاب کے سابق تمام بجٹ لوگ بھول گئے۔ میری یہ گزارش ہے کہ عوام کے مسائل وہیں کے وہیں پڑے ہوئے ہیں اور ہر دفعہ یہی کہا جاتا ہے کہ مثالی بجٹ پیش ہو رہا ہے لیکن آپ دیکھیں کہ پچھلے سات سال سے مسلم لیگ (ن) والے یہ بجٹ پیش کر رہے ہیں اور ہر دفعہ کہا جاتا ہے کہ عوام کی تقدیر بدل جائے گی۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ پچھلے سات سال میں عوام کی کون سی تقدیر بدلی ہے اور کون سی چیز سستی ہوئی ہے؟

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں چاہوں گی کہ ایوان میں موجود تمام حکومتی بنچز یا اپوزیشن بنچز کے ممبران میری تقریر کو کسی پارٹی کارکن بننے کی بجائے پاکستانی بن کر سنیں۔ سب سے پہلے تو میں ایک شعر عرض کرنا چاہوں گی کہ:

لگا کر آگ شہر کو یہ بادشاہ نے کہا
اٹھا ہے دل میں تماشے کا آج شوق بہت
جھکا کر سر کو سبھی شاہ پرست بول اٹھے
حضور کا شوق سلامت رہے شہر اور بہت
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آج بجٹ پر بات کرنا چاہوں گی۔ ہمارے حکومتی ممبران نے بات کی تو انہوں نے اس بجٹ کو عوام دوست کہا۔ میں اس کی تھوڑی سی تصویر دینا چاہتی ہوں کہ اگر یہ اتنا ہی عوام دوست بجٹ ہے جتنی حکومت پنجاب عوام دوست ہے۔ اگر واقعی یہ ایسا بجٹ ہے تو "ان کی دوستی اچھی نہ ان کی دشمنی اچھی" ہم جب اس اسمبلی میں روز داخل ہوتے ہیں تو وہاں سے عوام دوستی نظر آنا شروع ہوتی ہے۔ ہمارے left side پر کچھ سکیورٹی گارڈز جو ہم لوگوں کو گائیڈ کرنے کے لئے بیٹھے ہوتے ہیں، شدید ترین گرمی میں انتہائی موٹی یونیفارم کے ساتھ وہاں پر ایک مریل سا fan چل رہا ہے، کوئی وہاں پر ٹھنڈے پانی کا کولر نہیں۔ انہوں نے مجھے کہا کہ انہیں ٹھنڈا پانی بھی پینے کا میسر نہیں ہوتا۔ اگر ہم اپنے گھر سے، دیکھیں ہم نے فلاحی کاموں کے لئے اتنا بجٹ رکھا ہے جو کہ بہت اچھی بات ہے لیکن آپ کی سخاوت اپنے گھر سے شروع ہوتی ہے۔ ہم تو ان ٹھنڈے ائر کنڈیشنڈ ہالوں میں بیٹھے ہیں۔ میں آپ کو بتاتی ہوں جب enter ہوتے ہیں گیٹ سے lift میں ہمارے guards کھڑے ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پانی بھی رکھا ہے محترمہ کولر بھی رکھے ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! گرم پانی ہے اور کولر نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھنڈا پانی ہے اور کولر بھی لگے ہوئے ہیں پنکھے بھی لگے ہوئے ہیں آپ دیکھ لیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کولر باہر entrance پر لگے ہوئے ہیں، جب آپ enter ہوتے ہیں اُس جگہ پر کولر نہیں ہیں تو مجھے اُن کی حالت دیکھ کر کہ ہم تو ائر کنڈیشنڈ ہالوں میں بیٹھے ہوتے ہیں، ہمیں

ضرورت اس امر کی ہے کہ پہلے ہم عوام کے مسائل دیکھیں کہ اگر یہ عوامی بجٹ ہے تو عوام کو relief کہاں ہے؟ دیکھیں جاکر کوڑوں کے ڈھیروں میں سے کتنے کھانا کھا رہے ہوتے ہیں وہیں سے بچے کھاتے ہیں پولیس کی بات ہوتی ہے کہ پولیس کا آپ نے اتنا بجٹ بڑھایا ہے، اُن کو جدید اسلحہ دیا ہے، کیمرے لگائے ہیں بہت اچھی بات ہے ضرور ہونا چاہئے۔ اُن کیمروں کے سامنے سنبل کے قاتلوں کی تصویریں تو آئیں لیکن آج تک سنبل کے قاتل نہیں پکڑے گئے انہیں latest اسلحہ کے ساتھ پولیس کی موجودگی میں آمنہ کو اینٹیں مار مار کر مار دیا گیا اس لئے فنڈز بڑھائے گئے کہ لاشیں گرائیں پولیس والے اور لوگوں پر straight firing کریں اور آپ اس بجٹ میں سے پانچ پانچ لاکھ اور تیس تیس لاکھ روپے معاوضہ دیں، میں اعتراض کرتی ہوں کہ اگر یہ بجٹ آپ پیش کرتے ہیں تو عوام پر رحم کھائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ جی، next محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شعر دوبارہ پڑھ دوں؟

جناب سپیکر: نہیں، آپ سے آخر میں سن لیں گے۔ جی، محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج ہم budget speech کر رہے ہیں اور ہماری اسمبلی کا اس وقت ماحول یہ ہے کہ جیسے یہ ایک entertainment ہے، میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک بہت ہی serious قدم ہے جو ہم اپنے اس پنجاب کی فلاح کے لئے اس پنجاب کے مسائل کو حل کرنے کے لئے اٹھانے جا رہے ہیں۔ ہم سب کو چاہئے کہ ہم سنجیدگی کا مظاہرہ کریں اور ہم اپنے محدود وسائل کے اندر رہتے ہوئے اپنے بے تحاشا مسائل کی صحیح طور پر نشاندہی کر سکیں۔ میری آپ سب سے گزارش ہے کہ جب بھی ہم بجٹ بناتے ہیں ہماری یہ خواہش ہوتی ہے، ابھی میرے بہت سارے بھائیوں نے حکومتی بنچوں کی طرف سے بھی یہی کہا کہ سارے مسائل ایک ہی دفعہ میں حل نہیں ہو سکتے۔ یہ بہت بڑی حقیقت ہے ہم اس بات سے اتفاق کرتے ہیں لیکن یہاں پر ایک question mark ہے کہ کیا ہم نے اتنے سالوں سے جن priorities کو focus کیا؟ جن کی نشاندہی کی کیا کسی ایک کو بھی حل کرنے میں ہم آج تک کامیاب ہوئے یا نہیں؟ اس بات کو سوچئے وزیر خزانہ یہاں بیٹھے ہیں، policies دے رہے ہیں اور بجٹ پیش کر رہے ہیں تو کیا ان کے ذہن میں یہ بات نہیں آئی کہ ہم کسی ایک چیز کو focus کر لیں، لوڈشیڈنگ کا مسئلہ لے لیں، ایجوکیشن کا لے لیں، صحت کا لے لیں اور صاف پانی کا لے لیں۔ کوئی ایک دو چیزیں جب تک ہم اپنی priority پر نہیں رکھیں گے ہم کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یہ ایک بنیادی چیز ہے جہاں تک ہمارے بنیادی مسائل کا تعلق ہے ہم ہمیشہ

بات کرتے ہیں fundamental rights کی fundamental rights کیا ہیں؟ fundamental rights یہ ہیں ہماری بنیادی ضروریات ہمیں پینے کا صاف پانی، خوراک اور کھانے پینے کی چیزیں، یہ میری priority ہے۔ یہ میری سوچ کہتی ہے کہ بنیادی ضروریات میں ہمیں سب سے پہلے اُن چیزوں کو focus کرنا چاہئے اور یہاں پر میں تھوڑا سا ذکر کروں گی پچھلے بجٹ سے اب تک جو ایجوکیشن میں ہوا اگر ہم بجٹ کے حوالے سے بات کریں تو affairs or services میں یہ white paper کے صفحہ نمبر 23 پر 6.68 بجٹ رکھا گیا ہے affairs or services ایجوکیشن کے لئے لیکن اس دفعہ بجٹ بڑھانے کی بجائے 6.67 کر دیا گیا اسی طرح اگر آپ صحت کی بات کریں تو صحت میں hepatitis کے لئے جتنا بجٹ allocate کیا گیا وہ پانچ کروڑ روپے تھا اب اُس کو کم کر کے ایک کروڑ کر دیا گیا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ ہماری کون سی priorities ہیں اور کون سی صحت کی ایسی priority ہے جس کو ہم نے decide کیا ہے کہ ہم اُس کو اس دفعہ لے کر آئیں گے اور اُس کو ہم ختم کریں گے؟ اسی طرح ہم نے سولر انرجی کی بات کی ہم اُس کو ختم نہیں کر سکے ہمارے نہایت ہی قابل احترم وزیر اعلیٰ کی بڑی خواہش ہے کہ ہم اچھے projects کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! میں صرف اس بات سے complete کر رہی ہوں کہ پچھلی دفعہ بجٹ میں جو ہم نے ongoing schemes 1179 دی تھیں اور اس کے بعد جو نئی schemes تھیں وہ 2405 تھیں۔ یہ کل schemes 3584 تھیں جن کے اوپر بجٹ allocate کیا گیا تھا اور schemes 760 کی completion ہوئی ہے۔ میں صرف یہ کہتی ہوں جو focus کریں اُس کو حل کریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! شکریہ۔ ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ میں اب وزیر خزانہ کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ پر بحث کو wind up کریں۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! دیکھیں ہم نے ان کا احساس کیا ہے آپ کو کہہ کر اِن کو بحث کا ٹائم دیا گیا۔ پہلے بھی یہ serious نہیں تھے۔ اب انہوں نے کورم point out کیا ہے اُس دن بھی بہت سارے ممبران بات کرنے سے رہ گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! بات یہ ہے آپ یہ رولز پڑھ لیں رولز 139 میں لکھا ہوا ہے کہ بحث کے خاتمہ پر وزیر خزانہ کسی دیگر وزیر جو اس کی جانب سے فرائض انجام دے رہے ہوں کو جواب دینے کا حق حاصل ہوگا۔ آپ اُن کا جواب تو سن لیں انہوں نے آپ کے تمام دوستوں کی بات سنی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ رولز کے مطابق اس وقت نہیں کر سکتے۔ پہلے رولز کی کتاب پڑھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں اپنے مؤقف پر قائم ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے تو گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا نہیں ہے لہذا اجلاس پندرہ منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی 15 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(15 منٹ کے وقفہ کے بعد 5 بج کر 25 منٹ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا ہے۔ ایوان کا ٹائم آدھ گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے سسر الی ایجنڈا نامنظور کی نعرے بازی)

سالانہ بجٹ بابت سال 2014-15 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: مہربانی، مہربانی۔ جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ / آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہاں اپنی تقریر wind up کرنے سے پہلے اس معزز ایوان کو بتانا چاہوں گا کہ یہ جو بجٹ پیش کیا گیا اس پر چار دن تک ہمارے معزز ممبران نے بحث میں participate کیا مگر انتہائی افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں اپوزیشن کا روّیہ بالکل non serious تھا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "شیم شیم" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ ایسے نہ کریں۔ منسٹر صاحب! آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

وزیر خزانہ / آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں آپ کو بتانا چاہوں گا کہ ہمارے بہت سارے حکومتی ممبران اس بجٹ بحث میں participate کرنا چاہتے تھے لیکن اپوزیشن کے non serious روّیے کی وجہ سے وہ participate نہیں کر سکے لیکن آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے آج بھی ہماری request پر اپوزیشن کے ممبران کو ٹائم دیا۔ آپ یہ دیکھ سکتے ہیں کہ پہلے دن 16۔جون کو جب ہم نے بجٹ پر بحث کا آغاز کیا تو ان کی طرف سے صرف قائد حزب اختلاف نے participate کیا اور پہلے تین دنوں میں اپوزیشن سے صرف پانچ ممبران نے بجٹ کی بحث میں participate کیا، اس سے ان کی seriousness کا اندازہ لگائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "شیم شیم" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! بجٹ اجلاس اسمبلی کا سب سے اہم اجلاس ہوتا ہے جس میں آنے والے سال کے تمام ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات پر discussions کی جاتی ہیں۔ ہم یہ چاہتے تھے کہ اپوزیشن بھرپور participate کرے ہم نے پہلے بھی ہمیشہ ان کی تجاویز کو مثبت انداز میں دیکھا اور اب بھی دیکھنا چاہتے تھے۔ آج آپ نے مہربانی کر کے اسمبلی کا extra time بڑھا کر اپوزیشن کے 19 ممبران کو ٹائم دیا، اس طرح حزب اختلاف کے کل 24 معزز ممبران نے اس بجٹ بحث میں participate کیا۔ میں یہاں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ قائد حزب اختلاف اور دوسرے معزز ممبران حزب اختلاف نے یہاں جو جو figures quote کئے اور انہوں نے بجٹ کے حوالے سے جو باتیں کیں وہ درست نہیں تھیں۔ مجھے

بھی اس اسمبلی کا ممبر منتخب ہوتے ہوئے بارہ سال ہو چکے ہیں لیکن میں نے اتنی غیر سنجیدہ حزب اختلاف آج تک نہیں دیکھی۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کریں۔ معزز ممبران نے جو points raise کئے ہیں آپ ان کا جواب دیں۔

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ حزب اختلاف کے معزز ممبران non-political and non-serious لوگ ہیں۔ یہ لوگ پتا نہیں کہاں سے اُٹھ کر اس اسمبلی میں آ گئے ہیں۔ یہ اس ایوان کے تقدس کو بار بار پامال کرتے ہیں اور جس طرح ان کو اسمبلی میں important occasions پر properly participate کرنا چاہئے وہ نہیں کرتے۔

جناب سپیکر! میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے ہمیں موقع دیا کہ ہم اس ایوان میں اپنی حکومت کا دوسرا بجٹ پیش کر پائے۔ میں تمام وزراء اور معزز ممبران اسمبلی کا شکر گزار ہوں۔ میں حزب اختلاف کے معزز ممبران کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بھی غیر سنجیدہ طریقے سے شور شرابا اور ہلڑ بازی کرتے ہوئے اس بجٹ میں participate کیا ہے۔ جن معزز ممبران نے بجٹ کی بحث میں حصہ لیا میں اُن سب کا شکر گزار ہوں۔ میں اپنے صحافی بھائیوں کا بھی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے مثبت انداز میں بجٹ کو عوام کے سامنے پیش کیا اور ان تک حکومتی اقدامات کے بارے میں صحیح معلومات پہنچائیں۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت نے جب اقتدار سنبھالا تو ملک معاشی بحران کا شکار تھا۔ وفاقی محاصل میں کمی اور کم آمدن کے باعث صوبوں کے اقتصادی حالات بھی خراب تھے۔ پچھلے ایک سال کے دوران وفاقی محاصل میں خاطر خواہ اضافے کے باعث تمام صوبوں کو پہلے سے زیادہ funds ملے ہیں۔ حکومت پنجاب کی بہتر اقتصادی اور انتظامی پالیسیوں کی وجہ سے پنجاب کا خزانہ پہلے سے کہیں بہتر رہا۔ اسی وجہ سے ہم نے اگلے سال کے ترقیاتی پروگرام میں تقریباً 19 فیصد اضافہ تجویز کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف کی اس بات سے اتفاق نہیں کرتا کہ بجٹ کی تیاری کے دوران منتخب نمائندوں سے مشاورت نہیں کی گئی۔ میں ایوان کو یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ پچھلے سالوں کی طرح اس سال بھی حکومت نے اپنی جاری کردہ روایت کے مطابق pre-budget session کا انعقاد کیا۔ اس میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں جانب سے participation کی گئی تھی۔ میں آج اس معزز ایوان کو یہ بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ pre-budget discussion اس ایوان میں چار

دن تک ہوتی رہی۔ حزب اختلاف نے دو دن اسی طرح ہلڑ بازی کی اور واک آؤٹ کر کے باہر نکل گئے اور صرف دو دن انہوں نے pre-budget session میں participate کیا تھا۔ حزب اختلاف کی اس معزز ایوان کے لئے یہ seriousness ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے حتی الامکان کوشش کی کہ اس بجٹ کی تیاری میں معزز ممبران کی تجاویز کو مدنظر رکھا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے تعلیم، صحت اور زراعت کی ترقی کے لئے اس بجٹ میں خطیر رقوم مختص کی ہیں۔ pre-budget session کے دوران حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی جانب سے بار بار یہ کہا جاتا رہا کہ بہت سارے سکولوں، کالجوں اور ہسپتالوں میں سٹاف پورا نہیں ہے۔ وہاں پر development کا کام تو ہوا ہے لیکن non-development side سے وہاں پر سٹاف مہیا نہیں کیا گیا۔ اسی طرح یہ بھی کہا گیا کہ ہسپتالوں میں کم ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔ میں یہاں پر بتانا چاہوں گا کہ ہم نے تعلیم، صحت اور زراعت کی ترقی کے لئے بجٹ میں خطیر رقوم مختص کی ہیں۔ Pre-budget session کے دوران دونوں جانب کے ممبران اسمبلی کی متفقہ رائے تھی کہ تعمیر شدہ سکولوں اور ہسپتالوں کو جلد از جلد فعال بنایا جائے۔ پچھلے سال کے مقابلے میں ہم نے اس کا بجٹ اس سال دُگنا کر دیا ہے اور یہ رقم نئے ہسپتالوں میں عملہ اور ڈاکٹر مہیا کرنے کے لئے فراہم کی جائے گی۔ اسی سلسلے میں نرسوں کی تین ہزار نئی اسامیاں بھی منظور کی گئی ہیں جس کے لئے اگلے سال کے بجٹ میں ایک ارب 43 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ نئے تعمیر شدہ سکولوں کو فعال بنانے کے لئے صوبائی بجٹ میں 32 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ یاد رہے کہ پرائمری سکول ضلعی حکومت کے بجٹ سے چلائے جاتے ہیں۔ سکولوں کی بچیوں کو وظائف دینے کے لئے ایک ارب 50 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جبکہ نصابی کتب کی مفت فراہمی کے لئے 3۔ارب 63 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ یہ کچھ اخراجات تھے جو کہ بجٹ کے documents میں non-development side پر نظر آتے ہیں مگر جب تک یہ اخراجات نہ کئے جائیں تب تک development کے کام پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتے۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے سالانہ بجٹ کی تیاری کے سلسلے میں ممبران اسمبلی کے ساتھ بیسیوں مشاورتی اجلاس کئے اور اگلے سال کے بجٹ کی تیاری ان کی مشاورت کو مدنظر رکھ کر کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! عوام کی جان و مال کا تحفظ، ان کی صحت، تعلیم اور صاف پانی کی فراہمی ہماری حکومت کی اوّلین ترجیح ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ قائد حزب اختلاف ان مدات میں خاطر خواہ اضافے کی تعریف کی بجائے یہاں پر تنقید ہی کرتے رہے۔ میں قائد حزب اختلاف کے اس خدشہ کو دُور کرنا چاہتا

ہوں کہ حکومت ترقیاتی پروگرام پر اخراجات نہیں کر پا رہی۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ اس سال ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد پہلے سے بہتر ہوگا۔ صرف اخراجات کی utilization دکھا دینا ہماری حکومت کی ترجیح نہ ہے۔ میٹرو بس ہو یا ہماری حکومت کے دور میں بننے والی دوسری سڑکیں، قائداعظم سولر پارک ہو، بہاولپور میں چار سو بستروں کا ہسپتال ہو، راولپنڈی کا انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہو یا کوئی دوسرا منصوبہ ہماری حکومت نے ان تمام منصوبوں کو ریکارڈ مدت میں اعلیٰ معیار کے مطابق مکمل کیا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ ایوان کے اخراجات پر بے جا تنقید کے حوالے سے میں صرف اتنا کہوں گا کہ جو کچھ خرچ ہوا ہم نے اس کے صحیح اعداد و شمار عوام کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ ہم نے دوسرے صوبوں کی طرح کچھ چھپایا نہیں ہے۔ میں صوبہ خیبر پختونخوا کا بتانا چاہوں گا کہ وہاں پر تو Annual Budget Statement میں ان اعداد و شمار کو ہی چھپایا گیا ہے۔ ہم نے بڑی کوشش کی، دیکھ سکیں کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں چیف منسٹر سیکرٹریٹ پر کتنے اخراجات ہوئے ہیں مگر انہوں نے اپنی بجٹ کی کتاب میں اس کو properly بتایا ہی نہیں کہ کتنے اخراجات کئے ہیں؟ ہم نے اپنی Annual Budget Statement میں ان اعداد و شمار کو چھپانے کی قطعاً کوشش نہیں کی اور یہ بات بھی عوام کو معلوم ہے کہ ہماری حکومت پر اعتماد کی وجہ سے پہلے سے کہیں زیادہ سربراہان مملکت اور بین الاقوامی وفود اب پنجاب کا رُخ کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس سے وزیر اعلیٰ کے دفتر کے اخراجات میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے مگر میں اس ایوان کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جس طرح بین الاقوامی ادارے ہمارے ترقیاتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ ڈال رہے ہیں اس کا فائدہ ان معمولی اخراجات سے کئی گنا زیادہ ہے۔ پنجاب کے ایک سابق وزیر اعلیٰ نے 40 کروڑ روپے اپنے صوابدیدی funds سے خرچ کئے جس کا آج تک کوئی ریکارڈ نہیں مل سکا۔

جناب سپیکر! حکومت پنجاب صوبے میں جلد از جلد کڈنی ٹرانسپلانٹ، جگر کی پیوند کاری اور کینسر کے علاج کے لئے بہترین ہسپتال قائم کرنا چاہتی ہے اس سلسلے میں منصوبہ بندی کر لی گئی ہے اور جلد ان منصوبوں پر عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔ جب تک یہ سہولتیں اس ملک میں میسر نہیں آتیں تو حکومت پنجاب اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے ان امراض میں مبتلا افراد کو خصوصی گرانٹ کے ذریعے علاج کے لئے بیرون ملک بھجواتی رہے گی۔ یہ عمل ایک شفاف طریقے سے جاری رہے گا۔ قائد حزب اختلاف کی جانب سے ان رقوم کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس رقم سے غریب مریضوں کو علاج کے لئے بیرون ملک بھیجا گیا اور وزیر اعلیٰ نے اپنے صوابدیدی فنڈز سے ان کو باہر بھیجا ہے۔ حزب

اختلاف نے اس پر بھی تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ پتا نہیں یہ فنڈز شاید اپنے کسی عزیز یا رشتہ داروں پر خرچ کئے گئے ہیں۔ ہمارے پاس اس کی پوری تفصیل موجود ہے۔ یہ تمام لوگ deserving تھے۔ وہ غریب اور مسکین لوگ تھے جو کہ اپنے علاج کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔ یہ عمل ایک شفاف طریقے سے جاری ہے اور اس طرح کے ہر کیس میں باقاعدہ ایک میڈیکل بورڈ تشکیل دیا جاتا ہے۔ اس میڈیکل بورڈ کی سفارشات کے مطابق حکومت بیرون ملک پاکستان کے سفارت خانے کے ذریعے متعلقہ ہسپتال کو براہ راست رقوم فراہم کرتی ہے۔ قائد حزب اختلاف کو اس قسم کی ضمنی گرانٹ پسند نہیں آئی مگر میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ کسی تنقید کی وجہ سے یہ حکومت ان افراد کو علاج معالجہ سے محروم نہیں رکھ سکتی۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب نے صوبہ میں تعلیمی ایمرجنسی نافذ کر رکھی ہے۔ خاص طور پر جنوبی پنجاب اور پسماندہ علاقوں کے لئے تعلیم کی فراہمی کے بڑے منصوبوں پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے جن میں رحیم یار خان انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی، بہاولپور ویٹرنری یونیورسٹی اور بہاولنگر میں میڈیکل کالج کا قیام شامل ہیں۔ اوکاڑہ اور ساہیوال میں نئی یونیورسٹیوں کا قیام، اٹک میں بارانی زرعی یونیورسٹی کا ذیلی کیمپس اور دیپالپور میں زرعی یونیورسٹی کا ذیلی کیمپس قائم کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح صوبہ میں پرائمری اور ہائی سکول کی ترقی کے لئے 28۔ارب روپیہ، ہائر ایجوکیشن کے لئے، 14۔ارب روپیہ اور لٹریسی کی مد میں 2۔ارب 40 کروڑ روپیہ مختص کیا گیا ہے۔ موجودہ مالی سال میں حکومت پنجاب نے صوبہ پنجاب کے تمام گرلز سکولوں میں اور جنوبی پنجاب کے تمام سکولوں میں 7۔ارب 70 کروڑ روپے کی لاگت سے پانچ بنیادی سہولتیں مہیا کر دی ہیں۔ اگلے مالی سال میں اس مد میں 8۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! صوبہ میں توانائی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اگلے مالی سال کے بجٹ میں 31۔ارب روپیہ مختص کیا گیا ہے۔ یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ اس سے صرف کوئلہ سے بجلی پیدا نہیں کی جائے گی بلکہ شمسی توانائی سے 1000 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کا پلانٹ بہاولپور میں لگایا جا رہا ہے جس سے نہ صرف سستی بجلی پیدا ہو گی بلکہ اس سے environmental problem کا بھی کوئی خدشہ نہ ہو گا۔ یہاں پر حزب اختلاف کی طرف سے بار بار یہ کہا گیا کہ پچھلے سال توانائی کے شعبہ کے لئے جو بجٹ رکھا گیا اُس کو utilize نہیں کیا گیا۔ اُس بجٹ سے قائداعظم سولر پارک شروع کیا گیا، اس کے علاوہ ساہیوال میں کوئلہ سے 1320 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کے منصوبہ کے لئے رقم مختص کی گئی تھی مگر

یہ ہمارے وزیر اعلیٰ کی قائدانہ صلاحیتیں ہیں کہ چین سے foreigner آئے اور ساہیوال میں وہ اپنی investment سے ساہیوال میں 1320 میگاواٹ کا پراجیکٹ لگا رہے ہیں اور اُس پراجیکٹ سے جو بجلی پیدا ہوگی وہ ہمیں 8.25 روپیہ فی یونٹ کے حساب سے دیں گے۔ پچھلے سال اس پراجیکٹ کے لئے جو فنڈز رکھے گئے تھے وہ ہمارا foreign investment project سے شروع ہوا۔ اس کے علاوہ ہم انرجی کے دیگر منصوبہ جات پر بھی کام کر رہے ہیں اور اس سال پنجاب کے لوگوں کو اور خوشخبری ملے گی کہ ہم توانائی کے شعبہ میں کوئلہ سے بجلی پیدا کرنے کے منصوبے بھی شروع کریں گے۔

جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف کو خدشہ ہے کہ صوبہ کے خزانہ پر قرضوں کا بوجھ بڑھ رہا ہے۔ میں اس سلسلہ میں ایوان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ 08-2007 میں قرضوں کا حجم صوبائی محاصل کا 69.65 فیصد تھا۔ آج یہ حجم کم ہو کر 41.2 فیصد رہ گیا ہے۔ اسی طرح قرضوں کے حجم میں پچھلے چھ سالوں کے دوران صوبائی محاصل کے مقابلہ میں تقریباً 30 فیصد کمی آئی ہے۔ اسی طرح صوبہ کی سالانہ debt retirement liability جو کہ 08-2007 میں کل محصولات کا 7.4 فیصد تھی کم ہو کر اگلے مالی سال میں 3.5 فیصد رہ جائے گی۔

جناب سپیکر! حکومت پنجاب کم آمدنی والے افراد کے لئے رہائشی سہولتیں پہنچانے کے لئے خاطر خواہ اقدامات کر رہی ہے۔ آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کا قیام اس سلسلہ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگلے مالی سال کے بجٹ میں اس مد میں ایک ارب 50 کروڑ روپیہ مختص کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! مالی سال 15-2014 میں ایلیمنٹری اور ہائی سکولوں میں IT Labs کی فراہمی کے لئے ایک ارب 25 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے جو کہ گزشتہ مالی سال سے 25 فیصد زائد ہے۔ تمام ایلیمنٹری اور ہائی سکولوں میں مرحلہ وار پروگرام کے تحت آئندہ چار سال میں 100 فیصد IT Labs کی فراہمی مکمل کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ حزب اختلاف کے کچھ ممبران جن کا لاہور سے تعلق تھا، انہوں نے کہا کہ اُن کے حلقہ کے سکولوں میں IT Labs نہیں ہیں تو میں اُن کو چیلنج کرتا ہوں کہ اُن کے حلقہ میں جو ہائر سکولز ہیں وہ جب چاہیں میرے ساتھ چل کر وہاں کا visit کر سکتے ہیں کہ وہاں پر IT Labs موجود ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر! حزب اختلاف کی جانب سے سکول ایجوکیشن کے بجٹ میں کمی کی طرف توجہ مبذول کروائی گئی جو کہ حقیقت میں مبنی نہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ رواں مالی سال میں سکول ایجوکیشن کے ترقیاتی بجٹ میں 26۔ارب روپیہ مختص کیا گیا تھا جبکہ آئندہ مالی سال میں سکول ایجوکیشن کا ترقیاتی بجٹ 28.1۔ارب روپیہ مختص کیا گیا ہے جو کہ کل ترقیاتی بجٹ کا 8.14 فیصد ہے اور رواں مالی سال کے ترقیاتی بجٹ سے 8.1 فیصد زیادہ ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ تعلیم کے شعبہ میں non-salary budget میں 29.13 فیصد اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔ صرف سکول ایجوکیشن کی مد میں non-salary budget میں 34.34 فیصد اضافہ تجویز کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب کے تمام اضلاع میں موجود پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں سکول کونسلز موجود ہیں جن کے فنڈز میں تدریج اضافہ کیا جارہا ہے۔ مالی سال 15-2014 میں 18 اضلاع کی سکول کونسلز کے لئے 7۔ارب روپیہ مختص کیا گیا ہے۔ بقیہ 18 اضلاع جن میں ضلع لاہور بھی شامل ہے، کے لئے 700 ملین روپیہ مختص ہے جس میں سے ہر پرائمری، ایلیمنٹری اور ہائی سکولوں کو بالترتیب 20 ہزار، 50 ہزار اور ایک لاکھ روپے سالانہ سکول کی مرمت وغیرہ کے لئے بذریعہ سکول کونسلز خرچ کئے جائیں گے۔ اگلے مالی سال میں مرحلہ وار پروگرام کے تحت بقیہ 18 اضلاع بھی سکول کونسلز کے ذریعے اضافی بجٹ مختص کرنے کے حقدار ہوں گے۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کی ترقی پر حکومت خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ جب سے موجودہ حکومت برسر اقتدار آئی ہے جنوبی پنجاب میں آبادی کے لحاظ سے یعنی پچھلے تین سالوں میں 32 فیصد فنڈز مختص کئے جارہے ہیں جبکہ اگلے مالی سال میں جنوبی پنجاب کے لئے کل ترقیاتی پروگرام کا 36 فیصد حصہ مختص کیا جارہا ہے۔ چند بڑے منصوبے جن میں بہاولپور میں قائداعظم سولر پارک کے قیام کے لئے 17۔ارب روپیہ، ملتان میں میٹروبس کے لئے 10۔ارب روپیہ، صحت اور تعلیم کے دوسرے منصوبوں کے لئے تقریباً 22۔ارب روپیہ مختص کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن اور پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ سے بھی ان اضلاع کو آبادی کے لحاظ سے تقریباً 3۔ارب روپیہ مہیا کیا جائے گا۔ مزید برآں دانش سکولوں کے قیام کے لئے 2۔ارب روپیہ مختص کیا جارہا ہے۔ اس رقم سے تونسہ، میلسی، لودھراں اور فورٹ منرو میں دانش سکول قائم کئے جائیں گے۔ میں یہاں پر یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ دانش سکولوں کے لئے ہم نے جو فنڈز رکھے ہیں وہ ہمارے تمام ایجوکیشن کا ٹوٹل بجٹ 274۔ارب روپیہ ہے اُس میں سے صرف 2۔ارب روپیہ دانش سکولوں کے لئے رکھا گیا ہے اور دانش

سکولوں کی performance کسی بھی طرح سے ہمارے elite institutions کے students سے کم نہیں ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ اُن elite institutions میں اشرافیہ، اُمراء اور رؤسا کے بچے پڑھتے ہیں اور ان دانش سکولوں میں غریبوں کے بچے پڑھتے ہیں۔ ان 2۔ارب روپے سے ہم ہر سال تقریباً چار دانش سکول مختلف lower literacy اضلاع میں قائم کرتے ہیں اس پر بھی ہمارے حزب اختلاف کے بھائیوں کو افسوس ہے۔

جناب سپیکر! اگلے سال کے لئے صحت کے شعبہ میں جاری اخراجات میں 19.8 فیصد اضافہ کی تجویز ہے۔ اس سلسلہ میں ادویات کے لئے رواں مالی سال کے مقابلہ میں ایک ارب روپیہ اضافی دیا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں متعدی امراض پر کنٹرول کے لئے 2۔ارب روپیہ اضافی مختص کیا گیا ہے۔ اگلے بجٹ میں Punjab Hepatitis Control Programme کے لئے 40 کروڑ روپیہ مختص کیا گیا ہے۔ اسی طرح جناح ہسپتال میں ایک ارب 22 کروڑ روپے کی لاگت سے Burn Unit کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے جو انشاء اللہ اگلے مالی سال سے کام شروع کر دے گا۔

جناب سپیکر! مزید برآں موجودہ بجٹ میں ادویات کی مفت فراہمی کے لئے 8۔ارب 65 کروڑ 33 لاکھ 97 ہزار روپیہ رکھا گیا ہے جو کہ پچھلے سال کی نسبت 14.89 فیصد زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! اگلے مالی سال کے بجٹ میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے 15۔ارب روپیہ مختص کیا گیا ہے جو کہ Public Health Engineering Department اور WASA کے مختلف منصوبہ جات کے ذریعے خرچ کئے جائیں گے۔ اس میں 30 اضلاع میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے 5۔ارب روپے بھی شامل ہیں۔

جناب سپیکر! موجودہ بجٹ میں ہم نے اقلیتی بھائیوں کے لئے 52 کروڑ روپے بشمول 20 کروڑ جاری اخراجات اور 30 کروڑ ترقیاتی کاموں اور 2 کروڑ روپے اقلیتی طلباء کے لئے سکالرشپ کی مد میں مختص کئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہماری یہ خواہش تھی کہ ہمارے اپوزیشن کے معزز ممبران ہمارے اس پیش کردہ بجٹ کو ان تعمیری تجاویز کی روشنی میں دیکھتے جو انہوں نے pre-budget session کے دوران پیش کی تھیں۔ معذرت کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ اس دفعہ بجٹ اجلاس کے دوران بہت سا وقت نعرے بازی اور ہلڑ بازی میں ضائع کیا گیا اور کورم پوائنٹ آؤٹ کر کے حکومتی بنچوں کے معزز ممبران کو بھی budget debate میں participate نہ کرنے دیا گیا۔

جناب سپیکر! اگلے مالی سال کا بجٹ اس چار سالہ road map کا نتیجہ ہے جو وزیر اعلیٰ نے تمام محکموں اور معزز ممبران اسمبلی کی مشاورت سے تیار کروایا۔ یہ بجٹ 15-2014 کے road map کا پہلا سال ہوگا۔ ہماری قیادت کی کارکردگی اور ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد کرانے کی اہلیت سب پر عیاں ہے اور یہ بجٹ انشاء اللہ صوبہ کی معاشی ترقی کے لئے سنگ میل ثابت ہوگا۔

حصار اَبر سے سورج نکلنے والا ہے
نظر اُٹھاؤ کہ منظر بدلنے والا ہے

پاکستان پائندہ باد

جناب سپیکر: اب اجلاس کل بروز جمعۃ المبارک مورخہ 20۔جون 2014 کو صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ کل سالانہ بجٹ کے مطالبات زر پر ووٹنگ کا آغاز ہوگا۔ شکریہ